روداد نمبر (۶۱)

اجلاس سالانہ ٹرسٹیان
مدرسۃ العلوم علی گڈھ

منعقدہ

۳۱- جنوری سنہ ۱۹۱۴ء

حسب الحکم آنریری سکرٹری صاحب مدرسۃ العلوم

باہتمام خاکسار رشید احمد انصاری

مطبع احمدی علی گڈھ میں طبع ہوئی ۱۹۱۴ء

روئداد نمبر ۶۱

اجلاس سالانہ ٹرسٹیان مدرسۃ العلوم علی گڈھ منعقدہ ۱۲-۱۳ جنوری

سنہ ۱۹۱۴ء

حاضرین

(۱) میجر سید حسن صاحب بلگرامی - صدر انجمن -
(۲) خان بہادر کرنل عبدالمجید خان صاحب -
(۳) حاجی محمد صالح خاں صاحب -
(۴) شوکت علی صاحب -
(۵) سید وزیر حسن صاحب -
(۶) محمد یعقوب صاحب -
(۷) مولوی حبیب الرحمن خاں صاحب
(۸) مسٹر محمد علی صاحب -
(۹) شیخ عبداللہ صاحب -
(۱۰) مولوی عبداللہ جان صاحب -
(۱۱) آنریبل سید عبدالرؤف صاحب -
(۱۲) محمد عامر مصطفٰی خان صاحب -
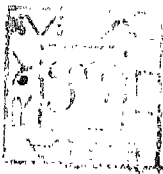
(۱۳) خان بہادر شیخ وحید الدین صاحب۔

(۱۴) سید زین الدین صاحب۔

(۱۵) مولوی سید طفیل احمد صاحب۔

(۱۶) حاجی محمد موسیٰ خاں صاحب۔

(۱۷) مسٹر ابن احمد صاحب۔

(۱۸) محمد فیض از خاں صاحب۔

(۱۹) خان بہادر قاضی عزیز الدین احمد صاحب۔

(۲۰) صاحبزادہ آفتاب احمد خاں صاحب۔

(۲۱) مولوی محمد بدر الحسن صاحب۔

(۲۲) عبد المجید خواجہ صاحب۔

(۲۳) کنور حافظ احمد سعید خاں صاحب۔

(۲۴) نواب حاجی محمد اسحق خاں صاحب آنریری سکرٹری کالج۔

۱۔ اس جلسہ کی بابت مندرجہ ذیل حضرات کے تحریری ووٹ بابین المیعاد موصول ہوئے:۔

(۱) سید محمد باقر صاحب۔

(۲) خان بہادر شیخ وحید الدین صاحب — شریک اجلاس

(۳) سید محمد میر صاحب وکیل۔

(۴) مولوی نذیر احمد صاحب۔

(۵) مولوی رحیم بخش صاحب۔

(۶) مولوی طفیل احمد صاحب۔ — شریک اجلاس

(۷) خان بہادر مولوی احمد علی خاں صاحب

(۸) آنریبل خان بہادر شیخ غلام صادق صاحب۔

(۹) منشی نیاز محمد خاں صاحب۔

(۱۰) نواب مرزا سعید الدین احمد خاں صاحب۔

(۱۱) نواب غلام احمد خاں صاحب کلامی۔

(۱۲) حاجی محمد صالح خاں صاحب — شریک اجلاس

(۱۳) سید سجاد حیدر صاحب۔

(۱۴) مولوی محمد فائق صاحب۔

(۱۵) خان بہادر ایچ ایم ملک صاحب۔

(۱۶) نواب سید علی حسن صاحب۔

(۱۷) کنور محمد اکرام علی خاں صاحب۔

(۱۸) محمد احسان الحق صاحب۔

(۱۹) خان بہادر قاضی عزیز الدین احمد صاحب — شریک اجلاس

(۲۰) نواب سر بلند جنگ بہادر مولوی محمد حمید اللہ خاں صاحب۔

(۲۱) مولوی نظام الدین حسن صاحب۔

(۲۲) محمد یعقوب صاحب وکیل۔ — شریک اجلاس

۲۔ مندرجہ ذیل حضرات کے ووٹ خارج المیعاد وصول ہوئے جو حساب میں شمار نہیں ہو سکتے۔

(۱) سید احمد علی صاحب (۲) سید مہدی حسن صاحب

۳۔ مندرجہ ذیل حضرات کی رائیں موصول ہوئیں۔

(۱) آنریبل نواب ممتاز الدولہ بہادر بنام آنریری سکرٹری صاحب۔

(۲) آنریبل خواجہ یوسف شاہ صاحب خان بہادر بنام آنریری سکرٹری صاحب

(۳) آنریبل میاں محمد شفیع صاحب خان بہادر بنام آنریری سکرٹری

(۴) مسٹر احسان الحق صاحب موسومہ آنریری سکرٹری صاحب معہ ووٹ بین المیعاد

(۵) آنریبل شیخ غلام صادق صاحب خان بہادر 〃 〃

(۶) مولوی محمد بدر الحسن صاحب 〃

(۷) خان بہادر سید فرید الدین صاحب 〃

(۸) آنریبل سر راجہ تصدق رسول خاں صاحب بہادر 〃

(۹) نواب خان بہادر محمد مزمل اللہ خاں صاحب 〃

(۱۰) نواب حاذق الملک حکیم محمد اجمل خانصاحب 〃

(۱۱) آنریبل جسٹس محمد رفیق صاحب 〃

(۱۲) خان بہادر قاضی عزیز الدین صاحب 〃 معہ ووٹ شریک اجلاس

(۱۳) نواب مرزا سعید الدین احمد خانصاحب 〃 〃

(۱۴) آنریبل مولوی رحیم بخش صاحب 〃 〃

(۱۵) کنور محمد اکرام علیخاں صاحب 〃 〃

(۱۶) شیخ عبد القادر صاحب 〃

(۱۷) مسٹر ابن احمد صاحب 〃 شریک اجلاس

(۱۸) آنریبل سید عبد الرؤف صاحب بیرسٹر 〃 〃

(۱۹) خان بہادر اسراحسن خاں صاحب 〃 〃

(۲۰) مولوی حشمت اللہ صاحب 〃

(۲۱) سید محمد باقر صاحب 〃 معہ ووٹ

(۲۲) سید نبی اللہ صاحب بیرسٹر ایٹ لا 〃

(۲۳) سید محمد مہدی حسن صاحب 〃

(۲۴) نواب نصیر الممالک منصور اشجاعت علی بیگ صاحب موسوی آنریری سکرٹری صاحب

(۲۵) مولوی علاء الحسن صاحب 〃

(۲۶) شمس العلماء مولوی سید محمد علی صاحب 〃

(۲۷) نواب عبد السلام خان صاحب 〃

(۲۸) ڈاکٹر محمد اقبال صاحب 〃

(۲۹) آنریبل نواب فتح علی خاں صاحب قزلباش 〃

(۳۰) ایچ ایم ملک صاحب خان بہادر 〃 انکی ایک پراکپی صاحبزادہ صاحب کے نام بھی

(۳۱) شمس العلماء مولانا خواجہ الطاف حسین صاحب حالی 〃

(۳۲) مولوی محمد فائق صاحب 〃

(۳۳) اسلم حیات خاں صاحب 〃

(۳۴) میر عاشق علی صاحب 〃

(۳۵) منشی نیاز محمد خان صاحب 〃 معہ ووٹ

(۳۶) خواجہ سجاد حسین صاحب 〃

(۳۷) نواب زادہ نصر اللہ خاں صاحب 〃

(۳۸) نواب سید نصیر حسین صاحب خیال 〃

(۳۹) مولوی حبیب اللہ خاں صاحب 〃

(۴۰) مولوی رزاق بخش صاحب قادری 〃

(۴۱) آنریبل نواب بہادر خواجہ سر سلیم اللہ خاں صاحب 〃

(۴۲) حافظ کنور احمد سعید خاں صاحب 〃

(۴۳) مولوی احمد علی خاں صاحب بنام صاحبزادہ آفتاب احمد خان صاحب معہ ووٹ

(۴۴) آنریبل مسٹر جسٹس محمد شاہ دین صاحب 〃

(۴۵) صاحبزادہ سلطان احمد خاں صاحب بنام صاحبزادہ آفتاب احمد خاں صاحب معہ ووٹ

(۴۶) آنریبل کپتان ملک محمد مبارز خاں صاحب "

(۴۷) آنریبل ایچ ایم ملک صاحب خان بہادر " انکی دوسری پراکسی آنریری سکریٹری صاحب کے نام پہنچ گئی بہ معہ ووٹ

(۴۸) مصباح العثمان صاحب "

(۴۹) نواب سید نواب علی صاحب چودھری "

(۵۰) مسٹر غلام محمد منشی صاحب بنام خان بہادر محمد مزمل اللہ خان صاحب

(۵۱) نواب عبد المجید صاحب "

(۵۲) خان بہادر سید جعفر حسین صاحب بنام مسٹر محمد علی صاحب (اوکسن)

(۵۳) مولوی سراج احمد صاحب بنام شیخ عبد اللہ صاحب

(۵۴) نواب وقار الملک بہادر بنام مولوی حبیب اللہ خان صاحب

(۵۵) آنریبل جسٹس سید حسن امام صاحب بنام میجر صاحب

(۵۶) نواب علی حسن خانصاحب "

(۵۷) نواب عماد الملک صاحب "

(۵۸) سید راس مسعود صاحب "

(۵۹) آنریبل جسٹس سید شرف الدین صاحب "

(۶۰) سید یعقوب حسن صاحب "

(۶۱) نواب سربلند جنگ بنام عبد المجید خواجہ صاحب

(۶۲) مولوی نظام الدین حسن صاحب "

(۶۳) سید محمد ظہیر صاحب بنام محمد یعقوب صاحب

(۶۴) نواب محمد عبد الصمد خاں صاحب بنام کنور احمد سعید خاں صاحب

۷ — مندرجہ ذیل حضرات نے خود اجلاس میں تشریف لا کے ووٹ آنریری سکریٹری کو دیا

روانہ فرمائیں۔

(۱) صاحبزادہ کرنل عبید اللہ خاں صاحب۔

(۲) زماں مہدی صاحب۔
(۳) فاضل بہائی صاحب۔
(۴) ابراہیم رحمت اللہ صاحب۔
(۵) قاسم علی جے رلج بہائی۔
(۶) مولوی محمد ابراہیم صاحب وزیر خیرپور
(۷) جسٹس مولوی عبد الرحیم صاحب۔
(۸) سید اشرف الدین صاحب

(۹) سید محمد ہاشم صاحب بلگرامی۔
(۱۰) سید امیر الدین احمد خان بہادر بالقابہ
(۱۱) سید کاظم حسین صاحب
(۱۲) سر راجہ محمد علی محمد خاں صاحب
(۱۳) عبد اللہ یوسف علی صاحب
(۱۴) خلیفہ سید حامد حسن صاحب
(۱۵) سید محمد اکبر نذر علی حیدری صاحب

۵ــــ پس اسوقت اجلاس میں بعد بہنائی اُن ووٹوں اور پراکسیوں کے جو شمار نہیں ہو سکتے تھے ۲۴ حاضرین ۴۶ پراکسی ۱۷ ووٹ تحریری کل ۸۸ ووٹ ممبر موجود تھے اور پھر سید حسن صاحب بلگرامی بالاتفاق پریسیڈنٹ تجویز کیے گئے۔

کارروائی اجلاس

۶ــــ روئداد ٹرسٹی میٹنگ منعقدہ ۲۶ و ۲۷ جولائی ۱۹۱۳ء جو چھپکر تقسیم ہو چکی ہے پیش ہوئی اور باضابطہ کنفرم کی گئی۔

۷ــــ روئداد اسپشل میٹنگ ٹرسٹیان منعقدہ یکم جنوری ۱۴ء پیش ہوئی پڑھکر سنائی گئی اور بعد چند خفیف ترمیمات کے باضابطہ کنفرم کی گئی۔

۸ــــ آنریری سکرٹری صاحب نے مد اول یعنی انتخاب ٹرسٹیان کا معاملہ پیش کیا اور کل حاضرین نے خفیہ طور پر نام لکھکر صدر انجمن صاحب کے سامنے پیش کیے اور صدر انجمن صاحب نے اپنے اہتمام سے اُنکے ووٹ جمع کرائے تو حسب ذیل ووٹ ہر ایک کے

نام ہائے جمیع حاضرین۔ ووٹ تحریری۔ پراکسی۔ تینوں قسم کے ووٹ شامل ہیں:۔

(۱) آنریبل نواب شمس الہدی صاحب ممبر کونسل بنگال	۶۰
(۲) ڈاکٹر مختار احمد انصاری دہلی	۵۷
(۳) محمد علی صاحب جناح بیرسٹر ایٹ لا بمبئی	۴۶
(۴) مسٹر مظہر الحق صاحب بیرسٹر ایٹ لا پٹنہ بانکی پور	۴۵
(۵) مولوی محبوب عالم صاحب اڈیٹر پیسہ اخبار لاہور	۳۸
(۶) مولوی محمد فائق صاحب	۳۴
(۷) ڈاکٹر ناظر الدین حسن صاحب	۲۷
(۸) آنریبل مولوی رفیع الدین صاحب بیرسٹر بمبئی	۲۳
(۹) سید مصطفی حسین صاحب	۲۲
(۱۰) مولوی نور الحسن صاحب	۲۲
(۱۱) خان بہادر عبد الحمید خاں صاحب	۱۹
(۱۲) مسٹر ممتاز حسین صاحب	۱۵
(۱۳) مسٹر ظہور احمد صاحب	۷
(۱۴) مسٹر سلطان احمد صاحب	۵
(۱۵) تصدق احمد خاں شروانی	۳

پس رزولیوشن مندرجہ ذیل پاس ہوا

رزولیوشن نمبر (۱)

مندرجہ ذیل حضرات یکم فروری سنہ ۱۴ء سے مدرسۃ العلوم علی گڈھ کے لیے ٹرسٹی منتخب کیے گئے:۔

(۱) آنریبل نواب شمس الہدیٰ صاحب ممبر کونسل بنگال کلکتہ

(۲) ڈاکٹر مختار احمد صاحب انصاری دہلی۔

(۳) مسٹر محمد علی صاحب جناح بیرسٹر ایٹ لا بمبئی۔

(۴) مسٹر مظہر الحق صاحب بیرسٹر ایٹ لا پٹنہ بانکی پور۔

(۵) مولوی محبوب عالم صاحب اڈیٹر پیسہ اخبار لاہور۔

۹ـــ اسکے بعد مد نہم یعنی انتخاب چالیس ٹرسٹی صاحبان برائے ممبر فاؤنڈیشن کمیٹی پیش ہوئی اور عرصہ تک اسپر بحث رہی کہ ٹرسٹیان کالج کا یہ دعویٰ کہ کل ٹرسٹی صاحبان کو بحیثیت ٹرسٹی ہونیکے یونیورسٹی کا ممبر بنائے جانیکا استحقاق حاصل ہی اور وہ اس استحقاق کا دعویٰ بھی کرچکے ہیں کہ ان چالیس کے انتخاب سے ساقط ہو جائیگا یا نہیں۔

مسٹر محمد علی صاحب نے فرمایا کہ اس سے اس استحقاق پر کچھہ اثر نہیں پڑتا یہ کمیٹی جسکے لیے چالیس ممبر ونکا انتخاب ہی عارضی طور پر اسلیے بنائی جاتی ہی کہ جب تک یونیورسٹی منظور ہو اسکے فنڈ کی آمدنی کو خرچ کرسکے اس سے ٹرسٹیان کالج کے حق پر کچھہ اثر نہیں پڑتا۔

عبد المجید خواجہ صاحب نے فرمایا کہ جو قانون یونیورسٹی کے لیے بنایا گیا ہی اُسمیں تمام ٹرسٹیوں کا ممبر ہونا قرار پا چکا ہی۔ سرفراز خاں صاحب نے فرمایا کہ اُسپر دوبارہ نظر ثانی ہونیوالی ہی ممکن ہی کہ یہ بحث پیش آئے کہ آپ اول چالیس قائم مقام دے چکے ہیں اسلیے اب کل نہیں ہو سکتے۔

مسٹر وزیر حسن صاحب نے اس سے اختلاف کیا کہ منشا جلسہ کا درج کارروائی ہو کیونکہ ایسا کرنیسے ٹرسٹی صاحبان کی طرف سے سوءِ ظن پایا جاتا ہی۔ عبد المجید خواجہ صاحب نے مسٹر وزیر حسن صاحب کی تائید کی لیکن کثرت رائے سے مندرجہ

ذیل رزولیوشن پاس ہوا:-

رزولیوشن نمبر ۲

In the Course of discussion on the resolution the sense of the meeting was expressed as follows.
Notwithstanding the fact that (40) Trustees are elected as members of the university The Trustees desire to put on record that the fact will not make it binding on them to accept any proposal in future against all the trustees being made members of the university. Capt. Mr. wajir hassain, expressed against the view that the above should be put on record on the on the ground that it would show distinction on the part of The M. a. o. college trustees Khwaja supported him.

Sd. S. H. B.

ترجمہ

سالانہ میٹنگ کی منشار کا اظہار ان الفاظ میں کیا جاتا ہے کہ رزولیوشن ہذا پر اثنائے
بحث میں میٹنگ کے مافی الضمیر کا اظہار ان لفظوں میں ہوا کہ باوجود اس امر کے کہ چالیس

ٹرسٹی صاحبان یونیورسٹی ایسوسی ایشن کی ممبری کے لیے انہوں نے منتخب کر لیے ہیں ٹرسٹی صاحبان مسل میں اسکا بیان شامل کر دینا چاہتے ہیں کہ اس انتخاب سے یہ لازم نہیں آتا کہ آیندہ وہ کسی ایسی تجویز کے منظور کرنے پر مجبور سمجھے جائیں کہ جسکا یہ منشا ہو کہ جملہ ٹرسٹیان کالج کو یونیورسٹی کا ممبر نہیں ہونا چاہیے۔

۱۰ - اسکے بعد ٹرسٹی صاحبان کے ناموں کی مطبوعہ کاپیاں ووٹ تحریر کرنے کے لیے پیش کی گئیں اور آنریری سکرٹری صاحب نے کالج کے اُن ۱۶ ٹرسٹی حضرات کے نام پڑھکر سنائے جو کانفرنس کے چالیس ممبروں کے انتخاب میں ممبر یونیورسٹی ایسوسی ایشن ہیں کے مقرر ہو چکے ہیں اور جنکے دوبارہ انتخاب کی ضرورت نہ تھی۔ ان ۱۶ ناموں کو خارج کرکے باقی لوگوں کے لیے ووٹ لیے گئے۔ وہ ۱۶ حضرات یہ ہیں۔

(۱) نواب وقار الملک بہادر

(۲) خان بہادر نواب محمد فضل اللہ خاں صاحب

(۳) نواب عماد الملک بہادر

(۴) شمس العلما خواجہ الطاف حسین صاحب

(۵) صاحبزادہ آفتاب احمد خاں صاحب

(۶) آنریبل میاں شاہ دین صاحب

(۷) میجر سید حسن صاحب بلگرامی

(۸) آنریبل جسٹس محمد رفیق صاحب

(۹) نواب حاجی محمد اسحق خاں صاحب

(۱۰) شیخ محمد عبد اللہ صاحب

(۱۱) سر راجہ محمد علی محمد خاں صاحب

(۱۲) ڈاکٹر شیخ محمد اقبال صاحب

(۱۳) سید راس مسعود صاحب

(۱۴) سید وزیر حسن صاحب

(۱۵) مسٹر شوکت علی صاحب

(۱۶) مسٹر محمد علی صاحب

پریسیڈنٹ صاحب کی نگرانی میں ووٹ جمع ہوئے اور رزولیوشن مندرجہ ذیل پاس ہوا۔

مندرجہ ذیل چالیس ٹرسٹی صاحبان یونیورسٹی فاؤنڈیشن کمیٹی کی ممبری کے لیے منتخب کیے گئے۔

تعداد ووٹ	نام	نمبر
۹۰	حاذق الملک حکیم محمد اجمل خاں صاحب	۱
۷۶	سید محمد علی صاحب	۲
۷۴	مولوی محمد حبیب الرحمٰن خاں صاحب	۳
	مولوی نظام الدین حسن صاحب	۴
۷۲	آنریبل خان بہادر میاں محمد شفیع صاحب	۵
۷۰	حاجی محمد موسیٰ خاں صاحب	۶
۷۳		
۶۸	سید نبی اللہ صاحب	۷
۶۸	آنریبل جسٹس سید حسن امام صاحب	۸
۶۷	آنریبل ممتاز الدولہ سر نواب فیاض علیخاں صاحب بہادر	۹
۶۷	آنریبل سید عبد الرؤف صاحب	۱۰
۶۷	آنریبل فاضل بھائی کریم بھائی صاحب	۱۱
۶۳	نواب خان بہادر سید نواب علی صاحب چودھری	۱۲
۶۰	مولوی رزاق بخش صاحب قادری	۱۳
۵۹	مسٹر غلام محمد منشی صاحب	۱۴
۵۸	خان بہادر کرنل عبد المجید خاں صاحب	۱۵
۵۸	مولوی حاجی عبد اللہ جان صاحب	۱۶
۵۸	نواب غلام احمد صاحب کلامی	۱۷
۵۶	نواب نصیر حسین صاحب خیال	۱۸
۵۵	مولوی علاء الحسن صاحب	۱۹
۵۵	آنریبل مولوی رحیم بخش صاحب	۲۰

نمبر	نام	تعداد ووٹ
۲۱	سید مہدی حسن صاحب	۵۴
۲۲	میاں محمد احسان الحق صاحب	۵۳
۲۳	آنریبل خان بہادر شیخ غلام صادق صاحب	۵۲
۲۴	خان بہادر مولوی احمد علیخاں صاحب	۵۱
۲۵	کنور حافظ محمد احمد سعید خاں صاحب	۵۱
۲۶	خان بہادر شیخ وحید الدین صاحب	۴۹
۲۷	خان بہادر قاضی عزیز الدین احمد صاحب	۵۰
۲۸	آنریبل خان بہادر خواجہ یوسف شاہ صاحب	۴۸
۲۹	آنریبل نواب فتح علیخاں صاحب قزلباش	۴۷
۳۰	محمد یعقوب صاحب	۴۷
۳۱	آنریبل سر راجہ تصدق رسول خاں صاحب	۴۶
۳۲	مولوی حبیب اللہ خاں صاحب	۴۵
۳۳	مولوی حشمت اللہ صاحب	۴۳
۳۴	نواب سر بلند جنگ مولوی حمید اللہ خاں صاحب	۴۳
۳۵	ابن احمد صاحب	۴۳
۳۶	خان بہادر مولوی اسرار حسن خاں صاحب	۳۹
۳۷	خان بہادر ایچ ایم ملک صاحب	۳۸
۳۸	لفٹنٹ ملک مبارز خاں صاحب	۳۸
۳۹	آنریبل جسٹس مولوی عبد الرحیم صاحب	۳۸
۴۰	آنریبل سر ابراہیم رحمت اللہ علیہ صاحب	۳۷

آخر تین صاحب اسوجہ سے انتخاب میں آگئے کہ تین اصحاب یعنی مولوی بدرالحسن صاحب سید زین الدین صاحب و سرفراز خاں صاحب نے اپنا نام واپس لیلیا۔

کارروائی نسبت مد دوم

"استعفاء نواب صاحب لوہارو"

۱۱۔ آنریری سکرٹری صاحب نے یہ مد اجلاس میں پیش کی اور مراسلات وغیرہ کا ذکر فرمایا اور بالاتفاق رزولیوشن مندرجہ ذیل پاس ہوا۔

رزولیوشن نمبر ۴

جناب نواب فخر الدولہ دلاور الملک آنریبل سرامیر الدین احمد خاں صاحب بہادر رستم جنگ کے۔ سی۔ آئی۔ ای۔ کا استعفاء عہدہ ٹرسٹی مدرسۃ العلوم علی گڈہ سے نہایت افسوس کے ساتھ منظور کیا جاتا ہے۔

کارروائی نسبت مد سوم

"انتخاب پریسیڈنٹ ٹرسٹیان"

۱۲۔ یہ مد اجلاس میں پیش ہوئی منجملہ حاضرین و پراکسی وغیرہ کے اتفاق رائے سے قرار پایا کہ :-

رزولیوشن نمبر ۵

جناب آنریبل نواب ممتاز الدولہ سر محمد فیاض علی خاں کے، سی، آئی، ای، سی، آئی، کے سی، وی، او، آیندہ دو سال کے لیے من ابتداے فروری ۱۹۱۴ع لغایت

جنوری ۱۹۱۶ء مدرسۃ العلوم علی گڈھ کے پریسیڈنٹ ٹرسٹیان مقرر کئے گئے ۔

کارروائی نسبت مد چہارم

اجازت فراہمی روپیہ برائے تعمیر و سامان اسکول جدید بذریعہ ڈیپوٹیشن و قرض

۱۳ — آنریری سکریٹری صاحب نے اس مد کو اجلاس میں پیش کیا اور فرمایا اسکی بابت میں نے اپنی رپورٹ میں مفصل تذکرہ کیا ہے وہ آپ صاحبوں نے ملاحظہ کیا ہوگا اتفاق ہمکو آٹھ بورڈنگ ہوس بنانے ہیں جنمیں سے ہر ایک پر چھیاسٹھ ہزار روپیہ صرف ہوگا ۔ ان کل کا تخمینہ قریب پانچ لاکھ کے ہے جسمیں سے نصف گورنمنٹ عطا فرمانا چاہتی ہے ۔ بشرطیکہ ہم باقی نصف کی طرف سے اطمینان کردیں کہ ہم فی الواقع اسقدر روپیہ اپنے پاس سے لگاکر بورڈنگ ہوسوں کی تکمیل کردینگے ۔ یونیورسٹی منظور ہوجانے پر موجودہ بورڈنگ ہوس یعنی مارین کورٹ و ممتاز منزل اتل ہوس وغیرہ سب یونیورسٹی کو دیدیجاویگی اور اسکول جدید کے لیے بورڈنگ ہوس بنانا ضرور ہونگے اور اگر ہم اس نصف کا انتظام نہ کرسکیں گے تو گورنمنٹ اس سے بھی موعودہ کے خواستگار ہوسکینگے اسلیے یا بذریعہ قرض روپیہ جمع کرنے یا بذریعہ ڈیپوٹیشن فراہم کرنے کی اجازت دیجاوے صاحبزادہ آفتاب احمد خاں صاحب نے فرمایا کہ یہ تعمیر چونکہ یونیورسٹی کو دیدی جاویگی اسلیے اسکی قیمت یونیورسٹی فنڈ سے لیکر یہ رقم ادا کی جاوے یا ڈیپوٹیشن سے یہ روپیہ مہیا کیا جاوے اور اسکا سود یونیورسٹی کی آمدنی سے ادا کیا جاوے جواب میں کہا گیا کہ ممکن ہے کہ فونڈیشن کمیٹی اسکو منظور نہ کرے پریسیڈنٹ صاحب نے فرمایا کہ عرصہ سے چندہ کے لیے کوئی ڈیپوٹیشن نہیں گیا اس کام کے لیے ایک ڈیپوٹیشن تیار کرنا چاہیے جو ملک میں دورہ کرتے چندہ وصول کرے نواب صاحب نے فرمایا کہ ایسے کام پر گورنمنٹ کو اطمینان نہیں ہوگا ۔ صاحبزادہ آفتاب احمد خاں

صاحب نے فرمایا کہ عمارت اس حساب سے تیار ہوسکتی ہے کہ ۶ فیصدی تک اسکے کرایہ سے وصول ہوسکے اور مزید بحث اور طول طویل تقریر کے بعد قرار پایا کہ :-

رزولیوشن نمبر ۱۶

(الف) جدید اسکول کے بورڈنگ ہوسوں کے لیے ڈہائی لاکھ روپیہ کا انتظام بذریعہ ڈبنچر کے کیا جاے ہر ڈبنچر سو سو روپیہ کا ہو ۶ فیصدی سالانہ کے حساب سے اسکا کرایہ مالکان ڈبنچر کو ادا کیا جایا کرے اور ہر سال آخر مارچ پر اس سال کا کرایہ ادا کیا جائے۔

(ب) گورنمنٹ کی خدمت میں بجواب اسکے مراسلہ کے گذارش کیجاے کہ بورڈنگ ہوس کے مصارف کے لیے جسقدر روپیہ کا انتظام ٹرسٹیان کالج کو کرنا ہے اسکا انتظام بذریعہ ڈبنچر کے کیا جاے۔

کارروائی نسبت مد ششم

کمیٹی متعلقہ شیعہ پمفلٹ مین بجاے میر عاشق علی صاحب کے دوسرے ممبر کا تقرر

۶ آنریری سکرٹری صاحب نے یہ مد اجلاس میں پیش کی اور حضور پر نور ہز ہائنس نواب صاحب والی رام پور کا والا نامہ پیش ہوا جسمیں چند بزرگان شیعہ سے مشورہ لینے کی سفارش کی گئی تھی۔ میجر سید حسین صاحب بلگرامی نے فرمایا کہ کالج کے کام میں صرف ٹرسٹی صاحبان ہی کا دخل ہونا چاہیے۔ بیرونی حضرات کو جب کبھی معاملہ میں دخل ہوا ہے کوئی نہ کوئی خرابی پیش آئی ہے چنانچہ حال ہی میں مولانا سبط حسن صاحب کے وعظ کا پیش کیا جاسکتا ہے کل حاضرین نے اس سے اتفاق کیا اور تجویز ہوا کہ

نہایت ادب کے ساتھ بندگان حضور پرنور کی خدمت میں اُسکی معذرت کیجائے اور بالاتفاق قرار پایا کہ :-

رزولیوشن نمبر ۷

میر عاشق علی صاحب کی بجائے کمیٹی تحقیقات امور متعلق شیعہ پمفلٹ میں میر حسین صاحب بلگرامی ممبر مقرر کئے جائیں اور کمیٹی کو اپنی کورم وغیرہ کا خود فیصلہ کرنے اور اگر کوئی ممبر صاحب تشریف نہ لائیں تو ان کی بجائے کسی دیگر ٹرسٹی صاحب کو مقرر کرنیکا اختیار دیا جاتا ہے

کارروائی نسبت مد ہفتم

منظوری ۱۵۰ روپیہ برائے خرید ضروریات سائنس

۱۴ - مد ہذا کے کاغذات اجلاس میں پیش ہوے بالاتفاق رزولیوشن مندرجہ ذیل پاس ہوا۔

رزولیوشن نمبر ۸

مبلغ ایکہزار پانسو روپیہ واسطے تیاری سامان فرنیچر وغیرہ متعلق اسکول لیونگ سارٹیفکیٹ کے منظور کیے گئے۔

کارروائی نسبت مد ہشتم

منظوری دو ہزار روپیہ برائے اخراجات مرمت اُس نقصان کے جو طوفان آنے سے ہوا

۱۵ - یہ بدا جلاس میں پیش ہوئی اور بالاتفاق رزولیوشن مندرجہ ذیل پاس ہوا۔

رزولیوشن نمبر ۹:

بموجب سفارش سنڈیکیٹ منعقدہ ۲۹ جون کے مبلغ دو ہزار روپیہ واسطے درستی اُس نقصان کے جو طوفان ہوا سے ہوا منظور کیے جاتے ہیں مگر یہ مصارف مرمت فنڈ سے ادا کیا جائے جب مرمت فنڈ ختم ہو جائے اور ضرورت باقی رہے تو اس روپیہ میں سے خرچ کیا جائے۔

کارروائی نسبت مد نہم

"تقرر تین یوروپین پروفیسران"

۱۶ - مد ہذا اجلاس میں پیش ہوئی اور بالاتفاق رزولیوشن مندرجہ ذیل پاس ہوا

رزولیوشن نمبر ۱۰

مندرجہ ذیل یوروپین پروفیسر کا تقرر جنکو کمیٹی لندن نے انتخاب اور سنڈیکیٹ نے سفارش کی ہے روز کارگردگی سے بموجب اسکیم منظور کیا جاتا ہے۔

(۱) مسٹر آر این منی صاحب

(۲) مسٹر ای۔ ٹی۔ پیچ صاحب

(۳) مسٹر جی۔ ڈبلو۔ فرگسن صاحب

کارروائی نسبت مد دہم

"ترقی مستقلی مسٹر ایس۔ او۔ پرولیس و ترقی لا پروفیسران"

۱۷- یہ مد اجلاس میں پیش ہوئی اور بالاتفاق رزولیوشن مندرجہ ذیل پاس ہوا

رزولیوشن نمبر ۱۱

مندرجہ ذیل اضافہ منظور کیے جاتے ہیں۔

(۱) مسٹر ایس او پریس صاحب عہدۂ پروفیسر مدرستہ العلوم پر مستقل کیے جاتے ہیں اور جس روز سے وہ ہیڈ ماسٹری سے واپس ہوکر پروفیسری کا کام کرتے ہیں۔ پچاس روپیہ ماہوار انکی تنخواہ میں اضافہ کیے جاتے ہیں اور اردو کے امتحان سے مستثنیٰ کیے جاتے ہیں۔

(۲) مولوی سید علی نقی صاحب لا پروفیسری کی تنخواہ میں یکم نومبر ۱۹۱۲ء سے مبلغ پچاس روپیہ ماہوار کا اضافہ منظور کیا جاتا ہے۔

کارروائی نسبت مد یازدہم

منظوری ایکہزار دو سو تیس روپیہ برائے مرمت سڑک

۱۸- اس مد کے کاغذات آنریری سکرٹری صاحب نے اجلاس میں پیش کیے اور بالاتفاق رزولیوشن مندرجہ ذیل پاس ہوا۔

رزولیوشن نمبر ۱۲

مبلغ ایکہزار دو سو تیس روپیہ واسطے مرمت مابین روڈ سڑک مابین ہلور گیٹ کے منظور کیے جاتے ہیں۔ مگر اب خشک سالی ہے اسلیے اسیقدر روپیہ لیا جاوے جسقدر خرید کنکر کے لیے ضروری ہو اور باقی روپیہ بعد منظوری آنریری سکرٹری صاحب کالج مرمت کیلئے لیا جاوے۔

کارروائی نسبت مد دوازدہم

رزولیوشن دربارہ انتقال پریسیڈنسی بونٹ"

۱۹- اس مد کے کاغذات اجلاس میں آنریری سکرٹری صاحب نے پیش کیے اور بعد بحث کے بالاتفاق قرار پایا کہ :-

رزولیوشن نمبر ۱۳

(الف) بنک آف بنگال کو لکھکر دریافت کیا جاوے کہ کس ضرورت سے ایسا رزولیوشن چاہتے ہیں -

(ب) بنک کا جواب سنڈیکیٹ میں پیش ہو اور سنڈیکیٹ اسکے متعلق جو فیصلہ کرے وہ تمام ٹرسٹیوں کے پاس بھیجکر تحریری رائیں منگائیں جائیں اور وہ تحریری رائیں پھر سنڈیکیٹ میں پیش ہوں تب سنڈیکیٹ کو آخری فیصلہ کا اختیار ہے -

کارروائی نسبت مد سیزدہم و چہاردہم

منظوری اخراجات برائے فرنیچر وغیرہ منٹو سرکل و منظوری اخراجات برائے خرید سامان فزکس وغیرہ -

۲۰- ان دونوں مدونکی بابت کاغذ اجلاس میں پیش ہوے اور بالاتفاق رزولیوشن مندرجہ ذیل پاس ہوا -

رزولیوشن نمبر ۱۴

مندرجہ ذیل رقوم منظور کیجاتی ہیں -

(الف) مبلغ اسے ؎ ازکالج فنڈ برائے فرنیچر وسامان روشنی وغیرہ ضروریات چاروں نئو سنرکل ہوسٹلز کے۔

(ب) صمت برائے خرید سامان فزکس و بیالوجی و کیمسٹری کلاسوں برائے خرید سائنٹیفک آلات۔

۲۱۔ مد پانزدہم معاملہ حد بندی برائے طلبا کالج بجانب قلعہ پیش ہوئی قرار پایا کہ

رزولیوشن نمبر ۱۵

اب حد بندی کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ گورنمنٹ نے مہربانی فرما کر وہاں سے چڑیا کالونی کے اُٹھائے جانیکا فیصلہ کرلیا ہے اس بارہ میں گورنمنٹ کی عنایت کا نہایت ادب کے ساتھ دل سے بہت زیادہ شکریہ ادا کیا جائے۔

مد شانزدہم

منظوری تعمیر ٹرسٹیز ہوس بذریعہ ڈیپوٹیشن

۲۲۔ یہ مد اجلاس میں پیش ہوئی اُسکی بابت منظوری اور نامنظوری کے ووٹ برابر تھے اور حاضرین معہ پرکسی مخالف لہذا نامنظور کی گئی۔

مد ہفدہم

جمع خرچ و انتظام زر مصارف اُن ضروریات کا جو ... زمانہ سنتہ میں صرف ہوا ہوگیا

۲۳۔ سترہویں مد کے کاغذات نواب محمد اسحاق خاں صاحب سکرٹری کالج نے پیش کئے اور اپنی کیفیت پڑھکر سنائی جسکا خلاصہ یہ ہے کہ کالج کی تمام انتظامی ... کاموں اور خاص خاص مکانوں کی تعمیر وغیرہ کے لئے کالج کو دیگئیں اُنکی تعداد اور خرچ ...

مارچ ۱۹۱۳ء ۱۱۴۴۳۰ ۵۳۷۶ روپیہ تھے اسقدر روپیہ کالج میں نقد موجود رہنا چاہیئے تھا مگر اس
میں سے مبلغ ۳-۱۳-۵۹۷۵۵۴۳ کالج کی ان ضروریات میں صرف ہوگیا جنکے لیے کوئی خاص
فنڈ نہیں تھا اور انکا انتظام ضروری تھا اور اسوقت کالج کے پاس صرف ۰-۷-۵۸۰۵ ۱۱
موجود تھے اس خرچ شدہ رقم میں ۰-۰-۸ ۱۳۵۸ بطور پیشگی و دیگر اخراجات میں صرف ہوگئے
تھے وہ اپریل و مئی میں وصول ہوگئے۔ اسوقت اصل رقم جسکا انتظام کرنا ہے وہ دو لاکھ
[illegible] روپیہ ہے منجملہ اسکے [illegible] ایسی رقوم ہیں جنکے واپس لینے کی امید ہے اور جنکی
کیفیت سکریٹری صاحب کے نقشہ نمبر ۳ میں درج ہے۔ اور زر امانت میں مبلغ ایک لاکھ
[illegible] ایسی رقوم ہیں جو عام مصارف کالج کے لیے دیے گئے ہیں ان میں کسی
خاص عمارت یا کام کی تفصیل نہیں وہ بطور جمع خرچ کے اس صرف میں منتقل ہوسکتی ہیں۔
یہ مجرا کرکے مبلغ ایک لاکھ [illegible] باقی رہتے ہیں جسکا مہیا کرنا امانتوں کے
پورا کرنے کے لیے ضروری ہے۔ اسکے علاوہ [illegible] رقوم اور ہیں جو اپریل ۱۳
سے نہایت دسمبر ۱۹۱۳ء منظور کی گئی اب کل دو لاکھ [illegible] کی رقم باقی رہتی ہے۔
جسکے لیے انتظام کرنا ضروری ہے

ان تمام رقوم پر جنمیں یہ روپیہ صرف ہوتا ہے بحث ہوتی رہی اور یہ کہا گیا کہ انکی
بابت مندرجہ ذیل امور دریافت طلب ہیں۔

(۱) یہ رقوم کس کی منظوری سے خرچ ہوئیں اور کب منظور ہوئیں۔
(۲) اس خرچ کی اطلاع کب سنڈیکیٹ کے سامنے آئی۔
(۳) اس خرچ کی اطلاع کبھی ٹرسٹیز کے سامنے آئی یا نہیں۔
(۴) یہ مصارف قانون کے کس قاعدہ کے موافق کیے گئے۔

صاحبزادہ آفتاب احمد خاں صاحب نے نواب محسن الملک مرحوم کی نسبت جسکی بابت
[illegible] دینا ہیں فرمایا کہ مرزا نذیر بیگ صاحب نے گاڑی کی قیمت اسلیے چھوڑی تھی

کہ یہ رقم اسی سے ادا کیجائے وہ انہیں مجرا کردی جائے اور لعہ ۵۰۰ اور طرح خواہ بذریعہ چندہ کے جمع کرکے دیدی جائیں۔ حاجی محمد صالح خاں صاحب نے ان لعہ ۵۰۰ کا اپنی جیب خاص سے عطا فرمانیکا وعدہ کیا جو شکریہ کیساتھ قبول کیا گیا۔

میر سید حسین صاحب بلگرامی پریسیڈنٹ کچھ دیر کے لیے باہر تشریف لے گئے۔ اور انریبل سید عبدالرؤف صاحب قائم مقام پریسیڈنٹ ہوئے۔

مرمت کوٹھی مولوی سمیع اللہ خاں صاحب کی بابت لاعہ ۱۵۸۰ باقی ہیں اسپر دیگر بحث ہوئی اگرچہ یہ روپیہ نواب وقار الملک بہادر نے نہایت نیک نیتی سے صرف کیا ہے مگر اب یہ دریافت ہونا چاہیئے کہ جو روپیہ اس کوٹھی پر صرف ہوا ہے اسکو نواب سر بلند جنگ بہادر مولوی حمید اللہ خاں صاحب بھی قبول کرتے ہیں اگر نہیں تو انکو تسلیم کرانا چاہیئے۔

(میر صاحب واپس آکر کرسی صدارت پر جلوہ فرما ہوئے۔)

بلڈنگ اسٹاک کی رقم کی بابت سکرٹری صاحب تعمیرات نے فرمایا کہ چھوٹی چھوٹی تعمیرات کے لیے ہمکو سامان رکھنا پڑتا ہے اسپر دس فیصدی منافع لیکر ہم ٹھیکہ داران کو دیتے ہیں آنریری سکرٹری صاحب نے حیدر آباد کے اکاؤنٹنٹ فخر الدین صاحب کی رپورٹ کا وہ حصہ پڑھکر سنایا جو اسٹاک کے متعلق تھا شیخ عبداللہ صاحب نے فرمایا کہ اسٹاک کو بند کردینا چاہیئے اور موجودہ اسٹاک کو احتیاط سے خرچ کیا جاوے۔ قرار پایا کہ :-

رزولیوشن نمبر ۱۲

بلڈنگ اسٹاک کی خریداری آیندہ سے بند کردینی چاہیئے خود ٹھیکہ دار سامان مہیا کیا کریں جسکی نگرانی کالج کریگا اور کالج میں صرف مرمت وامانی کام کے لائق اسٹاک رکھنا کافی ہے۔

۲۴- پریسیڈنٹ صاحب نے فرمایا کہ ہمکو چندہ کے لئے نکلنا اور کوشش کرنا چاہیئے

اور اس رقم کو جدید چندہ کرکے پوری کرنی چاہیئے عرصہ سے کالج کی طرف سے کوئی ڈیپوٹیشن نہیں گیا اگر کل رقم نہیں ملیگی تو امید ہی کہ اسکا بڑا جزو ملک کے عام چندہ سے ادا ہوجائیگا بعد گفتگو گفتگو طویل کے مندرجہ ذیل رزولیوشن پاس ہوا۔

رزولیوشن نمبر ۱۷

ملک سے چندہ طلب کرنے کے لیے ایک ڈیپوٹیشن بھیجا جاوے جسمیں علاوہ ٹرسٹی صاحبان کے گریجوئیٹ ممبر بھی جیسے آنریری سکرٹری صاحب شریک کیے جائیں اور کوشش کیجاوے کہ جو زر امانت خرچ ہوگیا ہی وہ چندہ سے پورا ہوجاوے۔

۲۵۔ مندرجہ ذیل حضرات نے ڈیپوٹیشن میں جانا قبول کیا۔

(۱) نواب حاجی محمد اسحٰق خاں صاحب۔

(۲) مولوی حبیب الرحمن خاں صاحب

(۳) حاجی محمد موسیٰ خاں صاحب

(۴) خان بہادر شیخ وحید الدین صاحب

(۵) عام مصطفےٰ خاں صاحب

(۶) محمد سرفراز خاں صاحب

(۷) محمد یعقوب صاحب

(۸) شوکت علی صاحب

(۹) خان بہادر قاضی عزیز الدین صاحب۔ برائے راجپوتانہ

۲۶۔ سلسلہ مباحثہ متعلق مصارف صیغہ تعمیرات کے مسٹر محمد علی صاحب نے فرمایا کہ آیندہ کے لیے رجسٹرار صاحب کو ذمہ وار کیا جاوے کہ کوئی بل ادا نہ کیا جاوے جبتک کہ خانہ پُری نہ ہو وہ قاعدہ اور دفعہ اور جلسہ کا رزولیوشن درج نہو جس کی رو سے

وہ ادا کیا جاویگا اور مندرجہ ذیل امور کا اطمینان حاصل کرلینا رجسٹرار کو لازم ہوگا۔
(۱) جبتک رجسٹرار حسب قانون ٹرسٹیان باقاعدہ منظوری حاصل کئے جانیکے متعلق اطمینان کرے کسی رقم کو خرچ میں نہ ڈالے۔
(۲) جو جلسہ یا جماعت مصارف کو منظور کرے۔ اُسکے لیے ضروری ہے کہ اُس کی تشریح کردے کہ وہ روپیہ کس مد میں ادا کیا جاویگا۔
(۳) ہر بل کے ساتھ واصلباقی کا اندراج ہونا چاہئے۔ اور قرار پایا کہ :-

رزولیوشن نمبر ۱۸

سنڈیکیٹ ان تینوں امور کو پیش نظر رکھکر مناسب فارم بل کے تیار کرے

۲۷— بالآخر ان تمام مباحث کے بعد مد ہفتدہم کی بابت مندرجہ ذیل رزولیوشن پاس ہوا۔

رزولیوشن نمبر ۱۹

(الف) مبلغ ما ؎ جو بغرض کسی خاص مقصد کے پڑے ہوئے ہیں اُن کو کالج کے عام حساب یعنی فلوٹنگ کرنٹ میں منتقل کرکے خارج کیا جاوے اور آمدنی کی رقم میں شامل کیا جائے۔

۱- منیجرڈ مرادن اسٹیٹ ما/
۲- سید محمد رضا صاحب ؏ ؎
۳- عبد الغنی صاحب ؏

ما ؎

(ب) نمبر ۲ و ۳ و ۴ مد ہفتدہم سنڈیکیٹ کے سپرد کیے جائیں کہ وہ اپنا خاص اجلاس

کرکے ان جملہ قدم کی نسبت مناسب تجویزات فیصلہ کے لئے ٹرسٹیوں کے اجلاس میں پیش کرے۔

کارروائی نسبت مد نوزدہم

رزولیوشن پیش کردہ صاحبزادہ آفتاب احمد خاں صاحب

۲۸۔ آنریری سکرٹری صاحب نے یہ مد اجلاس میں پیش کی پریذیڈنٹ صاحب نے فرمایا کہ دفعہ ۸/۵ کا یہ مطلب نہیں ہے کہ سنڈیکیٹ کا کوئی فیصلہ بدون منظوری ٹرسٹیان قابل عملدرآمد نہو گا بلکہ اُسکا اپیل وغیرہ ہوسکیگا صاحبزادہ صاحب نے دفعہ پڑھکر سنائی اور فرمایا کہ دفعہ کے الفاظ اس مطلب کو صاف طور پر ظاہر نہیں فرماتی اُس کی رو سے ہر تجویز منظوری ٹرسٹیان کی آرا کی مطیع ہوگی یعنی کوئی کام بدون منظوری ٹرسٹیان کے نہیں ہوسکتا نیز گذشتہ اجلاس میں سکرٹری صاحب نے فرمایا تھا کہ اُنکو کچھ دقتیں پیش آئی ہیں اسلیے ایسی اسکیم بنا کر پیش کرنا چاہیے جسسے وہ ان مشکلات کو بآسانی رفع کرسکیں۔ بعد بحث کے قرار پایا کہ :-

رزولیوشن نمبر ۲۰

اسوقت اس مسئلہ اور رزولیوشن کی بابت یہ جلسہ ملتوی کیا جاے اور آئندہ بجٹ میٹنگ کے وقت اس جلسہ کا ملتویہ جلسہ کرکے اس میں یہ اسکیم معہ ترمیمات نواب صاحب کے پیش ہوکر فیصل کیجاوے اور اُسی ملتویہ جلسہ میں وہ قانونی ترمیمات باقاعدہ طے ہو سکینگی

مد بستم

رزولیوشن پیش کردہ حاجی محمد صالح خاں صاحب (رزولیوشن ۱)

۲۹۔ یہ مد اجلاس میں پیش ہوئی حاجی محمد صالح خاں صاحب نے اول رزولیوشن

کا فقرہ دوم یعنی "بحالت خلاف ورزی اپنے عہدہ سے علحدہ خیال کیے جائیں" کو واپس لیلیا اور
بقیہ کی نسبت رزولیوشن ذیل پاس ہوا۔

رزولیوشن نمبر ۲۱

عہدہ داران کالج و اسکول کا فرض ہے کہ قانون ٹرسٹیان و سنڈیکیٹ جو اسوقت نافذ
ہو چکے ہیں یا آیندہ نافذ ہوں انکی پوری پابندی کریں۔

۳۰۔ حاجی صاحب نے اپنے پیش کردہ رزولیوشن میں مندرجہ ذیل رزولیوشنوں کو بعض
کو قبل از بحث اور بعض کو بعد از بحث واپس لیا رزولیوشن۔ ۲/۱۸ و ۴/۱۸ و ۳/۱۸ و ۶/۱۸ و ۸/۱۸
و ۱۱/۱۸ و ۱۲/۱۸ و ۱۵/۱۸ اور معلوم ہوا کہ ۹ و ۱۰/۱۸ کی مطابق ترمیم قانون میں موجود ہے لہذا انکی
بھی ضرورت نہ رہی۔

اور ہدایات نمبر ۱۳ و ۱۴ دربارہ ترمیم دفعات ۸/۱۳ و ۷/۳ کی بابت قرار پایا کہ اجلاس
ملتویہ میں پیش ہوں۔

۳۱۔ اور نمبر ۱۵ بابت تبدیل اوقات تعطیل کلاں اجلاس میں پیش ہوئی اور بہت
عرصہ تک امور ذیل پر بحث ہوتی رہی۔

(۱) ڈرینج کا معاملہ اول طے ہو جائے جب یہ تبدیلی عمل میں آئے۔

(۲) اس زمانہ میں یورپین پروفیسر چھٹی لیکر ولایت جاتے ہیں تو ہمکو کوئی دقت پیش
نہیں آئی کیونکہ طلبا کی تعداد اس زمانہ میں کم ہوتی ہے۔

(۳) اس زمانہ میں تعطیل ہونیکے جو اسباب ہوئے وہ اب باقی ہیں یا نہیں۔

(۴) آیا یہ ٹھیک ہے کہ اس زمانہ میں تعطیل ہونے سے کالج کی تعلیم کا خصوصاً
فرسٹ ایر۔ تھرڈ ایر۔ و طلبا سے فعل شدہ امتحان ہائے انٹرنس ایف اے و
بی اے وغیرہ کا کچھ حرج ہوتا ہے یا نہیں۔

(۵) گرمی کے موسم میں مڈل اسکول کے طلبا کو عین دوپہر میں جو جانے سے تکلیف ہو گی اُسکا اُس آرام سے موازنہ جو اس زمانہ کی تعطیل سے ہو گا۔ بالآخر بعد طویل گفتگو کے مندرجہ ذیل رزولیوشن پاس ہوا۔

رزولیوشن نمبر ۲۲

سنہ ۱۹۱۵ء سے تعطیل کلان کا وقت تبدیل کرکے دوسرے کالجوں کی طرح بعد امتحانات یونیورسٹی کے کردیا جاوے۔

۳۲ - نمبر ۶ متعلق تیاری بجٹ کالج کے پیش ہوکر قرار پایا کہ سنہ ۱۹۱۵ء سے بجٹ اپریل کے شروع میں منظوری ٹرسٹیان کالج کے لیے پیش ہوجایا کرے اور اس میں دسمبر تک کے حقیقی اخراجات اور تین ماہ کے تخمینی اخراجات درج ہوں۔

۳۳ - نمبر ۱۲ - موقوفی پراکسی سسٹم اجلاس میں پیش ہوئی اور بعد غور اور بحث کے ۸ ووٹ حاضرین معہ ۶ پراکسی و تین ووٹ تحریری کے موافق اور ۱۴ حاضرین معہ کثیر پراکسیوں کے اور دو ووٹوں کے مخالف تھے۔ لہذا یہ مد نامنظور کی گئی۔

۳۴ - نواب حاجی محمد اسحق خاں صاحب نے اپنا اپیل متعلق ممبری بورڈنگ ہوس کے فی الحال واپس لیلیا اور آئندہ اپیل پیش کرنیکا حق محفوظ رکھا۔

۳۵ - اور جلسہ تا بحث ٹنگ بعد اداے شکریہ صدر انجمن صاحب کے ملتوی ہوا۔

~~۱-۸۶~~

ضمیمہ نمبر (۱)

فہرست ٹرسٹیان جو آخر جنوری سنہ ۱۹۱۳ء پر تھے

نمبر	تاریخ تقرر	نام ٹرسٹی	پتہ
۱	۲۸ دسمبر سنہ ۱۸۸۹ء	خان بہادر مولوی سید فریدالدین احمد خاں صاحب	کڑا ضلع الہ آباد
۲	؍؍	نواب وقار الدولہ وقار الملک مولوی مشتاق حسین صاحب انتصار جنگ بہادر	امروہہ ضلع مراد آباد
۳	؍؍	آنریبل ممتاز الدولہ نواب سر محمد فیاض علیخاں صاحب بہادر سی ایس، آئی، کے سی، آئی ای، کے سی وی او	پہاسو ضلع بلند شہر
۴	؍؍	سید محمد میر صاحب وکیل	میرٹھ
۵	؍؍	خان بہادر نواب محمد مزمل اللہ خاں صاحب رئیس	بھیکم پور علی گڈھ
۶	؍؍	آنریبل نواب مولوی عبدالمجید صاحب بیرسٹر ایٹ لا سی آئی۔ ای۔	الہ آباد
۷	؍؍	سید محمد علی اسکوائر سی۔ ایس ڈسٹرکٹ جج	مراد آباد
۸	؍؍	شمس العلما مولوی سید امجد علی صاحب ایم اے	بانکی پور پٹنہ
۹	؍؍	نواب عماد الدولہ عماد الملک مولوی سید حسین صاحب بلگرامی علی یار خاں بہادر مومن جنگ	حیدر آباد
۱۰	۲۵ جنوری سنہ ۱۸۹۱ء	میر عاشق علی صاحب رئیس	جلالی علی گڈھ

نمبر	تاریخ تقرر	نام ٹرسٹی	پتہ
۱۱	۲۵ جنوری ۱۸۹۱ء	مولوی نظام الدین حسن صاحب بی اے بی ایل وکیل	لکھنؤ
۱۲	۲۸ دسمبر ۱۸۹۱ء	حاجی محمد موسیٰ خاں صاحب رئیس	دتاولی۔ علی گڈھ
۱۳	۲۰ دسمبر ۱۸۹۲ء	مولوی حشمت اللہ اسکوائر سی ایس جائنٹ مجسٹریٹ	فرخ آباد
۱۴	"	شمس العلما مولوی خواجہ الطاف حسین صاحب حالی	پانی پت کرنال
۱۵	یکم جنوری ۱۸۹۶ء	آنریبل صاحبزادہ آفتاب احمد خاں اسکوائر بیرسٹرایٹ لا	علی گڈھ
۱۶	"	مولوی علاء الحسن صاحب بی اے ڈپٹی کلکٹر	کان پور
۱۷	"	آنریبل خان بہادر مولوی محمد شاہ دین صاحب بیرسٹر ایٹ لا جج چیف کورٹ	لاہور
۱۸	"	خواجہ سجاد حسین صاحب بی اے اسسٹنٹ انسپکٹر مدارس انبالہ ڈویژن	دہلی
۱۹	"	خان بہادر مولوی سید اشرف الدین احمد صاحب متولی امام باڑہ معظمہ محسنیہ	ہوگلی
۲۰	۱۵ جنوری ۱۸۹۷ء	صاحبزادہ سلطان احمد خاں اسکوائر بیرسٹرایٹ لا جوڈیشل ممبر ریاست	گوالیار
۲۱	"	آنریبل خان بہادر خواجہ یوسف شاہ صاحب آنریری مجسٹریٹ و رئیس	امرت سر
۲۲	"	نواب زادہ نصر اللہ خاں اسکوائر بیرسٹرایٹ لا	چوپاٹی بمبئی
۲۳	"	سید زین الدین صاحب ایم اے ڈپٹی کلکٹر	علی گڈھ
۲۴	"	محمد اسلم حیات خاں صاحب ایڈیشنل جج	گوجرانوالہ
۲۵	"	میجر سید حسن صاحب بلگرامی	علی گڈھ

نمبر	تاریخ تقرر	نام ٹرسٹی	پتہ
۲۶	۱۵ جنوری سنہ ۱۸۹۷ء	منشی نیاز محمد خاں صاحب بی اے پلیڈر	جالندہر
۲۷	"	مولوی نذیر احمد صاحب بی اے ایل ایل بی سب جج	جموں کشمیر
۲۸	"	آنریبل جسٹس محمد رفیق صاحب جج ہائی کورٹ	الہ آباد
۲۹	"	مولوی محمد بدر الحسن صاحب بی اے منصف	لکھنؤ
۳۰	"	مولوی حبیب الرحمن خاں صاحب رئیس	بھیکم پور
۳۱	"	آنریبل نواب فتح علیخاں بہادر قزلباش سی آئی ای رئیس	لاہور
۳۲	"	نواب مرزا سعید الدین احمد خاں بہادر رئیس	دہلی
۳۳	"	نواب محمد اسحق خاں صاحب بہادر سی ایس آنریری سکرٹری مدرستہ العلوم	علی گڈہ
۳۴	۲۰ جنوری سنہ ۱۸۹۸ء	سید احمد علی صاحب ایم اے ڈپٹی کلکٹر	اُجین
۳۵	"	سید محمد ہاشم صاحب بلگرامی بی اے، بیرسٹر ایٹ لا جج	حیدرآباد
۳۶	"	سید محمد باقر صاحب رضوی	مراد آباد
۳۷	"	نواب عبد السلام خاں بہادر ریٹائرڈ سب جج	رامپور
۳۸	۱۳ جنوری سنہ ۱۸۹۹ء	مرزا کاظم حسین اسکوئر بیرسٹر ایٹ لا	لندن
۳۹	۳۰ جنوری سنہ ۱۹۰۰ء	نواب حاذق الملک حافظ حکیم محمد اجمل خاں صاحب رئیس	دہلی
۴۰	"	خان بہادر قاضی عزیز الدین احمد صاحب ممبر کونسل	دہول پور
۴۱	۳۰ جنوری سنہ ۱۹۰۱ء	خان بہادر مولوی احمد علیخاں صاحب ریونیو ممبر	جے پور
۴۲	۳۱ جنوری سنہ ۱۹۰۴ء	شیخ عبد القادر اسکوئر بیرسٹر ایٹ لا	لائل پور

نمبر	تاریخ تقرر	نام ٹرسٹی	مقام
۴۳	۳۱ جنوری ۱۹۰۴ء	شیخ عبداللہ صاحب بی اے ایل ایل بی وکیل	علی گڈھ
۴۴	"	آنریبل سر راجہ تصدق رسول خاں صاحب کے سی ایس آئی جہانگیر آباد	بارہ بنکی
۴۵	۲۸ جنوری ۱۹۰۶ء	آنریبل سر راجہ محمد علی محمد خاں صاحب کے سی آئی ای محمود آباد	سیتا پور
۴۶	"	خان بہادر کرنل عبدالمجید خاں صاحب	پٹیالہ
۴۷	"	سید مہدی حسن اسکوائر ڈپٹی کمشنر	جبل پور ممالک متوسط
۴۸	"	نصیر الممالک خان بہادر مرزا شجاعت علی بیگ صاحب	کلکتہ
۴۹	"	مسٹر غلام محمد منشی اسکوائر بیرسٹر ایٹ لا	راجکوٹ کاٹھیاواڑ
۵۰	یکم فروری ۱۹۰۸ء	آنریبل نواب بہادر سر محمد سلیم اللہ خاں صاحب کے سی ایس آئی، جی سی آئی ای،	ڈھاکہ
۵۱	"	خان بہادر شیخ وحید الدین صاحب رئیس	میرٹھ
۵۲	۲۵ جنوری ۱۹۰۹ء	مولوی حاجی عبداللہ جان صاحب وکیل	سہارن پور
۵۳	"	مسٹر عبداللہ یوسف علی صاحب آئی سی ایس	فتحپور
۵۴	"	آنریبل خان بہادر میاں مولوی محمد شفیع صاحب بیرسٹر ایٹ لا	لاہور
۵۵	"	مولانا سید طفیل احمد صاحب سب رجسٹرار	منگلور
۵۶	"	سید نبی اللہ صاحب بیرسٹر ایٹ لا	لکھنؤ
۵۷	"	خان بہادر سید جعفر حسین صاحب انجینئر ریاست	بھوپال
۵۸	۳۱ جنوری ۱۹۰۹ء	نواب عبدالصمد خاں صاحب رئیس چھتاری	بلند شہر

نمبر	تاریخ تقرر	نام ٹرسٹی	پتہ
۵۹	۳۱ جولائی ۱۹۰۹ء	خلیفہ سید عابد حسین صاحب بی اے دیوان	پٹیالہ
۶۰	"	آنریبل مولوی رحیم بخش صاحب سی آئی ای مدار المہام	بہاول پور
۶۱	"	آنریبل خان بہادر نواب سید نواب علی صاحب چودہری	ڈہاکہ
۶۲	"	محمد اکبر نذر علی حیدری صاحب اکونٹنٹ جنرل	حیدرآباد
۶۳	"	آنریبل سید محمد عبدالرؤف صاحب بیرسٹرایٹ لا	الہ آباد
۶۴	"	مولوی رزاق بخش صاحب قادری بیرسٹرایٹ لا	علی گڑھ
۶۵	"	آنریبل خان بہادر شیخ غلام صادق صاحب رئیس	امرتسر
۶۶	"	محمد یعقوب حسن صاحب کارومنڈل کے جی الف	مدراس
۶۷	"	نواب نصیر حسین صاحب خیال	پٹنہ
۶۸	"	خان بہادر ایچ ایم ملک صاحب سرگروہ فرقہ مہدویہ	ناگپور
۶۹	"	آنریبل جسٹس سید محمد شرف الدین صاحب جج ہائی کورٹ	کلکتہ
۷۰	"	نواب سید علی حسن خاں صاحب صفی الدولہ حسام الملک لال باغ	لکھنؤ
۷۱	۲۵ جنوری ۱۹۱۰ء	کنور محمد اکرام علیخاں صاحب رئیس پہاسو	بلند شہر
۷۲	"	سیٹھ عبدالکریم عبدالشکور جمال صاحب ملک التجار	رنگون
۷۳	۱۰ جنوری ۱۹۱۰ء	مولوی حبیب اللہ خاں صاحب خاں صاحب مدار المہام ریاست کدہورہ	بندیلکھنڈ

نمبر	تاریخ تقرر	نام ٹرسٹی	پتہ
۷۴	مارچ سنہ ۱۹۱۱ء	مسٹر محمد علی صاحب (آکسن) اڈیٹر کامریڈ و پریزیڈنٹ اولڈ بوائز ایسوسی ایشن تا مارچ سنہ ۱۹۱۵ء	دہلی
۷۵	"	محمد زماں مہدی خاں صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر اونا ضلع ہوشیارپور	ہوشیارپور
۷۶	جنوری سنہ ۱۹۱۱ء	محمد سرفراز خاں صاحب جائنٹ سکرٹری اولڈ بوائز ایسوسی ایشن	علی گڈھ
۷۷	"	صاحبزادہ حافظ کرنل محمد عبید اللہ خاں صاحب	بھوپال
۷۸	"	آنریبل مسٹر فضل بھائی کریم بھائی صاحب	بمبئی
۷۹	"	کنور حافظ احمد سعید خاں صاحب رئیس چھتاری ضلع	بلند شہر
۸۰	"	عامر مصطفی خاں صاحب رئیس بوڑہ گاؤں ضلع	علی گڈھ
۸۱	"	آنریبل سر ابراہیم رحمت اللہ صاحب نائٹ سی، آئی، ای،	بمبئی
۸۲	"	آنریبل جسٹس مولوی سید حسن امام صاحب	کلکتہ
۸۳	"	نواب سربلند جنگ مولوی محمد حمید اللہ خاں صاحب بیرسٹر ایٹ لا	الہ آباد
۸۴	مارچ سنہ ۱۹۱۱ء	مولوی مصباح العثمان صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر تا مارچ سنہ ۱۹۱۲ء	جبل پور
۸۵	جنوری سنہ ۱۹۱۲ء	نواب غلام احمد خاں صاحب کلامی کنٹرکٹر کولار گولڈ فیلڈ	مدراس
۸۶	"	خان بہادر مولوی اسرار حسن خاں صاحب نصیر المہام ریاست	بھوپال

نمبر	تاریخ تقرر	نام ٹرسٹی	پتہ
۸۷	جنوری ۱۹۱۲ء	آنریبل لفٹننٹ کرنل ملک مبارز خاں صاحب ٹوانہ رئیس	شاہ پور
۸۸	"	عبد المجید خواجہ صاحب بیرسٹر ایٹ لا	علی گڈھ
۸۹	"	قاسم علی جیراج بھائی پیربھائی صاحب جے پی	پونہ
۹۰	"	حاجی محمد صالح خاں صاحب رئیس بھیکم پور	علی گڈھ
۹۱	"	ڈاکٹر شیخ محمد اقبال صاحب بیرسٹر ایٹ لا	لاہور
۹۲	جنوری ۱۹۱۳ء	سید راس مسعود صاحب بیرسٹر ایٹ لا	بانکی پور پٹنہ
۹۳	"	ابن احمد صاحب بیرسٹر ایٹ لا	الہ آباد
۹۴	"	مولوی محمد ابراہیم صاحب وزیر ریاست	خیرپور سندھ
۹۵	"	مولوی سراج احمد صاحب ایم اے اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر	درک
۹۶	"	آنریبل جسٹس مولوی عبدالرحیم صاحب جج ہائی کورٹ	مدراس
۹۷	"	سید وزیر حسن صاحب بی اے ایل ایل بی وکیل	لکھنؤ
۹۸	"	شوکت علی صاحب بی اے سکریٹری اولڈ بوائز ایسوسی ایشن	علی گڈھ
۹۹	"	محمد یعقوب صاحب وکیل	مراد آباد
۱۰۰	"	میاں محمد احسان الحق صاحب بیرسٹر ایٹ لا	جالندھر
۱۰۱	"	مولوی محمد فائق صاحب وکیل	فیض آباد

پتہ	نام ٹرسٹی	تاریخ تقرر	نمبر
ڈیرہ دون	سید سجاد حیدر صاحب اسسٹنٹ پولٹیکل ایجنٹ	جنوری سنہ ۱۹۱۳ء	۱۰۲
کلکتہ	آنریبل نواب شمس الہدیٰ صاحب ممبر کونسل بنگال	۳۱ جنوری سنہ ۱۹۱۴ء	۱۰۳
دہلی	ڈاکٹر مختار احمد صاحب انصاری	″	۱۰۴
بمبئی	مسٹر محمد علی صاحب جناح بیرسٹرایٹ لا	″	۱۰۵
بانکی پور پٹنہ	مسٹر مظہر الحق صاحب بیرسٹرایٹ لا	″	۱۰۶
لاہور	مولوی محبوب عالم صاحب اڈیٹر پیسہ اخبار	″	۱۰۷

ضمیمہ نمبر (۲)

متعلق قاعدہ ۳۸۵ و ۳۹۰ قواعد و قوانین مدرسۃ العلوم مسلمانان علی گڈھ

فہرست وزیٹران جو ۳۱ جنوری ۱۹۱۴ء پر تھے

۱- آنریبل سر چارلس کراسٹویٹ کے، سی، ایس، آئی۔ سی، آئی، ای۔

۲- ہز ہائنس نواب میجر سر حامد علیخاں بہادر والی رام پور۔

۳- ہز ہائنس سر سلطان محمد شاہ آغا خاں جی، سی، ایس، آئی، جی، سی، آئی، ای۔

۴- آنریبل سر جیمس ڈور مارٹین کے سی، آئی، ای،

۵- رائٹ آنریبل جسٹس سید امیر علی صاحب سی آئی، ای،

۶- راجہ رایان راجہ سر کشن پرشاد مہاراجہ بہادر یمین السلطنت کے، سی، آئی، ای جی، سی، آئی، ای،۔

۷- علیا حضرت ہر ہائنس سرکار عالیہ نواب سلطان جہاں بیگم صاحبہ تاج الہند۔ جی، سی، آئی، ای۔ جی، سی، ایس، آئی۔ فرمانروائے ریاست بھوپال

اکس افیشیو وزیٹر

۱- صاحب ڈائرکٹر آف پبلک انسٹرکشن ممالک متحدہ آگرہ و اودھ

ضمیمہ نمبر (۳)

اسمائے ممبران سنڈیکیٹ ٹرسٹیان مدرسۃ العلوم علی گڈھ

۱۔ آنریبل صاحبزادہ آفتاب احمد خاں صاحب بیرسٹر ایٹ لا۔
۲۔ مولوی محمد حبیب الرحمن خاں صاحب رئیس حبیب گنج ضلع علی گڈھ۔
۳۔ شیخ عبداللہ صاحب بی اے ایل ایل بی وکیل علیگڈھ۔
۴۔ مولوی نظام الدین حسن صاحب بی اے بی ایل لکھنؤ۔
۵۔ حاجی محمد موسیٰ خاں صاحب رئیس دتاولی ضلع علیگڈھ۔
۶۔ نواب حاذق الملک حکیم محمد اجمل خاں صاحب۔ دہلی
۷۔ مولوی سید طفیل احمد صاحب سب رجسٹرار ننگلور ضلع سہارنپور۔
۸۔ مسٹر احسان الحق صاحب۔
۹۔ محمد سرفراز خاں صاحب قائم مقام سکرٹری اولڈ بوائز ایسوسی ایشن علی گڈھ۔
۱۰۔ محمد ماجد مصطفیٰ خاں صاحب رئیس لوڑہ گاؤں علی گڈھ۔
۱۱۔ آنریبل نواب ممتاز الدولہ سر محمد فیاض علی خاں بہادر، کے سی، آئی، ای، سی، ایس، آئی، کے سی، وی، او، پریسیڈنٹ ٹرسٹیان مدرسۃ العلوم علیگڈھ
۱۲۔ خان بہادر نواب محمد مزمل اللہ خاں صاحب جائنٹ سکرٹری مدرسۃ العلوم
۱۳۔ نواب حاجی محمد اسحق خاں صاحب آنریری سکرٹری
۱۴۔ مسٹر نواب بخش صاحب قادری بیرسٹر ایٹ لا۔ فروری ۱۹۱۳ء اضافہ ہے
جنوری ۱۹۱۳ء

۱۵ آنریبل جسٹس حسین امام صاحب کلکتہ
یکم نومبر ۱۹۱۱ء لغایت اکتوبر ۱۹۱۴ء

۱۶ آنریبل نواب فتح علیخاں صاحب قزلباش سی آئی ای، لاہور
یکم نومبر ۱۹۱۱ء لغایت اکتوبر ۱۹۱۴ء

۱۷ نواب وقار الملک مولوی مشتاق حسین صاحب انتصار جنگ بہادر رئیس امروہہ ضلع مراد آباد۔

۱۸ حاجی محمد صالح خاں صاحب رئیس بھیکم پور ضلع علی گڈہ

۱۹ خان بہادر سید جعفر حسین صاحب انجنیر ریاست بھوپال

۲۰ مسٹر عبد المجید خواجہ صاحب بیرسٹر ایٹ لا علی گڈہ

۲۱ میجر سید حسن صاحب بلگرامی علی گڈہ

اگست ۱۹۱۳ء لغایت جولائی ۱۹۱۶ء

[illegible] ۱۹۱۴ء لغایت [illegible] ۱۹۱۸ء

ضمیمہ نمبر (۵)

فہرست ممبران فنانس کمیٹی مدرسۃ العلوم علی گڈھ

حسب قاعدہ دفعہ ۱۹ قوانین و قواعد ٹرسٹیان

نمبر شمار	تاریخ تقرر	نام ٹرسٹی	تاریخ انقضائے میعاد
۱	یکم اگست ۱۹۱۱ء	خان بہادر نواب محمد مزمل اللہ خان صاحب	آخر جون ۱۹۱۲ء
۲		نواب حاجی محمد اسحق خان صاحب آنریری سکریٹری ٹرسٹیان	(اکس افیشیو ممبر)
۳	اگست ۱۹۱۳ء	آنریبل صاحبزادہ آفتاب احمد خان صاحب	۳۰ جون ۱۹۱۶ء
۴	اپریل ۱۹۱۱ء	مسٹر جے ایچ ٹول صاحب پرنسپل	(اکس افیشیو ممبر)
۵	فروری ۱۹۱۳ء	ممتاز الدولہ نواب سر محمد فیاض علی خان صاحب بالقابہ پریسیڈنٹ ٹرسٹیان	جنوری ۱۹۱۵ء
۶	یکم فروری ۱۹۱۳ء	شیخ عبداللہ صاحب بی اے (انتخاب مکرر)	آخر جنوری ۱۹۱۵ء
۷	"	مسٹر ایس او پرولیس صاحب جدید ہیڈ ماسٹر	"

کاغذ نمبر ۱

نوٹس۔

بموجب دفعہ ۳۲ باب دوم حصہ اول قواعد و قوانین ٹرسٹیان کالج

ٹرسٹیوں کی سالانہ میٹنگ کا اجلاس بتاریخ ۳۱ جنوری سنہ ۱۹۱۴ع روز شنبہ وقت ۱۱ بجے دن کے دفتر آنریری سکرٹری صاحب کالج میں منعقد ہوگا — درخواست ہے کہ ٹرسٹی صاحبان دو ہفتہ کے اندر حسب دفعہ ۳۲ ضمن (۸) کاغذ نمبر ۳ پر اپنی راے تحریر فرماکر بجنسہ اس کاغذ کو واپس فرمادیں ۔ تاکہ اس دفتر میں تاریخ اجلاس سے بیس روز پیشتر پہونچ جائے؛ ورنہ ووٹ خارج از میعاد ہوجائے گا اور شمار میں نہ آسکے گا ۔

خاکسار محمد اسحاق خاں

آنریری سکرٹری مدرستہ العلوم

مورخہ ۲۹ دسمبر سنہ ۱۹۱۳ع

کاغذ نمبر ۲

اجلاس سالانہ میٹنگ ٹرسٹیان مدرسۃ العلوم — بموجب قاعدہ ۲۰ و ۲۳ قواعد و قوانین ٹرسٹیان مدرسۃ العلوم علیگڈھ بتاریخ ۳۱ جنوری سنہ ۱۹۱۴ع یوم شنبہ وقت ۱۱ بجے دن دفتر آنریری سکرٹری صاحب مدرسۃ العلوم میں منعقد ہوگا *

ایجنڈا (کیفیت) مد اول

انتخاب ٹرسٹیان

۱ مسٹر مظہر الحق صاحب بیرسٹر ایٹ لا
۲ آنریبل نواب شمس الہدیٰ صاحب ممبر کونسل بنگال
۳ مسٹر سید ظہور احمد صاحب وکیل لکھنؤ
۴ مسٹر سلطان احمد صاحب بیرسٹر کلکتہ
۵ مسٹر محمد علی جناح صاحب بیرسٹر بمبئی
۶ ڈاکٹر مختار احمد انصاری صاحب
۷ سید مصطفےٰ حسین رضوی صاحب (اولق بوابے)
۸ ڈاکٹر ناظر الدین حسن صاحب لکھنؤ
۹ مسٹر ممتاز حسین صاحب بیرسٹر ایٹ لا
۱۰ مولوی نورالحسن خاں صاحب ڈپٹی کلکٹر
۱۱ مسٹر تصدق احمد خاں صاحب بی اے بیرسٹر ایٹ لا
۱۲ مولوی محمد فائق صاحب وکیل فیض آباد
۱۳ آنریبل مولوی رفیع الدین صاحب بیرسٹر بمبئی
۱۴ مولوی محبوب عالم صاحب اڈیٹر پیسہ اخبار
۱۵ خان بہادر عبدالحمید خاں صاحب ڈپٹی کلکٹر الہ آباد *

مد دوم

استعفا آنریبل نواب سر امیر الدین احمد خاں بہادر بالقابہ والی لوہارو از ٹرسٹی شپ کالج *

مد سوم

مکرر انتخاب صاحب پریسیڈنٹ ٹرسٹیان مدرسۃ العلوم علیگڈھ یعنی آنریبل نواب ممتاز الدولہ سر محمد فیاض علی خاں صاحب بہادر — کے۔ سی۔ وی۔ او۔ سی۔ ایس۔ آئی۔ کے۔ سی۔ آئی۔ ای۔ جن کی میعاد آخر جنوری سنہ ۱۹۱۴ع کو ختم ہوگئی *

مد چہارم

اجازت فراہمی روپیہ برائے تعمیر و سامان اسکول و بورڈنگ ہاؤس از مدرسہ قرض و تنخواہ سسٹم کے بہ سفارش سنڈیکیٹ ۞

مد پنجم

انتخاب ۳۰ ممبران مسلم یونیورسٹی ایسوسی ایشن کا موجودہ ٹرسٹیان مدرسۃ العلوم علی گڈہ میں سے ۞

مد ششم

کمیٹی تحقیقات شکایات مندرجہ شیعہ پمفلٹ کے لئے ایک ممبر کا انتخاب بجائے میر عاشق علی صاحب کے جنہوں نے اُس کی ممبری سے استعفا دیدیا ہے اور فیصلہ مسئلہ کورم وغیرہ ۞

مد ہفتم

منظوری ۱۵۰۰ روپے برائے ضروریات سائنس اسکول واسطے جماعت اسکول لیونگ سارٹیفکٹ بہ سفارش سنڈیکیٹ ۞

مد ہشتم

منظوری دوہزار روپے برائے اخراجات مرمت بوجہ اُس نقصان کے جو طوفان باد سے عمارات وغیرہ کو ہوا بہ سفارش سنڈیکیٹ ۞

مد نہم

منظوری تقرری یوروپین پروفیسران جدید بہ سفارش سنڈیکیٹ

(الف) مسٹر آر ۔ این ۔ مٹی صاحب ۞
(ب) مسٹر اے ۔ ٹی ۔ گوچ صاحب ۞
(ج) مسٹر جی ۔ ڈیلوس فرگوسن صاحب ۞

مد دہم

(الف) منظوری مستقلی و ترقی ایس ۔ او ۔ پیروس صاحب سابق ہیڈ ماسٹر بحساب پچاس روپیہ ماہوار از یوم واپسی بکار پروفیسری کالج ۞

(ب) منظوری ترقی پچاس روپیہ ماھوار در تنخواہ مولوی سید علی نقی صاحب لا پروفیسر از یکم نومبر سنہ ۱۹۱۳ ع بموجب سفارش سنڈیکیٹ کے *

مد یازدھم

منظوری ۱۲۳۰ روپے برائے مرمت مارلیسن روڈ و سڑک متصل فیض گیٹ و ظہور گیٹ بہ سفارش سنڈیکیٹ *

مد دوازدھم

منظوری چٹھی بنک آف بنگال کہ پرامیسری نوٹوں کے متعلق ایک رزولیوشن کی ضرورت ھی جس سے آنریری سکرٹری صاحب اِن نوٹوں کو منتقل یا تبدیل کرسکیں بہ سفارش سنڈیکیٹ *

مد سیزدھم

منظوری ۲۵۰۰ روپے برائے فرنیچر لیمپ و برتن وغیرہ برائے ڈائننگ ھال ھر چہار متصل سرکل ھوسٹلز جدید بہ سفارش سنڈیکیٹ *

مد چہاردھم

منظوری ۵۷۰۰ روپیہ برائے خرید سامان فزکس و کیمسٹری و بیالوجی حسب معمول بہ سفارش سنڈیکیٹ *

مد پانزدھم

حدبندی برائے طلبائے کالج و اسکول بہ جانب قلعہ جس میں مزدوروں کی نو آبادی قایم ھی *

مد شانزدھم

تعمیر ٹرسٹیز ھاوس کے اوپنے ڈیبنچر سسٹم کے ذریعہ سے قرض لینے کی منظوری *

مد ھفدھم

(۱) مبلغ تین سو روپیہ کے قریب کی چو تین امانتوں بغیر کسی خاص مقصد کے پڑے ھوں اور جن کا ذکر فقرہ نمبر ۴ کیفیت

نسبت مقدمہ کاغذ (نمبر ۳) بیان ہی اُس کو کالج کے عام حساب یعنی فلوٹنگ اکاونٹ میں شامل کردیا جاے *

(۲) مبلغ ایک لاکھہ سوا گیارہ هزار ۰ کے قریب کی جو رقم جس کی تفصیل ابتدائی فقرہ نمبر ۹ کیفیت نسبت مقدمہ (کاغذ نمبر ۳) میں ہی امانتوں کے پورا کرنے کے لئے حسب تجویز آنریبل سکرٹری صاحب کالج منتقل کردیجاے *

(۳) امانتوں کی بقیہ رقم پورا کرنے کے لئے جو مبلغ دو لاکھہ روپیہ کے قریب اور ضرورت ہی وہ سر سید میموریل فنڈ اور کالج کے رزرو فنڈ اور ضرورت ہو تو یونیورسٹی کی آمدنی سے یا اور جس طرح ممکن ہو قرض لینے کا انتظام کیا جائے *

(۴) اخراجات تشریف آوری حضور پرنس آف ویلز بہادر و هز میجسٹی امیر صاحب کابل اور مرمت کوٹھی مولوی سمیع الله خاں صاحب مرحوم (موسوم بہ بھوپال ہوس) و عطیہ جناب نواب بہادر صاحب ڈھاکہ و تعمیر مقبرہ نواب محسن الملک مرحوم اور دیگر مدات مندرجہ نقشہ نمبر ۱ و ۳ کا تصفیہ جس طور سے آنریبل سکرٹری صاحب کالج نے جابجا اپنی کیفیت میں نوٹ کردیا ہی منظور کیا جائے *

مد هیژدهم

منظوری رزولوشن ہائے مجوزہ حاجی محمد صالح خاں صاحب جن کا خلاصہ حسب ذیل ہی *

(۱) عہدہ داراں کالج و اسکول پر پابندی قانون ٹرسٹیان لازمی ہوگی بصورت خلاف اپنے عہدہ سے علحدہ خیال کئے جاوینگے *

(۲) آنریبل سکرٹری و جوائنٹ سکرٹری کا فرض ہوگا کہ جب کسی عہدہ دار کو خلاف ورزی کا مرتکب پائیں تو سنڈیکیٹ میں پیش کریں - سنڈیکیٹ بصورت ثبوت اُس کو معطل کرنے کا مجاز ہو اور اس کے بعد کے سب سے پہلے اجلاس ٹرسٹیان میں یہہ معاملہ آخری فیصلہ کے لئے پیش کیا جاوے *

(۳) جس عہدہ دار کی شکایت کی گئی ہو اور جسے سنڈیکیٹ نے معطل کیا ہو ٹرسٹیز کے سامنے اُسے اپیل کا حق ہوگا *

(۴) رزولیوشن ہائے نمبر ۱ و ۲ و ۳ کا اثر آنریری سکرٹری جائنٹ سکرٹری و ٹرسٹیز پر بھی عاید ہوگا *

(۵) تعطیل کلاں مثل گورنمنٹ کالجوں کے بعد امتحان سالانہ کے ہوا کرے *

(۶) میں تحریک کرتا ہوں کہ بجٹ میٹنگ کا اجلاس لازمی ماہ اپریل میں ہونا چاہیئے *

(۷) جو تحریکیں سالانہ اجلاس یا بجٹ میٹنگ یا کسی اور میٹنگ میں پیش کرنی ہوں وہ اجنڈا کے ساتھ روانہ کی جائینگی اُس کے بعد جو تحریریں آئیں وہ اجلاس میں پیش نہ ہوسکینگی نہ اُن پر بحث ہوسکیگی *

(۸) اگر آنریری سکرٹری ذاتی ضرورت یا اغراض کالج کے لیئے ہیڈکوارٹر سے باہر جائیں تو اُن کی واپسی تک پورا چارج جائنٹ سکرٹری صاحب کے پاس رہے گا *

(۹) دفعہ ۱۲۶ قانون ٹرسٹیان کے حرف (الف) و (ب) میں بجائے فنانس کمیٹی کے سنڈیکیٹ ہونا چاہیئے *

(۱۰) دفعہ ۱۲۸ میں بجائے فنانس کمیٹی کے سنڈیکیٹ پڑھنا چاہیئے — اور یہہ حق سنڈیکیٹ کو اس وقت بھی حاصل ہی *

(۱۱) سکرٹری کا فرض ہوگا کہ بموجب قاعدہ ۱۳۲ حرف (د) جس قدر جگہیں ٹرسٹیوں کی خالی ہوں اور جس قدر امیدواران ٹرسٹی شپ کے نام اُس وقت تک آئے ہوں اُن کی فہرست ٹرسٹیوں کے پاس بھیجدیں اور نیز تاریخ اجرائے اجنڈا سے اطلاع دیں اور ٹرسٹیوں کا فرض ہوگا کہ اجرائے اجنڈا کی تاریخ سے ۱۵ یوم قبل اپنی تحریکات دفتر میں بھیجدیں *

(۱۲) بموجب دفعہ ۷۹ قانون ٹرسٹیان کے کمیٹی قانونداران تعلیم السنہ مختلفہ قایم ہونا چاہیئے *

(۱۳) ترمیم دفعہ $\frac{78}{2}$ — کسی پروفیسر کی جگہہ خالی ہو تو آنریری سکرتری بعد مشورہ پرنسپل و ایجوکیشن ممبر جس امیدوار کو چاہے سنڈیکیٹ کے سامنے پیش کرے — سنڈیکیٹ کے اتفاق رائے کے بعد آخری منظوری کے لیئے ترسٹیوں کے سامنے پیش کرے *

(۱۴) ترمیم دفعہ $\frac{78}{3}$ — اگر وہ شخص جو اس طرح نامزد کیا گیا ہو هندوستان میں موجود نہ ہو اور اُس کا جلد آنا ضرور ہو خواہ پرنسپل کے لیئے نامزد کیا گیا ہو یا پروفیسری کے لیئے ایسی حالت میں سنڈیکیٹ کی نامزدگی ایسی خیال کی جائیگی کہ ترسٹیوں نے اُس کا تقرر منظور کرلیا *

(۱۵) ٹیچنگ اسٹاف کے الاونس بہ زمانہ رخصت وقایم مقامی وغیرہ کے وہی قواعد نافذ ہوں جو گورنمنٹ میں رایج ہیں *

(۱۶) پرا کسی سسٹم خارج کیا جائے *

مد نوزدهم

منظوری رزولیوشن پیش کردہ صاحب زادہ آفتاب احمد خاں صاحب جس کا خلاصہ حسب ذیل ہے :—

دفعہ $\frac{78}{5}$ سنڈیکیٹ کی تصریح ایسے کی جاے کہ جو امور سنڈیکیٹ کے قطعی فیصلہ کردینے کے ہوں وہ بیان کردئے جائیں اور جو ترسٹیوں کی منظوری کے ہوں وہ الگ اور اُس کی فہرست تیار کرنے اور غور کرنے کے لیئے جلسہ سالانہ کو ملتوی کرکے بجٹ میٹنگ کو بطور اجلاس ملتویہ کے کردیا جائے۔ اور اُس میں یہہ ترمیم پاس کی جائے *

خاکسار

محمد اسحاق خاں

آنریری سکرتری

انسٹیٹیوٹ پریس، علی گڈہ

کاغذ نمبر ۳

یادداشت جناب آنریری سکرٹری صاحب ٹرسٹیان مدرسۃ العلوم علی گڈھ بابت
مدات کارروائی اجلاس سالانہ ۳۱ جنوری سنہ ۱۹۱۴ء

کیفیت نسبت مد اول — انتخاب ٹرسٹیان

اس سال پانچ ٹرسٹی صاحبان جدید کا انتخاب درپیش ہے اسکے لئے جن حضرات کے اسماے گرامی پیش کئے گئے ہیں اور اُن کی بابت جسقدر تحریرات موصول ہوئی وہ ذیل میں درج کئے جاتے ہیں۔ ان تحریرات سے اُن کے وجوہ انتخاب معلوم ہوسکتے ہیں۔ امید ہے کہ تمام ٹرسٹی صاحبان منجملہ ان امیدواروں کے صرف پانچ حضرات کے لئے ووٹ ارسال فرمائیں گے۔ اور یہ خیال رکھینگے کہ پانچ سے زیادہ کے نام پر ووٹ نہ ہو جو صاحب زیادہ امیدواروں کے نام پر منظوری تحریر فرمائینگے اُن کا ووٹ حسب قاعدہ کسیکے حق میں شمار نہ ہوگا۔

متعلق نمبر (۱) مد اول — انتخاب روئداد اجلاس سالانہ ٹرسٹیان

منعقدہ ۲۷ جنوری سنہ ۱۹۱۳ء

۱۷ - نواب خان بہادر محمد مزمل اللہ خانصاحب کی تحریک اور نواب حاجی محمد اسحاق خانصاحب و نواب وقار الملک بہادر و صاحبزادہ آفتاب احمد خانصاحب و میجر سید حسن صاحب بلگرامی و شیخ عبداللہ صاحب و مسٹر رزاق [illegible]

صاحب قادری و حاجی محمد موسیٰ خانصاحب و کنور احمد سعید خانصاحب
کی تائید سے قرار پایا کہ ۔
"آئندہ سال کے لئے مسٹر مظہر الحق صاحب کا نام سب سے اول ٹرسٹی
شپ کے لئے پیش کیا جاوے ۔"

متعلق نمبر (۱) و ۲ و ۳ و ۴ و ۵ مد اول

بخدمت آنریری سکرٹری صاحب ٹرسٹیان مدرسۃ العلوم مسلمانان علی گڑھ
جناب والا ۔ تسلیم ۔ ہم حضرات ذیل کا نام آئندہ انتخاب ٹرسٹیان کے لئے
پیش کرتے ہیں ۔ یہ حضرات مسلمانوں کی تعلیم قومی سے گہری دلچسپی رکھتے ہیں
اور اس سلسلہ میں ہمیشہ قومی خدمت کرتے رہے ہیں ۔ امید ہے کہ ٹرسٹیان
کالج ان حضرات کو ٹرسٹی منتخب فرما کر انکی خدمات کا شکریہ ادا کرینگے اور انکی
خدمات سے آئندہ زیادہ فائدہ لینگے ۔ آنریبل نواب شمس الہدیٰ صاحب
مسٹر مظہر الحق ۔ مسٹر سید ظہور احمد صاحب وکیل (لکھنؤ) مسٹر سلطان احمد
صاحب بیرسٹر ایٹ لا کلکتہ ۔ مسٹر محمد علی صاحب جناح بیرسٹر بمبئی

نیاز مند ۔ محمد علی ۲۶ جنوری ۱۹۱۳ء

میں بخوشی اس تحریک کی تائید کرتا ہوں

عاشر مصطفےٰ ۔ مصباح النعمان ۔ سید عبدالرؤف

آفتاب احمد ۔ ایم ۔ آر ۔ بی ۔ قادری

مسٹر محمد علی جناح کی تائید اسوقت نہیں کرتا ۔ باقی اسماء کی تائید کرتا ہوں ۔ حاجی
محمد صالح خاں ۔ سوائے مسٹر جناح کے نام کے باقی ناموں کی میں تائید کرتا ہوں فقط
محرکین و موئدین اسپر مزید غور فرمائیں ۔ موسیٰ ٹرسٹی ۔ حبیب الرحمٰن

میری تائید صرف مسٹر مظہر الحق و آنریبل مولوی شمس الہدا کیواسطے ہی۔
موسلی

متعلق نمبر ۶ مد اول

بخدمت جناب آنریری سکرٹری صاحب ٹرسٹیان مدرسۃ العلوم علی گڈھ

جناب من ۔ السلام علیکم ۔ میں تحریک کرتا ہوں کہ امسال سالانہ جلسہ میں جب ٹرسٹیوں کا انتخاب کیا جاوے تو ایک جگہ کے لئے فخر قوم وملت ڈاکٹر مختار احمد صاحب کو جنکی قابلیت ۔ ایثار نفس اور حال کی خدمت میری تحسین کی محتاج نہیں ہے منتخب کیا جاے ۔ ڈاکٹر صاحب کی علمی لیاقت اُن کی اعلیٰ ڈگریوں سے ظاہر ہے ۔ وہ بی ۔ اے اور ایم ۔ ڈی ہیں اور انکے علاوہ اور متعدد ڈگریاں حاصل کر چکے ہیں ۔ اپنے پیشہ میں جو ناموری انہوں نے بارہ برس یورپ میں رہکر حاصل کی ہے ۔ وہ اس سے ظاہر ہے کہ وہ چیرنگ کراس اسپتال کے رزیڈنٹ سرجن رہ چکے ہیں ۔ اس پیشہ میں ناموری حاصل کرنے اور ڈگریاں پانے کے لئے سائینس کی مختلف شاخوں میں قابلیت حاصل کرنا ضروری ہے اور اس قابلیت کے شخص کا ہمارے دار العلوم کا ٹرسٹی ہونا نہایت مفید ہوگا ۔ اس علمی قابلیت پر اُنکا قومی جوش اور انتظامی قابلیت سونے پر سہاگہ ہیں ۔ اسلئے مجھے نہ صرف امید بلکہ تقریباً یقین ہے کہ بلا کسی اختلاف کے ڈاکٹر انصاری صاحب امسال ہمارے دار العلوم کے ٹرسٹی منتخب کئے جائینگے والسلام

آپکا نیازمند محمد علی ۲۶ جولائی سنہ ۱۹۱۳ء
ٹرسٹی مدرسۃ العلوم مسلمانان علی گڈھ

خواجہ عبد المجید ۔ حسین بلگرامی ۔ موسلی

عبد اللہ ۔ سرفراز خاں

متعلق نمبر (۷) مد اول | از کرمی جناب سکرٹری صاحب علی گڈھ کالج

تسلیم - سید مصطفےٰ حسین صاحب رضوی علی گڈھ کالج کی تعلیم یافتہ ہیں اور آجکل مراد آباد میں ڈپٹی کلکٹر ہیں - مجھے ذاتی طور پر علم ہے کہ سید صاحب موصوف علی گڈھ کالج اور اُسکے کاموں کے ساتھ گہری دلچسپی رکھتے ہیں اور یہ ایک قدر کی بات ہے کہ اولڈ بائز کو اپنی اس محبوب تعلیمگاہ کے کاموں کے ساتھ خاص تعلق ہو - اسکے علاوہ سید صاحب موصوف ایک عرصہ تک نواب محسن الملک مرحوم کے ساتھ رہکر قومی کاموں کو انجام دیتے رہے ہیں - جہانتک مجھے علم ہے غالباً چھ یا سات برس تک نواب صاحب مرحوم کے ساتھ انہیں کام کرنیکا اتفاق ہوا ہے - نیز یہ یونین کلب کے وائس پریذیڈنٹ ایک سال تک رہ چکے ہیں - غرض جب تک یہ کالج میں رہے برابر اسکے کاموں میں نمایاں حصہ لیتے رہے -

سید صاحب ایک نوجوان تعلیم یافتہ ہونیکے علاوہ کام کرنیکے اسپرٹ بھی رکھتے ہیں اور میرا خیال ہے کہ ہمارے کالج کے ٹرسٹی شپ کیلئے یہ صفات کافی ہیں اور سفارش کرتے ہیں کہ میں انکا نام اس عہدہ کیلئے آپ کی خدمت میں پیش کروں میری اس تحریک کی بعض دوسرے معزز ٹرسٹی صاحبان ذیل تائید کرتے ہیں -

محمد[1] اجمل ٹرسٹی ۱۳ / جولائی

سید نبی اللہ[2] - وزیر[3] حسن - عبد[4] الرؤف - سید محمد[5] علی - محمد[6] عبد الرحمن ٹرسٹی • عبد[7] المجید خواجہ محمد[8] یعقوب

مسٹر[9] محمد علی صاحب | میں گزشتہ دس بارہ برس سے اپنے عزیز دوست سید مصطفےٰ حسین صاحب رضوی بی - اے کو جانتا ہوں اور اگر انکی ہزاروں

اداؤں میں سے کوئی ایک ادا مجھے سب سے زیادہ بھاتی ہے تو وہ اُن کی محبت ہے جو اُن کو کالج سے ہے۔ وہ زمانہ طالب علمی ہی سے کالج کے ہر قسم کی مدد کرتے رہے ہیں اور کالج کی محبت کی وجہ سے اپنا بہت کچھ نقصان کر چکے ہیں بارہا انہیں میری رایوں سے اتفاق نہیں ہوتا اور بارہا مجھے اُن سے سخت اختلاف کرنا پڑتا ہے مگر میں ہمیشہ معترف رہا ہوں کہ اُن کا اختلاف نیک نیتی پر مبنی ہوتا ہے اور کالج کی محبت ان کو مجبور کرتی ہے کہ اگر انکا ضمیر انہیں اجازت نہیں آنے دیتا تو وہ اپنے عزیز ترین دوستوں کی رائے سے صاف صاف اختلاف کریں۔ ان کا ٹرسٹی ہونا نہایت مفید اور ضروری ہے۔ محمد علی (سید)

کرنل عبدالمجید خاں | مجھے اس امر کے معلوم ہونے سے تعجب ہے کہ سید مصطفے حسین صاحب اسوقت تک ٹرسٹی انتخاب نہیں ہوئے کیونکہ میں دیکھتا تھا کہ نواب محسن الملک بہادر مرحوم و مغفور اُن کی بے حد تعریف فرمایا کرتے تھے اور میں نے اُن کو کہتے سُنا ہے کہ ایسے لوگ آیندہ ٹرسٹی ہونگے جو قوم کا کام کرا سکیں۔ یہ میرا ذاتی تجربہ ہے کہ ابتدا سے یہ کالج کے کاموں میں اصلی دلچسپی لیتے رہے ہیں۔ میں بلحاظ مفاد کالج زور سے تائید کرتا ہوں کہ سید مصطفے حسین صاحب کو ٹرسٹی مقرر کیا جاوے۔ ۲۷ر جولائی ۱۳ء عبدالمجید خاں

[12] سید نصیر حسین خاں خیال　　[13] عامر مصطفے　　[14] خواجہ یوسف شاہ ٹرسٹی

[15] رحیم بخش ٹرسٹی　　[16] ابن احمد　　[17] شیخ غلام صادق

[18] سید جعفر حسین صاحب ٹرسٹی میں سید مصطفے حسین صاحب رضوی کے ٹرسٹی منتخب کئے جانے کی تائید محض اس خیال سے کرتا ہوں کہ میری رائے میں سید صاحب موصوف ایک آئیڈیل کینڈیڈیٹ ہیں۔ جو محبت کالج کی ہمارے عزیز دوست کو ہے وہ ہرگز محتاج بیان کی نہیں ہے۔

سید محمد باقر رضوی ٹرسٹی   نواب عبد السلام خاں ٹرسٹی۔ میں بخوشی اس تحریک سے اتفاق کرتا ہوں۔ محمد اسحاق خاں

متعلق نمبر (۸) مد اول

بعالیخدمت جناب آنریری سکریٹری صاحب مدرسۃ العلوم علی گڈھ

جناب والا۔ ڈاکٹر ناظر الدین حسن حسینی جبّائی۔ اے (علیگ) ایم۔ اے۔ ایل۔ ایل بی (کینٹب) ایل۔ ایل۔ ڈی (ڈبلن) بیرسٹرایٹ لا لکھنؤ کا نام نامی ٹرسٹی شب کالج کے لئے تحریک کرتے ہوئے کچھ زیادہ لکھنے کی ضرورت نہیں ہیں چند الفاظ میں ڈاکٹر صاحب موصوف کے متعلق کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں۔ وہ یہ کہ ڈاکٹر صاحب موصوف نے اے۔ بی۔ سی سے لیکر بی۔ اے تک اس کالج میں تعلیم پائی۔ اپنے زمانۂ قیام کالج میں بحیثیت فوڈ مانیٹر۔ ہوس مانیٹر۔ رائیڈنگ اسکول کپتان۔ ڈرل کپتان اور ہاکی کپتان جو خدمت انہوں نے کی اُسنے ہمیشہ اُنکے اُستادوں اور منتظمان کالج کو اُنکا گرویدہ رکھا۔ ہاکی کی ابتدا ڈاکٹر صاحب موصوف ہی نے کالج میں کی تھی۔ انگلستان میں بھی ڈاکٹر صاحب نے اپنے پیارے کالج کا نام روشن کرنے کے لئے انتھک کوششیں کیں۔ دو سال تک آنریری سکریٹری اولڈ بوائز ایسوسی ایشن کا خوبی کے ساتھ کام کیا کیمبرج میں ایک مسلمانوں کی انجمن قائم کی جسکے ممبر مختلف حصۂ دُنیا کے مسلمان تھے۔ علاوہ اپنے اعلیٰ تعلیمی قابلیت کے ڈاکٹر صاحب نے اپنے قابل تقلید اخلاقی زندگی سے کالج کے نام کو ہر طرح انگلستان میں روشن کیا۔ مسلمانوں کی تاریخ کی زندہ یادگاریں دیکھنے اور اُن سے سبق حاصل کرنیکے لئے ڈاکٹر صاحب نے آثار قدیمۂ ممالک اسلامی مثل ہسپانیہ۔ مراقش۔ مصر اور ٹرکی کا سفر کیا۔ واپسی انگلستان پر برابر قومی کاموں میں گہری دلچسپی کے ساتھ عملی حصہ لے

رہے ہیں۔ اُنکے والد ماجد مولوی نظام الدین حسن صاحب عرصہ دراز سے کالج کے ٹرسٹی ہیں اور کیا اپنے والد ماجد کی صحبت سے اور کیا اپنے گہری دلچسپی کی وجہ سے جو انہیں کالج کے ساتھ ہے ڈاکٹر صاحب موصوف کالج کے بہت اہم مسائل سے اچھی طرح واقف ہیں اور جماعت ٹرسٹیان میں اُن کا مشورہ بہت قابل قدر ہوگا۔ میں نہایت خوشی کے ساتھ اُنکا نام آئندہ سالانہ جلسہ ٹرسٹیان میں ٹرسٹی شپ کے لئے پیش کرتا ہوں۔ والسلام۔ خاکسار

۲۷ جولائی ۱۹۱۳ء عبدالمجید خواجہ موسیٰ خاں

سید نصیر حسین خاں خیال سرفراز خان

میں بہت خوشی سے اسکی تائید کرتا ہوں شوکت علی

ابن احمد عبداللہ غلام مصطفیٰ

میں بھی تائید کرتا ہوں محمد علی

محمد بدر الحسن میں بھی تائید کرتا ہوں

سید حسین بلگرامی سید جعفر حسین ٹرسٹی

متعلق نمبر (۹) مد اول

بعالیخدمت جناب آنریری سکرٹری صاحب مدرسۃ العلوم مسلمانان علی گڈھ

جناب والا۔ مسٹر ممتاز حسین بیرسٹر ایٹ لا لکھنؤ ایک عرصہ سے جو قومی خدمت کر رہے ہیں اور نیز انکی قابلیت محتاج بیان نہیں۔ جس خاموشی کے ساتھ لکھنؤ میں وہ یتیم خانہ کو بالکل اپنی کوشش سے چلا رہے ہیں وہ قابل تحسین و قدر ہے۔ میں انکا نام نامی ٹرسٹی شپ کے لئے پیش کرنے کی مسرت و عزت حاصل کرنا چاہتا ہوں۔ خاکسار عبدالمجید خواجہ ۲۷ جولائی ۱۹۱۳ء

میں امتیاز حسین صاحب کی قومی خدمات سے بخوبی واقف ہوں۔ جسقدر وہ قومی خدمات بخوبی انجام دیتے ہیں اُسکے وہ خود آپ ہی نظیر ہیں۔
محمد نادر الحسن۔ میں بہت خوشی سے تائید کرتا ہوں۔ ابن احمد

متعلق نمبر (۱۰) مد اول میں نہایت خوشی سے مولوی نورالحسن خاں صاحب ڈپٹی کلکٹر و رئیس شاہجہانپور کا نام ٹرسٹی شپ کے لئے پیش کرتا ہوں۔ یہ صاحب علی گڈھ کالج میں نہایت درجہ دلچسپی لیتے ہیں اور امید ہے کہ بعد سرکاری ملازمت ختم کرنے کے جو وقت کہ کچھ دور نہیں ہے کالج کے کاموں میں اپنا پورا وقت صرف فرمائینگے۔ اُنکا نام پارسال بھی ٹرسٹی شپ کے لئے پیش ہو چکا ہی۔

محرک۔ محمد اسحاق خاں آنریری سکرٹری کالج یکم دسمبر ۱۹۱۳ء

مؤید۔ مزمل اللہ خاں جائنٹ سکرٹری

متعلق نمبر (۱۱) مد اول میں مسٹر تصدق احمد خاں صاحب بی۔ اے بیرسٹر ایٹ لا۔ ضلع علی گڈھ کو ٹرسٹی شپ کے لئے پیش کرتا ہوں۔ صاحب موصوف اپنے طالب علمی کے زمانہ میں نہایت ممتاز طالب علم رہے ہیں۔ کپتان۔ مانیٹر اور انڈرگریجوئٹ کے سرو سینٹ رہے ہیں اور کالج کے ہر شعبہ میں نمایاں حصہ لیا ہے۔ آجکل علی گڈھ قومی اسکول کے سکرٹری ہیں اور ہر قومی کام میں بڑا حصہ لیتے ہیں۔ کالج کے کاموں کے لئے لوکل ٹرسٹیز کی بہت ضرورت ہے اسلئے اِنکا انتخاب ہونا از بس ضروری معلوم ہوتا ہے۔ اسلئے ٹرسٹی صاحبان سے میری استدعا ہی کہ وہ ضرور تصدق احمد خاں صاحب شروانی کو ٹرسٹی منتخب فرمائینگے۔

محرک محمد سرفراز خاں یکم دسمبر ۱۹۱۳ء

مؤید عبدالمجید خواجہ

متعلق نمبر (۱۳) مد اول میں مسٹر فائق صاحب بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی وکیل فیض آباد و سکریٹری لوکل کمیٹی کانفرنس کو عہدہ ٹرسٹی شپ کے لئے پیش کرتا ہوں۔ محمد فائق صاحب کو پار سال اولڈ بوائز ایسوسی ایشن نے اپنی طرف سے ایک سال کے لئے ٹرسٹی منتخب کیا تھا۔ محمد فائق صاحب کالج کے ان اولڈ بوائز میں ہیں جنہوں نے زمانۂ طالب علمی میں انجمن الفرض و سر سید میموریل فنڈ کی نہایت قیمتی و قابل قدر خدمات انجام دی تھیں اور اب جب سے کالج چھوڑا ہے برابر قومی کاموں میں اپنا وقت صرف کر رہے ہیں اور سب سے بڑی بات جسنے مجھکو انکے پیش کرنیکے لئے آمادہ کیا ہے وہ یہ ہے کہ جسقدر کام وہ قوم کے لئے کرتے ہیں وہ خلوص سے کرتے ہیں اور قوم کو اپنے احسانات کا ممنون بنانے کے لئے ڈھنڈورا نہیں پیٹتے۔ یہ ایسی خوبی ہے جو آجکل بہت ہی کمیاب ہے۔ مجھکو امید ہے کہ ٹرسٹی صاحبان مسٹر محمد فائق صاحب کو منتخب فرمائینگے

محرک عبد اللہ۔ ۲ دسمبر ۱۳ء

موید محمد سرفراز خاں

متعلق نمبر (۱۳) مد اول آنریبل جناب مولوی محمد رفیع الدین صاحب بیرسٹر ایٹ لا پونا کے ایک بڑے مشہور و معروف شخص ہیں جنکے نام نامی سے غالباً ہندوستان کے جملہ سر برآوردہ حضرات واقف ہیں۔ تعلیم کے حق میں جو کچھ مولوی صاحب نے کوشش فرمائی ہے وہ محتاج بیان نہیں ہے۔ ایسے بزرگ کا ٹرسٹیوں کی جماعت میں شامل ہونا ہر آئینہ مقاصد کالج کے لئے مناسب ہے۔ لہذا میں بہت خوشی سے انکا نام تجویز کرتا ہوں۔ محمد اسحاق خاں

میں نہایت خوشی سے اس تحریک کی تائید کرتا ہوں
عبد اللہ ٹرسٹی

متعلق نمبر ۱۴ امداول میں مولوی محبوب عالم صاحب ایڈیٹر پیسہ اخبار
کو جنکو کئی سال سے جناب نواب وقار الملک بہادر نے ٹرسٹی شپ کے لئے نامزد
فرمایا تھا۔ اور اتفاق سے اسوقت تک انتخاب نہیں ہوا ٹرسٹی شپ کے لئے
نامزد کرتا ہوں ۔ وہ ایسے بزرگ ہیں جنکے سبب سے تعلیم کو پنجاب میں نفع پہنچا ہے
اور انجمن حمایت اسلام کے بڑے رکن ہیں اور تعلیمی انجمنوں میں اور کانفرنس
میں بڑا حصہ لیتے ہیں ۔ اور حال میں جو خدمات انہوں نے یورپ میں اسلام
کے فرمائے ہیں وہ بھی قابل قدر ہیں ۔ ایسے بزرگ کا ٹرسٹی ہونا امید ہے کہ مفید ہو
محرک ۔ وحید الدین ۔ موید ۔ محمد رزاق بخش قادری ۱۷ ار دسمبر ۱۹۱۱ء

متعلق نمبر ۱۵ امداول آنریبل سید عبد الرؤف صاحب بیرسٹر ایٹ لا
الہ آباد نے تحریک فرمائی ہے اور مسٹر ابن احمد صاحب بیرسٹر ایٹ لا الہ آباد نے تائید
فرمائی ہے ۔ خان بہادر عبد الحمید خانصاحب ڈپٹی کلکٹر و سابق طالب العلم کالج ٹرسٹی
مقرر کئے جائیں ۔ تحریک کے الفاظ حسب ذیل ہیں ۔

خط بنام آنریری سکرٹری صاحب کالج از طرف آنریبل سید عبد الرؤف صاحب
میں خان بہادر عبد الحمید خانصاحب کے ٹرسٹی منتخب کئے جانے کی تحریک کرتا ہوں
وہ کالج کے اولڈ بوائز میں اور ہمیشہ کالج تھا کیلئے اُسکے معاملات میں گرمی و عملی دلچسپی لیتے رہے ہیں ۔
اپنی طالب علمی کی حالت میں کالج کی اکثر انجمنوں میں نہایت ذمہ داری کے ساتھ عہدوں پر
ممتاز تھے ۔ اور بحیثیت خادم انجمن الفرض کی کالج کے واسطے دورہ کر کے
بہت چندہ جمع کیا ہے اور اُنکا ٹرسٹی منتخب کیا جانا یقیناً کالج کے لئے نہایت
مفید ہوگا ۔ والسلام خاکسار سید عبد الرؤف ٹرسٹی

میں نہایت خوشی سے تائید کرتا ہوں ۔ خان بہادر کی ذات اب بھی کالج
کے لئے مفید ہے اور ہمیشہ رہی ہے اور بحیثیت ٹرسٹی کے وہ اور زیادہ
مفید ثابت ہونگے ۔

۱۶ ار دسمبر ۱۹۱۱ء ابن احمد ۔ ٹرسٹی

کیفیت نمبر دوم

استعفٰا آنریبل سر نواب امیر الدین احمد خاں صاحب بہادر بالقابہ والئے لوہارو

جناب نواب فخر الدولہ دلاور الملک آنریبل نواب سر امیر الدین احمد خاں بہادر رستم جنگ کے سی ایس آئی والئے لوہارو ۱۸۹۹ء سے کالج کے ٹرسٹی ہیں اب آپ اپنے عہدہ ٹرسٹی شپ سے علیحدہ ہونا چاہتے ہیں سالگذشتہ میں بھی نواب وقار الملک بہادر کے زمانہ میں آپ نے استعفٰا دینا چاہا تھا اب پھر جناب کا والا نامہ اسی بارہ میں آیا ہے جو ذیل میں درج ہے۔

ایسے معزز اور ذی رتبہ بزرگانِ قوم کا اس قومی کالج سے پہلوتہی کرنا کالج کے لئے ایک افسوسناک امر ہے۔ اسی لئے سکرٹری صاحب سابق نے آپ سے معذرت فرمائی اور استعفٰا واپس کیا گیا۔ میں بھی جناب موصوف کا زمرہ ٹرسٹیان میں ہونا ٹرسٹیوں کے لئے فخر و مباہات اور مسرت و انبساط کا باعث سمجھتا ہوں۔ مگر مجبوراً تعمیل ارشاد میں جناب ممدوح کا خط ذیل میں نقل کرتا ہوں۔ اور اُسکے جواب میں جو عریضہ دفتر آنریری سکرٹری سے بھیجا گیا ہے وہ بھی پیش کرتا ہوں۔

نقل استعفا نواب سر امیر الدین احمد خاں بہادر بالقابہ

حامداً و مصلیاً

نواب صاحب مشفق مہرگستر نواب محمد اسحاق خانصاحب آنریری سکرٹری
کالج علی گڈھ سلامت ۔

تسلیم ۔ سال گذشتہ میں مینے قایمقام سکرٹری صاحب کی خدمت میں لکھا
تھا کہ میں ٹرسٹی رہنا کالج کا نہیں چاہتا کچھ دنوں کے بعد صاحب موصوف نے
مجھکو اطلاع دی کہ ٹرسٹی صاحبان کے اجلاس میں یہ معاملہ پیش کیا گیا اور آخر
کار نامنظور ہوا ۔

کمال افسوس کیساتھ میں آپکی خدمت میں اب اطلاع دیتا ہوں کہ میرے نام جو کاغذات
مطبوعہ وغیرہ سلسلہ وار کالج سے بحیثیت ایک ٹرسٹی ہونیکے جاری ہوتی ہیں انکو اس خط
کے پہونچنے کے بعد بند کیا جائے یہ درست امر نہیں کہ کالج کے اخراجات اسٹامپ میں
ایسے ایک شخص کے نام سے مصدقہ ڈاک جاری ہے جسکی جانب سے دماغی اور دوسری
کسی قسم کی امداد کالج کی نہو سکی راقم کو اور دنیا کی مکروہات و معاملات کی آغشتگی سے
مہلت کہاں ہے کہ ٹرسٹی ہونیکی حیثیت دار العلوم کی خدمت ادا کرسکوں اسلئے میں اس خدمت کی ایفا
نکرنیکی وجہ سے ٹرسٹی شپ کالج سے دست بردار ہوتا ہوں از راہ عنایت میری اس
تحریر کو جلسہ میں ٹرسٹی صاحبان کی پیش فرماویں ۔ والسلام

ایم ۔ امیر الدین احمد والئے لوہارو

۲ اپریل ۱۹۱۳ء

نقل خط آنریری سکرٹری صاحب کالج موسومہ جناب نواب سر امیر الدین احمد خاں بہادر بالقابہ

جناب نواب صاحب مشفق و کرم گستر نواب سر محمد امیر الدین خانصاحب بہادر فخر الدولہ دلاور الملک والئے لوہارو دام مجدکم

السلام علیکم - عنایت نامہ مورخہ یکم ماہ حال وصول ہو کر باعث مشکوری ہوا - کالج کی ٹرسٹی شپ سے برداشتگی خاطر معلوم ہو کر افسوس ہوا اور بہت زیادہ افسوس اس بات کا ہوا کہ جو صاحب اس قومی درسگاہ کو مالی اور دماغی ہر قسم کی مدد دے سکتے ہیں وہ اپنے تعلق کو بھی کالج کے ساتھ قایم رکھنا پسند نہیں کرتے میرا دل یہ ضرور چاہتا ہے کہ میں بھی آپ سے ایک مرتبہ درخواست کروں کہ آپ اپنے اس ارادہ کو ملتوی فرما دیں - مگر مضمون عنایت نامہ سے معلوم کر سکتے کہ آپ نے مستحکم ارادہ کالج کی ٹرسٹی شپ سے علیحدگی اختیار کرنیکا کر لیا ہے تو کیا امید ہو سکتی ہے کہ میری آخری استدعا قبول ہو گی - بہر حال اسقدر عرض کرنا ضروری ہے کہ آپ کا استعفا دینا باعث افسردگی کے ہو گا بہ تعمیل ارشاد کاغذات کالج کی خدمت والا میں روانگی کو آیندہ جلسہ ٹرسٹیان تک ملتوی کیا جاویگا - اور اگر جناب نے میری درخواست قبول نہ فرمائی تو آپکا عنایت نامہ بھی واسطے فیصلہ ٹرسٹی صاحبان کی اجلاس میں پیش کیا جاویگا والسلام -

خاکسار محمد اسحاق خاں

آنریری سکرٹری کالج

اپریل ۱۳ ۱۹۱۳ء

کیفیت نسبت مد سوم

مکرر انتخاب عالیجناب پریسیڈنٹ صاحب بہادر ٹرسٹیان مدرسۃ العلوم علی گڈھ

جنوری ۱۹۱۴ء پر عالیجناب پریسیڈنٹ صاحب ٹرسٹیان یعنی نواب ممتاز الدولہ سر محمد فیاض علی خاں بہادر کے۔ سی۔ آئی۔ ای۔ سی۔ ایس آئی۔ کے۔ سی۔ وی۔ او کی میعاد دوسالہ ختم ہوتے ہی جناب ممدوح کے جو احسانات کالج پر ہیں اور جو امداد مالی اور دوسرے قسم کی جناب ممدوح سے کالج کو برابر اور مسلسل ملتی رہتی ہے۔ اُس سے تقریباً ہر شخص آگاہ ہے جو کالج کے حالات سے کماحقہ واقف ہے۔ اور وہ محتاج بیان نہیں ہے۔ اس لئے میں تحریک کرتا ہوں کہ جناب نواب صاحب بہادر موصوف ...... پھر جماعت ٹرسٹیان مدرسۃ العلوم علی گڈھ کے پریسیڈنٹ آیندہ دوسال یکم فروری ۱۹۱۴ء لغایت جنوری ۱۹۱۶ء منتخب کئے جائیں۔ ہماری طرف سے یہ ناچیز مگر بہترین اعتراف ہے اُن قدیمی اور موجودہ احسانات کا جو جناب ممدوح دولتشت سے کالج پر فرما رہے ہیں۔

کیفیت نسبت مد چہارم

اجازت فراہمی روپیہ برائے تعمیر و سامان اسکول جدید بذریعہ قرض وڈبنچر حسب سفارش سنڈکیٹ

اسکول جدید و بورڈنگ ہوس اور اُسکے فرنیچر وغیرہ کے لئے مبلغ چھ لاکھ ستّر ہزار پانسو روپیہ کا تخمینہ ہے۔ منجملہ اُسکے غالباً نصف کے قریب رقم گورنمنٹ سے ملیگی بشرطیکہ نصف کا ہم انتظام کرلیں۔

گورنمنٹ سے مبلغ ۔۔۔۔ ۰۰۰ ہم نقد ل چکے ہیں اور مبلغ ایک لاکھ اور منظور ہو چکا ہے۔ ریاست نان پارہ سے ۳۰ تیس ہزار وصول ہوچکے ہیں اور ۲۰ بیس ہزار روپیہ کا مزید وعدہ ہے اگر اسکو بھی شامل کرلیں تو بھی مبلغ دو لاکھ ستّر ہزار روپیہ کا انتظام کالج کو کرنا چاہئے جسکی تفصیل میری رپورٹ اور کاغذات ماسبق میں درج ہے جو ستمبر کے مہینے میں بطلب رائے ہمراہ نے پیش کئے تھے۔ اور جو آپ کے ملاحظہ سے گذر چکے ہیں۔

سنڈیکیٹ نے اپنے اجلاس منعقدہ ۲۴ اکتوبر کے فقرہ ۳ میں تجویز کیا ہے کہ "اس روپیہ کا انتظام بذریعہ قرض کے یا رفتہ رفتہ یونیورسٹی فنڈ سے بموجب تجویز فاونڈیشن کمیٹی کے یا ڈبنچر کے ذریعہ سے حاصل کیا جاوے اور گورنمنٹ سے درخواست کیجاوے کہ وہ کسی جگہ سے اپنی مہربانی سے قرضہ دلادے جسکے لئے کافی ضمانت پیش کیا جاسکتی ہے"

اسکول کی موجودہ عمارت سب پُرانی ہے اور کالج و اسکول کا علحدہ علحدہ ہونا بعض مصلحتوں سے ضروری ہے (جسکے لئے اراضی حاصل کرنے کی درخواست گورنمنٹ میں دیجا چکی ہے) اُسکے لئے روپیہ کا انتظام

ٹرسٹی صاحبان کو کرنا ضروری ہے۔ گذشتہ دو سال میں مسلمانوں نے جو چندہ کی بھرمار ہی ہے اُس پر خیال کر کے اس قدر رقم کثیر کا بذریعہ چندہ کے وصول ہونا نہایت مشکل اور خلاف قیاس ہے اس لئے اسکے واسطے بجز اسکے کہ قرض لیا جاوے اور کوئی صورت نہیں ہے۔ مہاجنوں سے سودی روپیہ لینا (جسکا ملنا نہایت مشکل ہے) کچھ مناسب نہیں معلوم ہوتا البتہ اگر گورنمنٹ کے ذریعہ سے مل سکے تو بہت مناسب ہے ورنہ بذریعہ ڈبنچر کے روپیہ جمع کرنا چاہئے جیسا کہ سابق میں مارلین کورٹ کی تعمیر وغیرہ کے لئے کیا جا چکا ہے۔ اور یہ روپیہ اُس امداد سے رفتہ رفتہ ادا ہو سکتا ہے جو یونیورسٹی فنڈ کی آمدنی سے ملنا متوقع ہے۔

کیفیت نسبت نمبر ۵

انتخاب ۴۰ ٹرسٹیان برائے ممبری مسلم یونیورسٹی ایسوسی ایشن

مسلم یونیورسٹی فاؤنڈیشن کمیٹی منعقدہ ۲۱ر جولائی کے فقرہ ۱۱ میں یہ امر طے ہوا ہے کہ ہمارے کالج کے موجودہ ٹرسٹی صاحبان میں سے ۴۰ حضرات مسلم یونیورسٹی ایسوسی ایشن کی ممبری کے لئے انتخاب کئے جائیں چنانچہ یہ امر اجلاس سنڈیکیٹ ۲۷ر اکتوبر میں پیش ہوا اور مندرجہ ذیل رزولیوشن پاس ہوا۔

رزولیوشن ۳۸ سنڈیکیٹ ۲۷ اکتوبر

"سالانہ اجلاس کے ایجنڈے کے ساتھ جملہ ٹرسٹیان کی فہرست بھیجکر رائے طلب کی جاوے۔ جن چالیس حضرات کے نام پر سب سے زیادہ ووٹ موصول ہوں وہ ایسوسی ایشن کے ممبر مقرر کئے جائیں۔"

پس فہرست ٹرسٹیان کا غذ نمبر ۴ میں منسلک کیجاتی ہیں منجملہ ۱۰۴ ٹرسٹیان کے صرف چالیس حضرات کے نام انتخاب فرمائے جائیں۔

کیفیت نسبت بار ششم | کمیٹی تحقیقات شکایات مندرجہ شیعہ

پمفلٹ کی ممبری سے جناب میر عاشق علی صاحب کا استعفا و کورم وغیرہ

---

۲۶ و ۲۷ جولائی سنہ ۱۹۱۳ء کی جنرل میٹنگ میں ایک کمیٹی اُن شکایات کے تحقیقات کرنے کیلئے قایم کی گئی جو شیعہ پمفلٹ میں درج ہیں اس کمیٹی میں چھ ممبر تھے تین سنی اور تین شیعہ اسوقت تک کالج میں تعطیل کلاں کے پیش آجانے اور مسٹر محمد علی صاحب اوکسن کے جو اس کمیٹی کے ممبر ہیں ولایت چلے جانے کی وجہ سے اور نواب نصیر حسین خانصاحب خیال کی علالت طبع کی وجہ سے اس کا اجلاس نہ ہوسکا اب یہ امر تقریبا طے ہوگیا تھا کہ کمیٹی کے اجلاس کے لئے مابین ۱۰ اور ۲۰ جنوری سنہ ۱۴ء کے کوئی تاریخ مقرر کیجائے کہ جناب میر عاشق علی صاحب نے اس کمیٹی کی ممبری سے استعفا دیدیا۔ چونکہ کمیٹی کو یہ اختیار نہیں دیا گیا تھا کہ وہ اپنے ممبروں میں کچھ تغیر تبدیل کرسکے اور نہ یہ طے کیا گیا کہ کورم کیا ہوگا اور چونکہ یہ کمیٹی اجلاس ٹرسٹیان سے مقرر کی گئی ہے اس لئے میر عاشق علی صاحب کے بجائے دوسرے شخص کا تقرر بھی اجلاس ٹرسٹیان سے ہی ہونا چاہئے نیز آیندہ کے لئے کمیٹی کو اختیار دیا جائے کہ کوئی ممبر شریک نہ ہوسکے یا کسی وجہ سے موجود نہ ہو یا شرکت سے انکار کرے تو کثرت رائے ممبران موجودہ دوسرا اُسکی جگہ مقرر کیا جاسکے اور کام نہ رُکے اور کارروائی جاری کرنیکے لئے کم از کم ضروری مقدار حاضرین کی بطور کورم کے مقرر کردیجائے۔

کیفیت نسبت مد نمبر ۶

منظوری الصعہ ہزار بے ضروریات سائنس اسکول جا اسکول بورڈنگ

سنڈیکیٹ ۲۹ر جون نے بمطابق تحریر ہیڈ ماسٹر صاحب کے حسب ذیل رزولیوشن پاس کیا ہے ۔

نقل رزولیوشن عـ۵

مبلغ الصعہ واسطے تیاری سامان فرنیچر وغیرہ کے اور ایک ماسٹر کا تقرر بمشاہرہ ۵۰ روپیہ ماہوار منظور کیا جاتا ہے ۔ اور آنریری سکرٹری صاحب تیاری سامان میں جسقدر کفایت ممکن ہو وہ عمل میں آدیں اور رقم بالا سائنس کے متعلق جو ڈپارٹ ہو اس سے ادا کیا جائے ۔"

اسکول بورڈنگ کلاس میں سائنس کے اس روپیہ کی منظوری کی ضرورت شدید تھی جو سنڈیکیٹ نے منظور کئے ہیں اور قابل منظوری ہیں ۔ اسکے بغیر اس خاص امتحان کی منظوری اور اس درجہ کا افیلیئشن یونیورسٹی ممکن نہ تھا ۔ ایک ہزار روپیہ تک سنڈیکیٹ کو خود اختیار ہے ۔ مگر چونکہ آٹھ سو روپیہ کی زاید منظوری چاہیے اسلئے ٹرسٹی صاحبان کے عام جلسہ کی منظوری ضروری ہے ۔

کیفیت نسبت مد ہشتم

منظوری دو ہزار روپیہ برائے اخراجات مرمت اُس نقصان کے جو طوفان ہوا سے ہوا

سنڈیکیٹ منعقدہ ۲۹ جون میں جناب محمد سرفراز خانصاحب سکریٹری تعمیرات کی رپورٹ پر بذریعہ رزولیوشن مندرجہ ذیل مبلغ دو ہزار روپیہ اسلئے منظور کئے گئے کہ طوفان ہوا سے جو نقصان تعمیرات کو پہونچا ہے اُسکی مرمت میں صرف کئے جائیں۔ اسبارہ میں سنڈیکیٹ نے اپنا اطمینان کرکے یہ منظوری دی ہے جو آخری منظوری کے لئے پیش کی جاتی ہے۔ یہ ایک غیر معمولی طوفان تھا جس سے بہت نقصان ہوا۔

نقل رزولیوشن ۵۲ سنڈیکیٹ ۲۹ جون

مبلغ دو ہزار روپے واسطے درستی اُن نقصانات کے جو طوفان ہوا سے کالج کی عمارات کو پہونچا ہے منظور ہیں۔

لیکن یہ درستی یہ مصارف منظور شدہ مرمت فنڈ سے ادا کئے جائیں جب دس ہزار روپیہ مرمت فنڈ کا ختم ہو جائے اور ضرورت باقی رہے تب اس زائد رقم منظور شدہ امروزہ سے انتظام کیا جاوے

کیفیت نسبت مد نہم	"تقرر یورپین پروفیسران جدید"

مسٹر گولڈی و ہاربیرو پروفیسر کے بجائے تین یورپین پروفیسر مسٹر لول صاحب پرنسپل رخصتی و ممبران کمیٹی منعقدہ لندن نے انتخاب کرکے بھیجے ہیں اور سنڈیکیٹ نے اپنے اجلاس منعقدہ ۲۶ اکتوبر میں اُنکے تقرر کی سفارش کی ہے جنکی نقل ذیل میں درج ہے

رزولیوشن نمبر ۹

مندرجہ ذیل تین یورپین پروفیسر جنکو پرنسپل صاحب اور کمیٹی مقیم لندن نے منتخب کرکے بھیجا ہے عہدہ پروفیسری مدرسۃ العلوم پر بمشاہرہ چار سو روپیہ ماہوار ان کی تاریخ حاضری مدرسۃ العلوم سے مقرر کئے گئے۔ بہ امید منظوری ٹرسٹیان کالج۔

۱۔ مسٹر آر اپن منی صاحب ۲۔ مسٹر اے ٹی گیج صاحب

۳۔ جی ڈبلو فرگوسن صاحب

بجٹ میٹنگ منعقدہ ۲۶ و ۲۷ جولائی ۱۸۹۳ء کے رزولیوشن نمبر ۶ میں ان سب ہونکو تقرر کی منظوری ہو چکی ہے۔ مسٹر منی صاحب کیمبرج کے گریجویٹ ہیں دوسرے درجہ میں ہسٹری کی ڈگری لی ہے ٹینس فٹ بال ہاکی وغیرہ کھیلتے ہیں۔ مسٹر گیج صاحب بھی کیمبرج کیمسٹری میں بی۔ اے ہیں اور کرکٹ وغیرہ کھیلتے ہیں۔ تعلیم دینے کا بھی انکو تجربہ ہے کیونکہ دو برس تک ٹیچر رہے ہیں اور انگریزی کی بھی تعلیم اچھی طرح دے سکتے ہیں۔ مسٹر فرگسن صاحب سینٹ انیڈ روز یونیورسٹی کے پولیٹکل اکانومی میں ایم۔ اے ہیں اور بعد کو آکسفورڈ کی بھی ڈگری حاصل کرلی ہے اور انگریزی میں بھی قابل شخص ہیں۔ ان کی سندیں اعلیٰ درجہ کی ہیں۔

اُمید ہے کہ ان تینوں صاحبوں کا تقرر منظور فرمایا جائیگا۔

کیفیت نسبت مد دہم

الف۔ مستقلی و ترقی مسٹر ایس او پیرویس صاحب

سنڈیکیٹ نے اپنے اجلاس منعقدہ ۳۰ نومبر ۱۹۱۲ء میں مسٹر ایس او پیرویس صاحب کو انکی حسن کارگذاری کے صلے میں بوجہ کبر سنی کے امتحان اردو سے مستثنیٰ کر کے انکے اصلی عہدہ پروفیسری پر چھ ماہ کے لئے ان کو کالج میں واپس کر دیا ہے اور مبلغ پچاس روپیہ ترقی کی سفارش کی ہے رزولیوشن ذیل میں درج ہے۔

رزولیوشن ۳ سنڈیکیٹ ۳۰ نومبر ۱۹۱۲ء

۳۔ کاغذات متعلق تقرر ہیڈ ماسٹر و واپسی مسٹر پیرویس صاحب پیش ہو کر قرار پایا کہ

الف۔ مسٹر ایچ جے لائس صاحب سر دست چھ مہینے کے لئے قائمقام ہیڈ ماسٹر مقرر کئے گئے اور مسٹر ایس او پیرویس صاحب اسی مدت یعنی چھ ماہ کے لئے عہدہ پروفیسری پر واپس کئے گئے۔

ب۔ مسٹر ایس او پیرویس صاحب کو حسب سفارش پرنسپل صاحب و آنریری سکرٹری صاحب کالج کو بوجہ انکے حسن کارگذاری اور کبر سنی کے امتحان اردو سے بطور اسپیشل کیس کے (جو آئندہ کو نظیر نہ ہوگا) مستثنیٰ کیا جاتا ہے اور مبلغ پچاس روپیہ ماہوار ترقی کی اس روز سے سفارش کیجاتی ہے جب سے وہ پروفیسری کا کام دوبارہ شروع کرتے ہیں اور یہ کہ وہ اپنے عہدہ ملازمت کالج پر مستقل کئے جائیں۔ یعنی ان کو کل معہ اضافہ کے مبلغ ۴۰۰ صہ ماہوار تنخواہ ملیگی"

کیفیت نسبت مد دہم ب منظوری ترقی پچاس روپیہ ماہوار در تنخواہ مولوی سید علی نقی صاحب ۱۰ سال سے امتحان قانون کا نتیجہ غیر معمولی طور پر عمدہ رہا ہے اور ویسے بھی چند سال سے برابر نتیجہ اچھا ہوتا رہا ہے۔ اسلئے سنڈیکیٹ نے اپنے اجلاس منعقدہ ۲۶ اکتوبر میں مولوی سید علی نقی صاحب و مولوی عبد الخالق صاحب پروفیسران قانون کی تنخواہوں میں پچاس پچاس روپیہ ماہوار کا اضافہ کیا ہے مولوی عبد الخالق صاحب کا اضافہ سنڈیکیٹ کے اختیارات میں بوجہ اسکے کہ اُنکی تنخواہ صرف ۱۰۰ سو روپیہ ماہوار تھی داخل تھا لہذا مولوی سید علی نقی صاحب کا اضافہ منظوری کے لیے پیش کیا جاتا ہے جنکی تنخواہ ۲۰۰ ماہوار تھی اور اب ۲۵۰ ماہوار ہوگی۔

نقل رزولیوشن ۱۵ سنڈیکیٹ منعقدہ ۲۶ اکتوبر سنہ ۱۲ء

بلحاظ حُسن کارگذاری و عمدہ نتائج امتحان کے یکم نومبر سنہ ۱۲ء سے مولوی سید علی نقی صاحب و مولوی عبد الخالق صاحب پروفیسرا لاء انکی تنخواہوں میں پچاس پچاس روپیہ ماہوار کی ترقی کیجاتی ہے"

کیفیت نسبت مد یازدہم منظوری الف سے برآمد مرمت مارلین روڈ و سڑک مابین ظہور گیٹ و فیض گیٹ۔ یہ دونوں سڑکیں نہایت مرمت طلب ہوگئی تھی سکرٹری تعمیرات کی رپورٹ پر سنڈیکیٹ نے اپنے اجلاس منعقدہ ۲۶ اکتوبر کے ۲۳ رزولیوشن میں حسب ذیل قرار دیا کہ۔ سڑکیں مرمت طلب زیادہ ہیں اُنکی مرمت کے لیئے الف منظور کئے جاتے ہیں مگر اب بوجہ خشکی کے مرمت کا موقعہ نہیں ہے اسمیں سے صرف اُسیقدر روپیہ اب لیا جائے جتنا خرید کنکر کے لئے ضروری ہو اور باقی روپیہ بعد منظوری آنریری سکرٹری صاحب کالج کے مرمت کیوقت دیا جائے"

امید ہے کہ ٹرسٹیان کالج بھی اپنی آخری منظوری انہیں شرائط کے ساتھ عطا کرینگے یہ رقم بھی ایکہزار سے زیادہ کی ہے لہذا عام جلسہ ٹرسٹی صاحبان کی منظوری آخری حسب قاعدہ ضروری ہے۔

کیفیت نسبت مد دوازدہم | تبدیل نوٹوں کا اختیار

بنگال بنک آگرہ نے اپنی چٹھی مورخہ ۷ اراکتوبر میں خواہش کی ہے کہ ایک رزولیوشن اجلاس ٹرسٹیان سے ایسا پاس ہونا چاہئے جسکی رو سے آنریری سکریٹری صاحب کالج پرامیسری نوٹوں وغیرہ کو منتقل اور تبدیل کر سکیں سنڈیکیٹ نے بھی اپنے اجلاس منعقدہ ۳۰ نومبر ۱۹۱۱ء کے رزولیوشن ۵ میں اسکی سفارش کی ہے۔ پہلے روپیہ فکسڈ ڈپازٹ میں رکھا جاتا تھا مگر جبسے بنگال بنک نے اسکا منافع ۳ فیصدی کر دیا ہے یہ زیادہ مفید سمجھا گیا ہے کہ بجائے فکسڈ ڈپازٹ کے پرامیسری نوٹ خرید سے جائیں جنہیں گورنمنٹ ۳ ۱/۲ فیصدی منافع دیتی ہے۔ بعض وقت ضروری اخراجات کے لئے نقد روپیہ کی ضرورت ہوتی ہے اور پھر ان نوٹوں کا روپیہ کرنیکے لئے نوٹوں پر دستخط کرنا پڑتا ہے یا منافع وصول کرنے کے لئے بنک کو مجاز کرنا پڑتا ہے اُسکے لئے کوئی قاعدہ قوانین میں بالتصریح نہیں ہے لہذا بنک کی خواہش ہے کہ ایک عام رزولیوشن ٹرسٹی صاحبان پاس کر دیں یہ محض معمولی کارروائی ہے جو امید ہے کہ منظور کیجائیگی

کیفیت نسبت مد سیزدہم | منظوری اسٹمیٹ برائے فرنیچر وغیرہ

منٹو سرکل ہوسٹلز جدید اس مد کی بابت سنڈیکیٹ نے اپنے اجلاس ۳۰ نومبر میں حسب ذیل تجویز کیا ہے اور ضرورت کی طرف سے ہر طرح سے اطمینان کر لیا ہے۔ منظوری آخری کے لئے پیش کیا جاتا ہے۔

رزولیوشن سنڈیکیٹ سیزدہم

(۸) آنریری سکریٹری صاحب نے فرمایا کہ منٹو سرکل کے جو بلاک تیار ہوئے ہیں اُن میں فرنیچر یعنی میز و تپائیوں و لیمپ وغیرہ کی ضرورت ہے جنکا قبل اسکے کہ طلبا رہنے لگے جائیں تیار ہونا ضروری ہے اور

اُس کے متعلق تمام کاغذات معہ رپورٹ سکرٹری صاحب ڈائننگ ہال پیش ہوکر قرار پایا کہ :-

(الف) چاروں منٹو سرکل کے بورڈنگ کے فرنیچر (کرسیاں بنچیں وغیرہ) برتن روشنی کے سامان وغیرہ کے لئے اور نیز ڈائنگ ہال وغیرہ کے متعلق ضروریات تعمیر ہنوز اُسکے لئے مبلغ ڈہائی ہزار روپیہ منظور کیا جاتا ہے بہ اُمید منظوری ٹرسٹی صاحبان - اور قرار پایا کہ اُس کا صرف بمشورہ ممبر صاحب ڈائننگ ہال کے عمل میں آنا چاہیئے -

---

اسکے متعلق اسلئے زیادہ لکھنے کی ضرورت نہیں کہ جو جدید بورڈنگ ہوس کالج سے فاصلہ پر نئے تیار ہوئے ہیں اُن کو بہمہ وجوہ تمام سامان باورچی خانہ و ڈائننگ ہال سے جب تک مرتب نہ کیا جائے طلبا اُس میں قیام نہیں کر سکتے تھے - لہذا نہایت احتیاط سے تخمینہ بنایا گیا اور بہ اُمید منظوری ٹرسٹی صاحبان سنڈیکیٹ نے کام شروع کر دیا ہے - اُمید ہے کہ منظور فرمایا جائیگا -

---

کیفیت نسبت مد چہاردہم

منظوری صمیمیات برائے سامان سائنس لیبوریٹری کالج

اس رقم کی بابت سنڈیکیٹ نے اپنے اجلاس ۱۰ ۳ر نومبر میں طے کیا ہے

رزولیوشن سنڈیکیٹ

مبلغ ڈھائی ہزار روپیہ واسطے خرید سامان فزکس کے اور ڈھائی ہزار روپیہ واسطے سامان کیمسٹری کے اور سات سو روپیہ واسطے سامان بیالوجی کے جملہ صمیمیات شامل سالہائے ماسبق کے سائنس اسکول فنڈ سے منظور کئے جاتے ہیں۔"

گذشتہ سالوں میں بھی اسیقدر سامان روزانہ تجربات وغیرہ کے لئے منگایا جاتا رہا ہے اور کمیٹی سائنس نے اسکی ضرورت کو محسوس کر کے سفارش کی ہے لہذا منظوری کے قابل ہے۔ اس رقم کا بار براہ راست بجٹ پر نہیں پڑتا بلکہ سائنس کے آلات وغیرہ سائنس فنڈ سے خریدے جاتے ہیں جسکے لئے روپیہ موجود ہے۔ امید ہے کہ منظور فرمایا جاویگا۔

کیفیت نسبت مد پانزدہم

علی گڈھ کے قلعہ میں جو بیٹریا کالونی آباد ہے اُسکے متعلق طلبا کی حد بندی

۲۳ ر نومبر ۱۹۳۱ء کو جو جھگڑا پیدا ہو جانے والا تھا اُسکی کیفیت جناب انسٹیٹیوٹ گزٹ
مورخہ ۲۶ ر نومبر ۱۹۳۱ء میں شائع کردی گئی تھی اور یہاں بھی نقل کردیجاتی ہے

بہ مسئلہ سنڈیکیٹ منعقدہ ۳۰ ر نومبر میں معہ پرنسپل صاحب کے
خط کے جو حد بندی طلبا کے بارہ میں تھا پیش ہوا اور سنڈیکیٹ نے
عارضی طور پر اس حد بندی کی منظوری کے لئے ٹرسٹی صاحبان سے
سفارش کی ہے اُمید ہے کہ ٹرسٹی صاحبان منظور فرمائینگے نقل تحریر
پرنسپل صاحب معہ آنریری سکرٹری کالج و جناب مجسٹریٹ صاحب مجسٹریٹ
بہادر ضلع علی گڈھ واسطے ملاحظہ کے پیش کیجاتی ہے۔

اسی سلسلہ میں نہایت خوشی کے ساتھ میں اسکی بھی اطلاع دیتا ہوں
کہ آنریری سکرٹری کالج و جوائنٹ سکرٹری کالج اور قایم مقام پرنسپل
صاحب حال میں جناب کلکٹر صاحب بہادر کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے
اور مشکلات کالج کو اُنکے سامنے پیش کیا جسکو جناب ممدوح نے نہایت
مہربانی اور ہمدردی کے ساتھ سُنا اور جب ہم نے اُن سے درخواست
کی کہ اس بیٹریا کالونی کو کالج کے قریب سے ہٹوا دیا تو صاحب ممدوح نے
مہربانی آمیز توجہ کا وعدہ فرمایا اور کہا کہ بعد مشورہ کمشنر صاحب ملٹری فوج
کے جنکے زیر نگرانی یہ کالونی قائم ہوئی ہے کوئی رائے قرار پائیگی۔ ہمیں امید ہے کہ
انشاء اللہ تعالیٰ اس معاملہ میں صاحب مجسٹریٹ ممدوح ہماری اعانت فرمائینگے۔

نقل نوٹ مندرجہ انسٹیٹیوٹ گزٹ ۲۶ر نومبر ۱۹۱۳ء

۲۳ر نومبر روز یکشنبہ کو مغرب کے وقت نٹو سرکل کے قریب ایک پُر خطر واقعہ پیش آیا تھا مگر بفضلہ تعالیٰ بخیر و خوبی ختم ہو گیا۔ اسکول کے چار طلبا قلعہ کی طرف چلے گئے تھے جہاں جرائم پیشہ ہابوڑے "مکتی فوج" کے زیر نگرانی آباد کئے گئے ہیں۔ وہاں ان طلبا اور ہابوڑوں کے درمیان کچھ جھگڑا ہو گیا اور ان دو کو ہابوڑے پکڑ کر اپنے سپرنٹنڈنٹ صاحب (نگران انگریز) کے پاس لے گئے جو ان لڑکوں کو پرنسپل صاحب کے پاس لیکر چلے۔ نٹو سرکل کے قریب بہت سے لڑکے ہاکی و فٹ بال کھیل رہے تھے۔ اُن میں یہ لڑکے ملکر غائب ہو گئے اور سپرنٹنڈنٹ مذکور اور دوسرے لڑکوں میں کچھ گفتگو ہونے لگی۔ اتنے میں پرنسپل صاحب کو خبر ہوئی اور وہ آکر سپرنٹنڈنٹ کو اپنے بنگلہ پر لیگئے۔ لیکن کسی نے سپرنٹنڈنٹ صاحب کی میم صاحبہ کو یہ اطلاع دی کہ اُنکے شوہر کو (جو در اصل پرنسپل صاحب کے یہاں بیٹھے ہوئے تھے) کالج کے طالب علموں نے زخمی کر دیا ہے۔ ادہر طلبا میں معلوم نہیں کیسے یہ خبر مشہور ہو گئی کہ دو لڑکوں کو ہابوڑوں نے مار کر قلعہ میں قید کر رکھا ہے۔ جانبین کی اس غلط فہمی کی بنا پر اُدھر سے میم صاحبہ اپنے تیس چالیس ہابوڑوں کو لیکر کالج کی طرف بڑھیں، اُدہر طلبا نکل نکل کر جمع ہو رہے تھے کہ قلعہ کی طرف جائیں۔ ان دونوں جماعتوں کا مقابلہ سخت ہوتا، مگر حُسن اتفاق سے جناب صاحبزادے آفتاب احمد خانصاحب موقع پر عین وقت پر پہنچ گئے اور ایک طرف یہ کہکر کہ ان کے شوہر پرنسپل صاحب کے پاس خیریت سے ہیں میم صاحبہ کو اطمینان دلا کر واپس کیا۔ دوسری طرف طلبا کو روکا اور اس طرح بات کو زیادہ بڑھنے نہ دیا۔ اسکے بعد جناب نواب خان بہادر محمد مزمل اللہ خان صاحب اور پرنسپل صاحب اور سپرنٹنڈنٹ صاحبان اور کالج کے اکثر افسران موقع پر پہنچ گئے اور طلبا کو

رو گئے اور اطمینان دلانے میں مصروف ہوئے۔ اسی عرصہ میں حکام ضلع بھی موقع پر پہونچ گئے۔ اسکے بعد نواب خان بہادر محمد مزمل اللہ خاں صاحب و صاحبزادہ آفتاب احمد خاں صاحب و شیخ عبداللہ صاحب و پرنسپل صاحب قلعہ میں گئے کہ وہاں بچشم خود اطمینان کر لیں کہ کوئی طالب علم نظر بند تو نہیں۔ جناب آنریری سکرٹری صاحب بہادر بھی موقع پر پہونچ گئے۔ اور بعد تحقیقات کے طلباء کا اطمینان کر دیا کہ خبر غلط تھی۔ اصل بنائے واقعہ کی تحقیقات صاحب مجسٹریٹ بہادر نے باضابطہ کی اور بفضلہ تعالیٰ یہ ثابت ہو گیا کہ عام طلباء نے باوجود سخت اضطراب اور بے چینی اور جوش کے نہایت تحمل سے کام لیا اور اپنے پروفیسرون اور پرنسپل صاحب کے احکام کی پوری تعمیل کی اور دائرہ اعتدال سے باہر نہیں ہوئے۔ تحقیقات کے وقت جناب آنریری سکرٹری صاحب بہادر، جناب نواب خان بہادر محمد مزمل اللہ خاں صاحب، صاحبزادہ آفتاب احمد خاں صاحب، پرنسپل صاحب، مسٹر ڈی کلف صاحب، مسٹر رینل صاحب و اختر عادل صاحب پروفیسران کالج موجود تھے۔ اور ان میں سے جن صاحبوں نے جو کچھ بچشم خود دیکھا تھا وہ بیان کیا جو تحریر میں آیا۔ دوسری طرف سے سپرنٹنڈنٹ صاحب گنتی فوج اور اُن کی میم صاحبہ اور تین باڈیگارڈوں اور ایک انجنیر صاحب ضلع کے بیانات بھی قلمبند ہوئے۔

نقل خط پرنسپل صاحب

ایم۔ اے۔ او کالج
علی گڈھ
۲۸ر نومبر ۱۹۱۱ء

مائی ڈیر نواب صاحب۔ میں نے ٹیوٹر صاحبان کی ایک کمیٹی میں اُس حد کی تعیین کا سوال پیش کیا کہ جسکے متعلق یہ تجویز در پیش ہے کہ طلباء کو قلعہ کی جانب اُس سے آگے نہ جانا چاہیئے۔ کمیٹی میں اصحاب ذیل شریک تھے۔

(۱) مسٹر ڈنیکلف (۲) مسٹر پرویس (۳) مسٹر ریشل (۴) مسٹر آکٹرلونی (۵) مسٹر مولی (۶) ڈاکٹر ولی محمد (۷) ڈاکٹر نثار احمد (۸) مسٹر گیج (۹ مسٹر فرگوسن (۱۰) مسٹر لائس ہیڈ ماسٹر (۱۱) میر ولایت حسین صاحب پراکٹر۔ ان میں سے ہر ایک کی یہ رائے تھی کہ تعیین حد سے مشکلات رفع نہیں ہوسکتیں۔ بیڑیہ قوم کے مرد اور عورت دونوں کے دونوں اپنی مجرمانہ عادت کے لئے بدنام ہیں اور ایک ایسی قوم کی نوآبادی کے نہایت ہی قریب تیرہ سو نوجوانوں کی موجودگی مستقل طور پر اندیشہ کا باعث رہیگی۔ صدر بورڈنگ ہاؤس اور ٹیلو سرکل کے درمیان میں بیڑیہ قوم کے مردوں کا طالب علموں کے گرد منڈلانا متعدد مرتبہ ہمارے علم میں آچکا ہے۔ نیز یہ کہ اُن کی عورتیں ٹیلو سرکل کی طرف آنے والے طالب علموں کے راستہ میں حائل ہوتیں اور گداگری کے

بہانے سے دور تک اُن کے پیچھے پڑی رہیں۔

اس خیال سے کہ قریب مستقبل میں کوئی فساد ہونے پائے کمیٹی تجویز کرتی ہے کہ طلبار کو قلعہ کے قریب کے مقامات پر جانے کی ممانعت کی جاوے۔ کمیٹی کو اسبات کا پورا یقین ہے کہ اس قاعدہ کے عملدرآمد میں سخت دقت پیش آئے گی کیونکہ مقامات ممنوعہ ایک وسیع رقبہ پر مشتمل ہیں۔ علاوہ بریں یا تو قلعہ کی جانب یا الوپ شہر سڑک بس یہی مقامات قرب و جوار میں ایسے ہیں کہ جہاں طلبار ہوا کھانے کے لئے جانے کے عادی ہیں۔

اگر بیرؔیوں کو بھی اسی قسم کی شرائط کا پابند کیا گیا تو یہ حد بندی ایک مہمل کارروائی ثابت ہوگی۔ اُن کو اجازت نہ دیجاوے کہ وہ کالج کی سمت معینہ حد کو عبور کر سکیں۔ بیرؔیوں کو غالبًا گاہے گاہے شہر یا اسٹیشن جانے کی ضرورت ہوا کریگی۔ ہم تجویز کرتے ہیں کہ ایسا کرنے کے لئے اُنکے پاس کمتی فوج کے کپتان کا ایک "اسپیشل پاس" ہونا چاہیئے اور اُن کے ہمراہ ہمیشہ ایک پولس چوکیدار ہونا چاہیئے۔ ٹیوٹر صاحبان نہایت زور سے اپنی یہ رائے ظاہر کرتے ہیں کہ اگر اُسی قسم کی قیود جیسی کہ خود انہوں نے تجویز کی ہیں بیرؔیوں پر عاید نہ کی گئیں تو یہ حد بندی بے سود ثابت ہوگی۔

ٹیوٹر صاحبان یہ بھی تجویز کرتے ہیں کہ احاطہ کالج کے کسی حصہ میں کسی بیرؔیہ مرد۔ عورت یا بچہ کو مزدوری پر کام کرنے کی اجازت نہ دیجاوے۔

آپکا دوست صادق

(دستخط) ضیاء الدین احمد قایم مقام پرنسپل

ترجمہ خط صاحب آنریری سکرٹری موسومہ مسٹر میرس صاحب کلکٹر

ڈیر مسٹر میرس - حسب الارشاد جناب کے ڈاکٹر ضیاء الدین صاحب قائم مقام پرنسپل کالج نے بمشورہ ٹیوٹر صاحبان اُس حد کا تعین کردیا ہے جس سے آگے طلباء نہ جاسکینگے - میں نے ڈاکٹر صاحب کے اُس خط کو جو میرے نام تھا اور جنہیں صاحب موصوف نے مجوزہ حدود کو بیان کیا تھا کالج سنڈیکیٹ کے سامنے پیش کیا اور کافی غور کے بعد سنڈیکیٹ کی یہ راے قرار پائی کہ قائم مقام پرنسپل صاحب کے مذکورہ بالا خط کی ایک نقل آپ کی تلطف آمیز توجہ کے لئے ارسال خدمت کیجاوے اور فقرات نمبر ۳ و ۴ کی طرف جناب کو خاص طور پر توجہ دلائی جاوے نیز یہ کہ میں جناب کو اس امر سے بھی مطلع کروں کہ سنڈیکیٹ اسبات کی مجاز نہیں کہ مجوزہ حدبندی کو مستقل طور پر منظور کرسکے کیونکہ یہ حق محض بورڈ آف ٹرسٹیز کو حاصل ہے جسکے سامنے یہ معاملہ وقت آنے پر پیش کیا جاویگا -

مجھ سے اسبات کی بھی خواہش کی گئی ہے کہ جناب سے اُن بیانات کی نقول کے لئے بھی درخواست کروں جو دوران تحقیقات میں جناب نے قلمبند کئے ہوں اور میں نہایت ممنون ہونگا اگر جناب مذکورہ بالا نقول کا مجھکو دیئے جانے کے لئے حکم فرمائینگے -

آپکا صادق

محمد اسحاق خان

۲ دسمبر ۱۹۰۷ء

Copy of the letter of the Honorary Secretary to Mr Marris Collector.

Dear Mr Marris,

As requested by you, in Consultation with Tutorial Staff fixed boundary lines beyond which the College students should not go.

His letter to my address giving a description of the suggested boundary lines was placed by me before the Syndicate of the College, which after duly considering all the aspects of the Case, desires me to Send you a copy of the offg. Principal's letter in question for faverable Considration with special reference to paras 3 & 4 thereof & to point out to you that the Sendicate is not Competant to accept the suggested boundary lines permenently as this power rests entirely with the board of Trestees before which the matter will be laid in due Course.

*Mr. T. is within [illegible] Principal of the College &c.

I am also desired to request you to be good enough to supply me with copies of statements recorded by you in the course of your enquiry & I should be obliged if you should order the same to be given to me.

Yours sincerely
Mohamed Ishaq Khan

ترجمہ خط مسٹر میرس صاحب کلکٹر موسومہ صاحب آنریری سکرٹری

ڈیر نواب صاحب۔ بیرکوں کے متعلق حال میں جو آپنے خط بھیجا ہی اُسکا شکریہ ادا کرتا ہوں مجھکو اس امر کی اطلاع ہوگئی ہے کہ حدبندی کا سوال کوئی معمولی ڈسپلن کا سوال نہیں ہی جسے پرنسپل طے کرسکے بلکہ ایسا سوال ہی کہ جس کا فیصلہ بورڈ آف ٹرسٹز پر اُٹھا رکھا ہی۔

مجوزہ حدبندی سے پھربھی اتنی گنجائش رہتی ہی کہ طلبا ر قلعہ سے اس طرف دو فرلانگ تک جاسکیں۔ میرے خیال میں حفاظت کیلئے یہ فاصلہ کافی نہیں ہی۔

میں نے گورنمنٹ کو یہ تجویز بھیجی ہی کہ بیرکوں کو احاطۂ کالج سے علیحدہ رکھا جاوے۔ مگر میں نہیں خیال کرتا کہ اسبات کی ضرورت ہوگی کہ جب کبھی اُنمیں سے کوئی باہر جاوے تو اُس کے ہمراہ ایک چوکیدار بھی ہو۔

جو بیانات مینے اپنے مکان پر قلمبند کئے تھے۔ وہ میرے پاس نہیں ہیں۔ اسلئے میں انکی نقلیں آپکے پاس بھیجنے سے معذور ہوں۔ آپکا صادق۔ میرس

۹ دسمبر ۱۹۱۳ء

Copy of the letter of Mr Marris
to the Honorary Secretary

Dear Nawab Sahib

I thank you for your recent letter about the Barias.

I note that the question of bounds is not regarded as an ordinary Matter of discipline to be settled by the Principal but that it is reserved for decision by the Board of Trustees.

The suggested bounds would allow the boys to approach within practically two furlong of the Fort area. I think thate this is not a sufficient distance for Safety.

I have proposed to Government that the Bariahs should be Cept out of the College area

but I do not think a Chaukidar's escort is required whenever any of them goes out.

The statement taken at my house are not with me & so I can not furnish you with a copy of them.

Yours sincerely

9. 12. 13. Sd/:- Mr Morris

کیفیت نسبت مد نشانہ نمبر دہم
تعمیر ٹرسٹی ہوس

آنریری سکرٹری نے اپنے ایک کانفڈنشل خط میں ٹرسٹی صاحبان کو کالج میں اکثر تشریف لانے اور جلسوں میں زیادہ شریک ہونیکے بابت عرض کیا تھا اُس کے جواب میں نواب مرزا سعید الدین احمد صاحب نے اپنے عدم تشریف آوری کا جو عذر کیا ہے وہ اُن کے والا نامہ مندرجہ ذیل سے ظاہر ہوتا ہے۔ یہ خط سنڈیکیٹ کے اجلاس منعقدہ ۲۶ ؍ اکتوبر ۱۳ء میں پیش کیا گیا اور تجویز ہوا کہ :-

یہ خط ٹرسٹی صاحبان کی خدمت میں مطلب رائے بھیجا جائے۔ ٹرسٹیان موجودہ اجلاس اس سے متفق ہیں اور بہتر ہوا کہ یہ مکان ڈبیچرز کے ذریعہ سے تیار کیا جاوے۔

نقل خط مرزا سعید الدین احمد صاحب

عرف احمد سعید صاحب طالب

بھائی صاحب معظم و مکرم۔ سلام علیکم۔ گو یہ نیازنامہ آپ کی کانفیڈنشل خط کا جو مورخہ ۱۵ اگست ماہ حال کا ہی جواب ہی مگر پرائیویٹ ہی۔ واقعی جب سے میرے دلی دوست کنور عبد الغفور خان صاحب کا انتقال ہوا ہی تب سے غالباً میرا علی گڑھ جانا کسی تقریب میں بھی نہیں ہوا۔ وہ میرے دلی اور بے تکلف دوست تھے جب کسی کالج کی تقریب میں جاتا تھا وہیں فروکش ہوتا تھا۔ آپ غور فرمائیے۔ علیگڈھ ایسا تو بڑا اسٹیشن نہیں جہاں متعدد ہوٹلیں ہوں۔ سوار مسافر کے واسطے ہر وقت میسر آسکے۔ اور کالج کی طرف سے کوئی ایسی عمارت مخصوص نہیں جو ٹرسٹیوں کی قیام آرام کے لئے ہر وقت کھلی ہو۔ پھر بیچارے ٹرسٹی کیا کر سکتے ہیں اور کیونکر بار بار مہمان ناخوانده بنکر اپنے احباب اور لوکل ٹرسٹیز کے گھر دہنا دے سکتے ہیں۔ ایک عام مثل مشہور ہی۔ ایک دن کا مہمان دو دن کا مہمان تیسرے دن کا بے ایمان۔ مگر میری اور اپنی خصوصیت کا احتمال اس وقت اس مثال پر نہ فرمائیگا۔ مجھے خوب یاد پڑتا ہی کہ ٹرسٹیوں کی ایسی ہی غیر حاضری کی شکایت پر ایکبار میں نے نواب محسن الملک مرحوم سے اسکی بابت ذکر کیا تھا اور اپنی رائے کی ایک اسکیم زبانی اُنسے کہی تھی جس کا اُنھوں نے جواب دیا تھا کہ میں اس پر غور کرونگا۔ مگر پھر اُس کا کچھ نتیجہ نہ نکلا۔ میں بھی خاموش ہو رہا۔ مختصراً وہ اسکیم گزارش کرتا ہوں۔ اُس وقت کل ستر ٹرسٹی تھے میں نے کہا تھا کہ فی ٹرسٹی سو روپیہ لیکر سات ہزار میں ایک بنگلہ احاطہ کالج میں ایسا بنا لیا جاوے کہ جس میں ایک مرتبہ چار ٹرسٹی اوتر سکیں۔ اور اُس کی ماہوار خرچ کے لئے ایک روپیہ ماہوار فی ٹرسٹی لیا جائے اُن ستر روپیہ ماہوار میں ایک خانساماں۔ ایک خدمتگار۔ سقہ۔ حلال خور۔ چوکیدار

رکھا جائے جو کچھ پس انداز ہو وہ مرمت وغیرہ کے لئے رہے تو اس میں یہ آسانی ہوگی کہ جس ٹرسٹی کا جس وقت جی چاہیگا۔ اور اُسے فرصت ہوگی وہ کالج کو اپنی نظر سے آکر دیکھ جایا کریگا۔ اور کسی نہ کسی جلسہ کالج میں بھی بے تکلف شریک ہو سکیگا۔ نہ کسی پر بار ہوگا نہ کوئی شرم و لحاظ کریگا۔ اور اب تو بفضلہ تعالیٰ سو سے زیادہ ٹرسٹی ہیں اگر اب اسکیم بعد غور و خوض و ترمیم مناسب صورت پذیر ہو تو زیادہ رقم جمع ہو سکتی ہے اور زیادہ آنیوالوں کی قیام کے لئے عمارت بن سکتی ہے۔ فرنیچر وغیرہ بھی آ سکتا ہے۔ ملازموں میں باغبان بہشتی وغیرہ ایزاد کئے جا سکتے ہیں۔ خیر جو کچھ میرا مافی الضمیر تھا وہ میں نے اب پھر آپ سے بیان کیا اور خاص مجھکو تو آپکے وہاں ہوتے اب ایسے امور کے متعلق ضرورت نہیں۔ میرا تو وہاں گھر موجود ہے۔ مگر عام سہولت اس میں ہوگی جو کچھ گزارش ہوا۔ سواری کی ایسی حالت میں کسی کو تکلیف نہوگی۔ احاطہ کالج میں یہ عمارت ہوگی جو ٹرسٹی وہاں پر قیام پذیر ہونگے وہ دن میں چار چار پھیرے کالج کے کرسکیں گے اور اکثر حاضر باشی ٹرسٹیوں کی رہیگی آپ خود غور فرمائیں اور جن حضرات کو مناسب سمجھیں یہ نیاز نامہ دکھائیں فقط والسلام

کر دھلی میں طبیعت خراب رہتی تھی اسلئے ایک مہینے سے بنظر تبدیل آب و ہوا یہاں آیا ہوا ہوں ہفتہ عشرہ میں انشاء اللہ واپس جاؤنگا۔

از مہرولی۔ عرف قطب صاحب۔ جمعہ مبارک ۲۲ اگست ۱۹۱۳ء

(احقر العباد)

مرزا سعید الدین احمد عرف احمد سعید طالب۔

کیفیت نسبت مد منفقہ ہم

متعلق رقوم امانت بذمہ کالج

کیفیت کے سلسلہ میں ٹرسٹی صاحبان کی خدمتمیں کالج کی مالی حالت جو ۳۱ مارچ سنہ ۱۳ء کو تھی پیش کرتا ہوں۔ اگرچہ ہر سال کالج کا بیلنس شیٹ طبع ہو کر ٹرسٹی صاحبان کی خدمتمیں روانہ کیا جاتا تھا مگر مروج الوقت اصول حساب کتاب سے جو شخص ناواقف ہو وہ کالج کی مالی حالت کا اندازہ ٹھیک طور پر نہیں کرسکتا تھا اسلئے اس سال میں نے کوشش کر کے کالج کی مالی حالت کا نقشہ اس طور سے مرتب کیا ہے جس سے ہر شخص بطور خود جانسکے کہ مدرستہ العلوم کے واسطے جس کے ہم ٹرسٹی ہیں کسقدر روپیہ کا انتظام کرنا ہے۔ (۲) میں نے اپنے عہدہ کا چارج لینے کے بعد اس امر سے پوری واقفیت حاصل کرنیکے لئے جملہ حسابات کالج کا معائنہ کیا اور اُن امانتوں کے نقشے دفتر رجسٹرار صاحب سے تیار کرائے جو بجٹ میں شاید نہیں ہوتے ہیں۔ ان حسابات کا تیار کرانا کوئی آسان کام نہ تھا اور بعد دشواری بسیار مفصل نقشہ جات دفتر رجسٹرار صاحب سے کئی مرتبہ تیار کرائے گئے جنمیں کچھ نہ کچھ غلطی پائی گئی بالآخر جولائی میں ایک صحیح نقشہ مولوی منظور احمد صاحب قائممقام رجسٹرار نے بہت محنت سے تیار کیا اور اُسکی جانچ میں نے آڈیٹر صاحبان سے کرائی جو اتفاق وقت سے اُس وقت کالج کے حسابات کی جانچ کر رہے تھے چنانچہ اُنھوں نے اپنی تحریر مورخہ ۲۵ جولائی سنہ ۱۳ء میں اس کی صحت کا اطمینان دلایا ہے اس چٹھی کے ذیل میں نقل کیجاتی ہے۔ "ایم اے او کالج علیگڈھ ۲۵ جولائی سنہ ۱۳ء

بخدمت نواب محمد اسحاق خان صاحب۔ جناب والا۔ میں نے تمام امانت ہائے کالج کے حسابات کی آمدنی و خرچ کے بیلنس شیٹ (گوشوارہ کالج) کے ساتھ جانچ کی اور اُنکو درست پایا۔ مجھے اُمید ہے کہ یہ نقشہ جات تمام اطلاعیں جنکی آپکو ضرورت ہو دینگے"

آپکا نیازمند (دستخط) جگرس جی انیشورنگر چارٹرڈ اکاونٹنٹ۔

۱۳- ان نقشوں سے پایا جاتا ہے کہ ۳۱ مارچ سنہ ۱۳ء کو کالج کے ہاتھ میں ۵۳۷۶۰۳-۴-۱۱ جملہ امانت ہائے خاص کی بابت ہونا چاہیے لیکن فی الحقیقت کالج کے پاس صرف ۲۱۱۸۵۵-۷-۸ تھے جن میں سے ۱۷۰۷۸۳-۱۰-۴ فکسڈ ڈپارٹ میں جمع تھے اور باقی ۴۱۰۷۱-۱۳-۴ مختلف بنکوں میں زیر کرنٹ ڈپازٹ تھے۔ اس لئے اصل امانتوں میں ۳۲۵۷۴۷-۱۳-۳ کی کمی تھی جس میں سے ۴۱۳۵۸-۰-۸ جو بطور پیشگی کے دیگر اخراجات کالج کے لئے اندرون سال دیے گئے تھے وہ اپریل و مئی میں وصول ہوگی۔ پس اصل رقم جس کا کالج کو انتظام کرنا ہے ۲۸۴۳۸۹-۱۲-۷ ہے۔

وہ رقوم جن کے واپسی کی کالج کو امید ہے حسب نقشہ نمبر ۳- (الف) ۲۳۸۳۹-۱۱-۱۰ ہوتی ہیں اس کے علاوہ مطابق نقشہ نمبر (۴) ۱۱۱۳۴۶-۶-۱۰ کی رقوم کالج میں ایسی ہیں جو کسی خاص غرض سے کالج کو نہیں دی گئی ہیں اور وہ اس کمی میں صرف ہو سکتی ہیں ان تمام رقوم کا جمع خرچ ہو جانیکے بعد ۳۱ مارچ سنہ ۱۹۱۳ء تک کے اخراجات کے متعلق وہ رقم جس کا ٹرسٹی صاحبان کو انتظام کرنا ہے ۱۴۹۲۰۳-۹-۱۱ ہے۔ یکم اپریل سے ۳۱ دسمبر سنہ ۱۹۱۳ء کیلئے اسکے علاوہ ۱۵۱۲۸۱-۰-۰ روپیہ کی رقم جدید منظوریوں کے لئے درکار ہے۔ اس حساب کو آسانی سے سمجھنے کے لئے میں نے تمام حسابات کو مندرجہ ذیل مدات میں تقسیم کیا ہے۔

مد اوّل میں وہ رقوم ہیں جو ہمارے پاس ڈپازٹ میں بمد امانت ہونی چاہیے تھیں۔

مد دوم میں وہ رقوم شامل ہیں جو ہمارے پاس محفوظ ہیں۔

مد سوم میں وہ رقوم ہیں جو ہمارے حساب میں خرچ ہو چکیں اور جنکی تقسیم مندرجہ ذیل دو حصوں میں کیگئی ہے۔

(الف) جنکی وصولی کی اُمید ہے اور کالج کو کچھ انتظام نہیں کرنا ہے۔

(ب) جن کا کالج کو انتظام خاص طور پر کرنا ہے۔

مد چہارم میں وہ رقوم ہیں جو کسی خاص غرض سے نہیں دی گئیں اور وہ اُس کمی میں صرف ہو سکتی ہیں۔

۴۔ اسی سلسلہ میں چند رقوم یہاں علیحدہ دکھائی جاتی ہیں جو عرصہ سے کالج کے پاس بغیر کسی خاص وجہ کے زیر امانت ہیں۔ انکی باقاعدہ ضبطی ہوکر داخل حسابات ہو جانا چاہیئے کیونکہ ان میں سے سب تین سال سے بہت زیادہ زمانہ کی ہیں اور جنکی تفصیل حسب ذیل ہے۔

(۱) مینجر ڈمراون اسٹیٹ	۲۰۰ ــ ۰ ــ ۰
(۲) سید محمد رضا صاحب	۹۲ ــ ۰ ــ ۰
(۳) عبد الغنی صاحب	۶ ــ ۲ ــ ۰
میزان	۲۹۸ ــ ۲ ــ ۰

یہ نہیں معلوم ہوتا کہ یہ رقوم کس غرض کے لئے بمد امانت جمع ہوئی تھیں ناحق سال بسال ان کا کھاتہ علیحدہ کھولا جاتا ہے۔ ان کو کالج کے فلوٹنگ اکاونٹ میں بجٹ کے اخراجات کے متعلق داخل کر دینا چاہیئے۔

۵- نقشہ نمبر (۱) رقوم ڈپازٹ (امانت)

۱- نام معہ رقم مدات جو پانچ سو یا پانچ سو سے زائد ہیں یا خاص عطیات ہیں

نمبر شمار	تفصیل	روپیہ	آنہ	پائی	کیفیت
۱	پرنس آف ویلز سائنس اسکول	۲۶۹۷	۰	۱	
۲	سرسید میموریل فنڈ	۱۵۰۸۹	۱۲	۹	
۳	سوسائٹی فنڈ	۲۹۲۲۸	۷	۱۰	
۴	فلوٹنگ کیپٹل (زرریزرو فنڈ)	۴۴۷۸۰	۱۴	۴	
۵	فنڈ انعام و تمغہ	۵۵۰	۰	۴	
۶	فنڈ وظیفہ	۲۳۴۹	۱۰	۶	
۷	عطیہ ہز مجسٹی امیر صاحب کابل	۲۳۶۲۷	۶	۱۱	
۸	عطیہ گورنمنٹ برائے اسکول [illegible]	۱۰۰۰۰۰	۰	۰	
۹	〃 〃 برائے کتب و آلات [illegible]	۴۴۳	۳	۰	
۱۰	〃 〃 برائے کتب ریاضی	۸۰۰	۰	۰	
۱۱	〃 〃 برائے آلات ریاضی	۲۰۰	۰	۰	
۱۲	〃 〃 اسکول بلڈنگ	۵۴۳	۱۴	۰	
۱۳	لا فنڈ	۴۵۰۷	۷	۱۱	
۱۴	دینیات فنڈ	۱۳۱۱	۱۰	۳	
۱۵	مہمانداری فنڈ	۸۵۱۳	۱۳	۶	

نمبر شمار	تفصیل	روپیہ	آنہ	پائی	کیفیت
۱۶	انسٹیٹیوٹ پریس	۳۰۴۸	۱۲		
۱۷	کمی منفعت ممتاز بورڈنگ ہوس	۱۸۱۱	۱۴	۶	
۱۸	اولڈ بوائز فنڈ	۱۰۳۸۵	۱۳	۶	
۱۹	ڈیوٹی فنڈ	۹۸۳۴	۱۳	۷	
۲۰	کانفرنس فنڈ	۲۲۸۱۴	۲۰	۶	
۲۱	ایم اے او کالج کلب	۸۱۴	۵	۱	
۲۲	بورڈنگ ہاؤس	۳۴۲۵	۸	۴	
۲۳	متفرق امانتیں	۳۲۳۱	۴	۰	(۱) اسمیں نواب صاحب ٹانک کے دو ہزار روپیہ ہیں جو
۲۴	کرزن ہاسپٹل فنڈ	۵۸۵۱	۱	۷	ڈپازٹنگ یومیہ کی بقایا میں منتقل ہونا چاہیے
۲۵	سنو ٹنسر کل نمبر ۲	۱۱۲۱	۸	۳	(۲) نواب محسن الملک مرحوم کی ایک گاڑی
۲۶	" " نمبر ۴	۲۶۲۱	۱۲	۱۱	دو سو روپیہ میں فروخت ہوئی ہے اسکا روپیہ
۲۷	مسجد فنڈ	۲۲۳۷	۶	۸	کالج میں امانت رکھا گیا تھا وہ تعمیر مقبرہ میں
۲۸	سوئمنگ امپریس فنڈ	۴۷۰۰	۱۵	۴	دینا چاہیے
۲۹	محسن الملک فنڈ	۳۳۶۴۴	۱۰	۸	(۳) ۳۳۷ روپیہ ۴ آنہ ۷ پائی بہ امانت محسن الملک فنڈ
۳۰	مولوی سمیع اللہ خان فنڈ	۲۵۵۵	۰	۰	میں ہیں جس سے تعمیر مقبرہ کے متعلق باقی رقم
۳۱	فنڈ برائے رنگسازی مسجد	۸۳۰۵	۳	۰	منتقل کرنا چاہیے اور باقی محسن الملک فنڈ میں
۳۲	کرنل سعید اللہ خان ہوسٹل	۵۰۰۰۰	۰	۰	
۳۳	فرنیچر فنڈ برائے کالج و اسکول وغیرہ	۳۲۲۴	۱۵	۴	
۳۴	فنڈ برائے عمارت اسکول	۵۵۵۳۱	۴	۰	نان ریکرنگ گرانٹ ۲۰۰۰۰ / گورنمنٹ گرانٹ ۲۰۰۰۰ / منافع بر فکسڈ ڈپازٹ ۱۵۵۳۱-۴-۰
۳۵	کمرہ ہائے سر سید کورٹ	۱۲۰۰۰	۰	۰	

نمبر شمار	تفصیل	روپیہ	آنہ	پائی	کیفیت
۳۶	ساوراشٹا منزل	۱۰۰۰	۰	۰	
۳۷	بچت عمارت فنڈ قدیم	۳۲۰۶۸	۱	۳	
۳۸	مختلف رقوم داونی	۱۹۱۸۸	۵	۱۱	اسمیں سترہ ہزار روپیہ تنخواہ ہوگی کہ میں جو اپریل میں ادا ہوئیں باقی متفرق رقوم ہیں۔
	میزان	۵,۳۲,۱۰۶	۶	۱۱	
۳۸	دیگر امانتہائے کالج جنکی تعداد پانچسو سے کم ہے (مجموعی) (ضمیمہ نمبر ۱ ملاحظہ ہو)	۴۴۹۵	۱۲	۰	
	کل میزان امانتہائے کالج	۵,۳۷,۶۰۳	۴	۱۱	

یہ محض تفصیل امانتوں کی ہے جس سے کالج کی امانتوں کی مفصل کیفیت ظاہر ہوگی یعنی ان رقوم کا کالج امین ہے۔ مگر اسقدر رقم نقد موجود نہیں ہے۔ جیسا کہ آگے معلوم ہوگا۔

۲ — نقشہ نمبر (۲) میزان رقوم مندرجہ بالا یعنی ۱۱ — ۴ — ۵,۳۷,۶۰۳ میں سے مندرجہ ذیل رقوم ہمارے پاس موجود ہیں۔

نمبر شمار	تفصیل	روپیہ	آنہ	پائی	کیفیت
۱	فکسڈ ڈپازٹ میں	۱,۶۰,۴۳۳	۱۰	۴	
۲	مختلف بنکوں میں	۴۱,۰۷۳	۱۳	۴	
	میزان	۲,۱۱,۸۰۵	۷	۸	

اسکے علاوہ مجموعی رقوم جو دوران سال میں خرچ ہوگئی ہیں مگر بعد میں وصول ہوگئیں انکی میزان ۸ — ۰ — ۴۱,۳۵۸ روپیہ ہے اس طور سے منجملہ رقوم مندرجہ بالا کے ہمارے پاس نقد ۴ — ۸ — ۲۵۳,۱۶۳ موجود تھے پس مقدار اس روپیہ کی جسکا انتظام ہمکو کرنا ہے ۵ — ۱۲ — ۲۰۴۴۳۹ ہے جس کی تفصیل نقشہ نمبر ۳ میں درج ہے۔

۷۔ نقشہ نمبر ۳ (الف) مدات جو قابل وصول ہیں اور جن کا کالج کو انتظام نہیں کرنا ہے۔

(۲۳۸۸۹ - ۱۱ - ۱۰)

نمبر شمار	تفصیل	روپیہ	آنہ	پائی	کیفیت
۱	گرل اسکول	۵۲۱۱	۲	۳	یہ رقم گرل اسکول سے واپس آئیگی۔
۲	ممتاز بورڈنگ ہوس	۱۶۹۴	۷	۱	اس رقم میں سال بسال کرایہ کی فیس اس بورڈنگ کے حساب میں جمع کیجاتی ہے۔
۳	مقبرہ نواب محسن الملک	۲۲۱	۱۵	۶	گاڑی کی قیمت ۲۰۰ روپیہ منہا کر کے باقی رقم مبلغ ۲۳۷ روپیہ ہیں سے جو بعد محسن الملک فنڈ جمع سے ادا ہونی چاہئے۔
۴	وظیفہ تعلیم یورپ	۴۳۵۶	۱	۴	یہ رقم سر آغا خاں کی گرانٹ سے واپس ہوگی جو سال بسال وصول ہوتا ہے
۵	کرایہ کوٹھی مولوی سمیع اللہ خاں	۱۰۷۵	۰	۰	یہ رقم ریاست بھوپال سے کرایہ کی بابت وصول ہوگی۔
۶	کمرہ ہائے پختہ سرسید کورٹ	۱۲۸۱	۳	۸	اس خرچ کیلئے خاص قوم امانت موجود ہیں انہیں سے انکا جمع خرچ ہوجانا چاہئے۔
۷	رہن جعفر منزل	۱۰۰۰۰	۰	۰	یہ زر رہن ہے جو بوقت فک الرہن وصول ہوگا اور ۰۰-۲-۵۱۸۳ کے قریب وصول ہو چکا ہے

نقشہ نمبر ۳ (ب) مدات جنکا کالج کو اب انتظام کرنا ہی ۹-۰ — ۲۶۰۵۵۰

نمبر شمار	تفصیل	روپیہ	آنہ	پائی	کیفیت
۱	مرمت مکان مولوی سمیع اللہ خان صاحب۔ اسکی بابت کوئی تجویز مناسب ہونا چاہیے۔	۴۰۱۱	۹	۵	یہ رقم کالج نے بلحاظ آسایش صاحبزادہ صاحب حمید اللہ خانصاحب صرف کی تھی۔
۲	صاحب باغ	۱۱۷۴۲	۱۰	۴	یہ رقم صاحب باغ کی پورانی عمارت کو قابل رہایش طلبا بنانیکی غرض سے صرف ہو چکی ہے۔
۳	مشتاق منزل	۱۱۲۴۵	۱	۷	یہ عمارت مسجد کے قریب ایک لکچر روم تیار ہوا ہے بنام نہاد مشتاق منزل
۴	عمارت اسکول	۳۲۷	۰	۳	
۵	مکان محرر صیغہ تعمیرات	۴۲۷	۱۴	۶	
۶	گودام	۳۲۰۵	۱۲	۱۰	متعلق سامان صیغہ جائداد کالج
۷	مکان معلم صاحبزادہ نواب وقار الملک بہادر	۹۲	۵	۶	
۸	کوٹھی ڈاکٹر ضیاء الدین احمد صاحب	۹۹۶۵	۲	۳	یہ عمارت جاری ہے۔
۹	مکانات ہندوستانی اسٹاف	۱۶۰۲۶	۱۱	۰	
۱۰	ماڈل بلڈنگ	۵۶۴	۱۴	۶	
۱۱	اسسٹنٹ ہاؤس	۲۹۸۰	۴	۴	
۱۲	انگلش اسٹاف کوارٹر	۱۱۶۴۵	۷	۸	

نمبر شمار	تفصیل	روپیہ	آنہ	پائی	کیفیت
۱۳	پاخانے جدید	۳۰۱۱	۵	۸	
۱۴	لکچر روم جدید	۱۶۴۹۶	۱۴	۱۱	
۱۵	سائنس لیبوریٹری اسکول	۶۵	۴	۰	
۱۶	توسیع یونین کلب	۹۴۹۴	۱۳	۸	اس مد میں ۹-۸-۹۹۹۵ وصول ہوچکے تھے جنکی تفصیل یہ ہے ہز ہائنس نواب صاحب رامپور کے دس ہزار اور باقی متفرق چندے اور کل خرچ ۵-۶-۱۹۴۹۴ لہذا ۸-۱۳-۹۴۹۴ کا انتظام کرنا ہے
۱۷	نشو سرکل نمبر ۱	۲۹۰۸۱	۱۴	۹	یہ روپیہ غلطیوں سے زائد صرف ہوا ہے
۱۸	” ” نمبر ۲	۲۹۶۳۳	۸	۱	
۱۹	حصول اراضی	۳۹۸۵۰	۱۳	۷	اس مد میں ہی اب کسی سے روپیہ آنے کی امید نہیں ہے۔
۲۰	استقبال پرنس آف ویلز	۵۵۵۶	۱۵	۸	یہ رقم تشریف آوری پرنس آف ویلز والیہ صاحب کابل کے موقع پر صرف ہوئی اور اب تک یہ حساب صاف نہیں ہوا اوڈیٹر بھی کئی سال سے اسکے صاف ہونیکی شکایت کرتے ہیں اسکا انتظام ضروری ہے۔
۲۱	امیر صاحب کابل	۴۸۰۹	۱۰	۰	
۲۲	چکی چونہ	۳۳۷۶	۱۱	۲	یہ مدات صیغہ تعمیرات سے متعلق ہیں ابتک کوئی قابل اطمینان صورت تصفیہ کی پیدا نہیں ہوئی کوشش جاری ہے شاید کوئی قابل اطمینان صورت نکل آئے
۲۳	بلڈنگ اسٹاک	۱۳۴۵۰	۱۵	۰	

ضمیمہ

تفصیل دیگر امانت ہائے کالج جو پانچسو سے کم ہیں۔

نمبر شمار	تفصیل	پائی	آنہ	روپیہ	کیفیت
۱	کیپٹل فنڈ	۳	۱	۴۰	منجملہ ۳۴۸۵۶-۱-۳ باقی فکسڈ ڈپازٹ
۲	پراوڈنٹ فنڈ (فیس برائے طلبا نادار)	۲	۳	۱۵۴	
۳	وقف فنڈ	۹	۶	۳۵۱	
۴	اسکول لائبریری	۰	۳	۲۸۲	
۵	فنڈ برائے خاص مطبع	۰	۰	۳۶۰	
۶	بیالوجی فنڈ	۴	۳	۳۲۰	
۷	فنڈ تا صد روپیہ	۰	۰	۳۰۰	
۸	قاضی فضل حق اسٹیٹ	۰	۸	۳۱۸	
۹	نوگاوان صیغہ عمارت	۰	۵	۱۰۳	
۱۰	شیکسپیئر سوسائٹی	۹	۲	۲۹۲	
۱۱	اسٹاف کلب	۰	۷	۹۳	
۱۲	واپسی قرض حسنہ	۰	۰	۹۰	
۱۳	فنڈ برائے ورسٹی کرکٹ لان	۲	۱۲	۱۳۵۰	
۱۴	امانت متعلقہ اشیا فروشان کالج	۲	۱۵	۴۹۱	
۱۵	امانت بابت نمائش صنائع نسوان		۵	۴۳	
۱۶	امانت لائبریری	۰	۰	۱۵۰	
۱۷	بٹرورتھ اینڈ کمپنی	۹	۳	۲	
۱۸	بوئس اکاؤنٹ	۰	۲	۱۱۳	
۱۹	انکم ٹیکس	۲	۴	۳۵۱	
۲۰	زر امانت محرر تعمیرات	۰	۰	۱۵۵	
۲۱	ٹیکنیکل انسٹیٹیوٹ	۰	۰	۵۷	
۲۲	آغا خان میموریل فنڈ	۰	۰	۶۰	
۲۳	امانت بابت مسجد لندن	۰	۰	۳	
	میزان	۰	۱۳	۴۴۹۵	

ضمیمہ نمبر ۲

رقوم جنکی منظوری سنڈیکیٹ نے بعد ۳۱ مارچ سنہ ۱۳ء لغایت ۳۱ دسمبر سنہ ۱۳ء متفرق اجلاسوں میں دی ہیں اور جنکا انتظام بھی کالج کو کرنا ضرور ہے

نمبر شمار	تفصیل	پائی	آنہ	روپیہ	کیفیت
۱	برائے فرنیچر وغیرہ ہنود سرکل	۰	۰	۲۵۰۰	
۲	شیڈ برائے گاڑی گوشہ	۰	۰	۵۵۰	
۳	صاحب باغ	۰	۰	۵۸۰	
۴	کنواں کوٹھی لاٹس صاحب	۰	۰	۵۰۰	
۵	شاگرد پیشہ جعفر منزل	۰	۰	۲۰۰۰	
۶	سائنس اسکول	۰	۰	۱۵۰۰	
۷	چاروں ہنود سرکلوں کے نچلے حصے درست کرنے اور تمام ضروریات پورا کرنے کے لیے کالج فنڈ سے منظور کیے گئے	۰	۰	۴۰۰۰۰	
۸	مرمت سڑک	۰	۰	۱۲۳۰	
۹	نقل فیصلہ ہائی کورٹ بمقدمہ رام دیال	۰	۰	۱۲۸	
۱۰	قیمت مکان امیر اللہ ٹھیکہ دار	۰	۰	۱۵۰	
۱۱	برائے نقشہ کالج لیول	۰	۰	۱۵۰	
۱۲	پانی ہنود سرکل	۰	۰	۵۰۸	
۱۳	مکان ڈاکٹر ضیاء الدین صاحب	۰	۰	۱۴۸۵	
	میزان	۰	۰	۵۱۲۸۱	

کیفیت نسبت مدات اٹھارہ و انیس

ان دونوں مدوں کے کاغذات اندراج ایجنڈا سالانہ جلسہ کے لئے میرے پاس بہت تنگ وقت میں پہونچے چونکہ وقت بہت کم رہگیا ہے اور ایجنڈے کا چھپنا اور اجرا ملتوی نہیں ہوسکتا لہذا اس تحریک کو میں بغیر اپنے نوٹ کے درج ایجنڈا کرتا ہوں۔ اگر ضرورت معلوم ہوئی تو عنقریب اپنا نوٹ اسکے متعلق باضابطہ پیش کرنے کی عزت حاصل کرونگا۔

متعلقہ مد ہیژدہم

خطوط حاجی محمد صالح خان صاحب شروانی ٹرسٹی مدرسۃ العلوم علیگڈھ

بعالی خدمت جناب آنریری سکرٹری صاحب مدرسۃ العلوم۔

جناب والا۔ السلام علیکم۔ آج دریافت کرنے سے معلوم ہوا کہ ایجنڈا سالانہ میٹنگ ٹرسٹیان کا مطبع میں چھپنے کے واسطے جارہا ہے۔ مجھے چند رزولیوشن پیش کرنی ہیں جنکو بسبب خرابی طبیعت نہیں لکھ سکا تھا۔ آج جلدی میں لکھکر پیش کرتا ہوں۔ معاف فرمائیے مسودہ ہی بھیجے دیتا ہوں صاف کرانے میں دیر ہوگی اسکو ایجنڈا سالانہ میں درج فرماکر مشکور فرمائیں۔

آپ کا صادق

(خاکسار)

صالح شروانی ٹرسٹی ۱۷ دسمبر ۱۹۱۳ء

مراسلہ نمبر ۲۔ تحریکات حاجی محمد صالح خانصاحب ٹرسٹی متعلقہ مدرسۃ العلوم

بعالی خدمت جناب ٹرسٹی صاحبان مدرسۃ العلوم علیگڈھ

مخدومی۔ السلام علیکم

بنظر صواب دید کالج میں جناب کے سامنے چند رزولیوشن پیش کرنیکی عزت حاصل کرتا ہوں۔ مجھکو جناب کی توجہ سے امید ہے کہ خاص طور پر غور فرماکر فیصلہ فرمایا جائیگا۔ اور مجھکو قوی امید ہے کہ جناب ان رزولیوشن سے اتفاق فرمادینگے۔ میں اسوقت زیادہ تشریح خواہش کی ضرورت نہیں خیال کرتا۔ اگر مجبوراً ضرورت ہوئی تو آیندہ مفصل رائے پیش کرونگا۔

نوٹ متعلق رزولیوشن نمبر (۵)

مدرسۃ العلوم میں تعطیل کلاں کالج کی پندرہ جولائی سے پندرہ اکتوبر تک اور اسکول کی شروع اگست سے پندرہ اکتوبر تک ہمیشہ ہوتی ہے۔ یہ ظاہر ہے کہ امتحان اکثر مارچ یا شروع اپریل میں ہوتے ہیں۔ اور نتیجہ امتحان جون میں نکلتا ہے۔ پس یہ زمانہ طلبا نتیجہ امتحان کے انتظار میں بسر کرتے ہیں۔ اور نتیجہ نکلنے کے بعد داخل ہونے دیر نہیں ہوتی کہ کالج کی تعطیل کلاں تین ماہ کی ہوجاتی ہے۔ اس طرح قریب سات ماہ تعطیل رہتی ہے۔ علاوہ اس کے محرم کی تعطیل ۱۲ یوم کی۔ تعطیل بڑے دن کی۔ اور تعطیلیں اس کے علاوہ ہیں۔ پس اس حالت میں غور فرمایا جاوے کہ پڑھائی کے کسقدر روز ہوئے۔ قدرتاً فروری میں تیاری امتحان کے واسطے

چھٹی ہوجاتی ہے۔

نوٹ متعلق رزولیوشن نمبر (۶)

بجٹ میٹنگ ایسے وقت میں ہمیشہ ہوتی ہے کہ ایک کثیر حصہ روپیہ کا صرف ہوجاتا ہے باہر سے جو ٹرسٹی صاحب بجٹ پر اعتراض کرتے ہیں وہ اس بنا پر قابل توجہ نہیں خیال کئے جاتے کہ بڑا حصہ بجٹ کا صرف ہوچکا ہے۔ نیز پراکسیاں تمام مخالف آرا کی گلو تراشی کردیتے ہیں۔ اور یہ ہی اصلی باعث ڈفی سٹ کا ہے۔ جبتک کہ ٹرسٹی صاحب کافی توجہ بجٹ پر نہیں فرماوینگے یہ ہی ابتریاں ہوتی رہینگی :-

نوٹ متعلق رزولیوشن نمبر (۱۶)

سال گزشتہ بھی پراکسی سسٹم کے خراب نتائج پر میں نے روشنی ڈالی تھی۔ اب اس سال کا تجربہ پھر مجھکو مجبور کرتا ہے کہ میں دوبارہ جناب کی توجہ منعطف کروں۔ سال گزشتہ میں کافی بحث کرچکا ہوں۔ اس وقت زیادہ عرض کرنا فضول معلوم ہوتا ہے۔ یہ جناب خیال فرماسکتے ہیں کہ پراکسی سسٹم کے وجود سے نہ میرا ذاتی نقصان ہے۔ نہ عدم موجودگی سے میرا کوئی نفع ہوگا۔ جسطرح دوسرے ٹرسٹی پراکسی سسٹم سے نفع اٹھاتے ہیں میں بھی نفع حاصل کرسکتا اور پراکسی منگانیکی کوشش کرسکتا ہوں لیکن ان حضرات سے جو اکثر میٹنگ میں شامل ہوتے ہیں پوشیدہ نہیں ہے کہ پراکسیاں کس طرح حاصل کی جاتی ہیں اور پراکسیاں صحیح فیصلہ کا کس طرح خون کرتی ہیں بہرحال میرا کام رزولیوشن پیش کرنیکا ہے۔ فیصلہ جناب کے اختیار میں ہے۔ یہ تو مجھکو یقین ہے کہ جبتک پراکسی ٹرسٹی صاحبان بھیجنا بند نہ فرماینگے پراکسی سسٹم کا رفع دفع ہونا محال ہے۔ دستخط (محمد) صالح شروانی ٹرسٹی۔ ۱۷ ستمبر ۱۹۱۳ء

رزولیوشن نمبر (۱)

عہدہ داران کالج و اسکول کا فرض ہوگا کہ قانون ٹرسٹیان و سنڈیکیٹ جو اس وقت تک نافذ ہو چکے ہیں یا آیندہ نافذ ہوں اُنکی پوری پابندی کریں۔ بحالت خلاف ورزی اپنے عہدے سے علیحدہ خیال کئے جاینگے:۔

رزولیوشن نمبر (۲)

آنریری سکرٹری۔ جائنٹ سکرٹری اور ہر ایک ٹرسٹی کا فرض ہوگا کہ جب کسی عہدہ دار کو خلاف ورزی قانون کا مرتکب پاویں تو سنڈیکیٹ میں معاملہ کو پیش کریں۔ سنڈیکیٹ کا فرض ہوگا کہ بعد جواب لینے کے شکایت کے ثابت ہونے پر اُس عہدہ دار کو جس کے متعلق شکایت کیگئی ہے۔ عہدہ سے معطل کردے۔ اور اس کے بعد جو اجلاس ٹرسٹیان اول منعقد ہو اسمیں آخر فیصلے کے واسطے پیش کریں۔ آخری فیصلہ کا ٹرسٹیز باڈی کو جو اجلاس میں شریک ہونگے اختیار ہوگا:۔

رزولیوشن نمبر (۳)

جس عہدہ دار کی شکایت کیگئی ہے اور جسکو سنڈیکیٹ نے معطل کیا ہو۔ ٹرسٹیز کے سامنے اپیل کا حق ہوگا:۔

رزولیوشن نمبر (۴)

رزولیوشن نمبر ا و ۲ و ۳ کا اثر آنریری سکرٹری و جائنٹ سکرٹری و ٹرسٹیز پر بھی عائد ہوگا:۔

رزولیوشن نمبر (۵)

بعد اختتام سالانہ امتحان تعطیل کلاں ہوا کریگی جس طرح سے گورنمنٹ کالج و اسکولوں میں ہوا کرتی ہیں:—

رزولیوشن نمبر (۶)

میں تحریک کرتا ہوں کہ بجٹ میٹنگ کا اجلاس لازمی اپریل میں ہونا چاہئے:—

رزولیوشن نمبر (۷)

جملہ تحریکیں یا کاغذات یا کیفیت آنریری سکرٹری کو یا کسی اور ٹرسٹی کو سالانہ میٹنگ یا بجٹ میٹنگ یا اور کسی میٹنگ کے متعلق [illegible] کی خدمت میں روانہ کرتا ہوں وہ ایجنڈے کے ساتھ روانہ کی جائینگی جو تحریریں بعد کو روانہ کی جائینگی وہ خلاف قانون ہونگی اور میٹنگ میں اُن بیرون میعاد تحریرات پر کوئی بحث نہ ہوسکیگی۔ نہ پیش کی جاسکینگی:—

رزولیوشن نمبر (۸)

اگر آنریری سکرٹری ذاتی ضرورت یا کالج کے اغراض سے علیگڑھ سے باہر جائے تو اُس زمانہ میں جبتک آنریری سکرٹری باہر رہے جائنٹ سکرٹری کے پاس پورا چارج کالج کا رہیگا

رزولیوشن نمبر (۹)

دفعہ ۱۲ حرف (الف) درجہ ۳ میں بجائے فنانس کمیٹی کے سنڈیکیٹ ہونا چاہئے:—

رزولیوشن نمبر (۱۰)

دفعہ ۱۲۸ میں بجائے فنانس کمیٹی کے سنڈیکیٹ پڑھنا چاہیے۔ اور یہ حق سنڈیکیٹ کو اس وقت بھی حاصل ہے۔

رزولیوشن نمبر (۱۱)

بموجب قاعدہ ۱۳۲ حرف (د) سکرٹری کا فرض ہوگا کہ اکتوبر کے مہینے میں جسقدر جگہ ٹرسٹیوں کی خالی ہوں اور جسقدر اُمیدواران ٹرسٹی شپ کے نام دفتر آنریری سکرٹری میں اُس وقت تک آگئے ہوں سب کی ایک فہرست مرتب کرکے ٹرسٹیوں کے پاس بھیجے اور یہ بھی اطلاع دے کہ آیا میٹنگ کا ایجنڈا کس تاریخ جاری ہوگا۔ ٹرسٹیوں کا فرض ہوگا کہ اپنی آرائے یا کوئی رزولیوشن جن کو پیش کرنا مناسب خیال کرتے ہوں یا جن اُمیدواران ٹرسٹی شپ کے نام ایجنڈے میں درج ہونیکے واسطے مناسب خیال فرمائیں ایسے وقت پر روانہ فرمائیں کہ تاریخ مقررہ روانگی ایجنڈہ سے ۱۵ یوم پیشتر دفتر آنریری سکرٹری میں پہونچ جائیں۔ اسی طرح بجٹ میٹنگ و دیگر میٹنگ کے بھی تقرر تاریخ کی اطلاع آنریری سکرٹری کو تاریخ روانگی ایجنڈہ میٹنگ سے ایک ماہ قبل ٹرسٹیوں کو دینا لازمی ہوگی۔

رزولیوشن نمبر (۱۲)

کمیٹی ڈائرکٹران تعلیم لیسٹ مختلفہ بموجب قاعدہ ۹۶ قائم ہونا لازمی ہے جس کا اسوقت وجود نہیں ہے میں تحریک کرتا ہوں کہ مقرر کی جائے۔

رزولیوشن نمبر (۱۳)

دربیعم قانون سنڈیکیٹ دفعہ ۱۳۶/ب ۳) اگر کسی پروفیسر کی جگہ خالی ہو تو آنریری سکرٹری کی

بعد مشورہ پرنسپل و ایجوکیشن ممبر جس امیدوار کو چاہے سنڈیکیٹ کے سامنے پیش کرے۔ سنڈیکیٹ اگر اتفاق کرے تو آخری منظوری کے واسطے ٹرسٹیوں کے سامنے پیش کریگی۔ اور اگر سنڈیکیٹ مناسب خیال کریگی تو اور کوئی طریقہ بصوابدید عمل میں لائیگی۔

رزولیوشن نمبر (۱۴)

(ترمیم دفعہ ۱۲/۱۷ قانون سنڈیکیٹ) اگر وہ شخص جو اسطرح نامزد کیا گیا ہے ہندوستان میں موجود نہو اور بنظر فوائد کالج اُس کا جلد آنا ضروری ہو خواہ پرنسپلی کے واسطے نامزد کیا گیا ہو خواہ پروفیسری کے واسطے۔ ایسی حالت میں سنڈیکیٹ کی نامزدگی ایسی خیال کی جائیگی کہ ٹرسٹیوں نے اُس کا تقرر منظور کرلیا ہے۔

رزولیوشن نمبر (۱۵)

ٹیچنگ اسٹاف کی رخصت۔ الاونس۔ رخصت قائم مقامی۔ تبدیلی۔ قائم مقامی سفر خرچ۔ معطلی۔ موقوفی۔ استعفیٰ۔ پنشن۔ کرایہ مکانات کے قواعد جاری ہونے چاہئیں۔ جو گورنمنٹ میں اس وقت نافذ ہیں۔

رزولیوشن نمبر (۱۶)

میں تحریک کرتا ہوں کہ کلیہ ترمیم قانون ٹرسٹیان ملتوی کیا جائے۔

مراسلہ ۱۹ صاحبزادہ آفتاب احمد خانصاحب متعلقہ رزولیوشنہم

بعالیخدمت جناب آنریری سکرٹری صاحب کالج علیگڈہ۔

جناب والا بعد تسلیم یکم جنوری آئندہ کے جلسے کے لئے جو ایجنڈا جاری ہوا ہے اُس کی

مد سوم ضمن درج (پر غور کرنیکے سلسلہ میں جو میری رائے قرار پائی ہی۔ اُس کے لحاظ سے میں ذیل کی تحریک آئندہ سالانہ اجلاس ٹرسٹیان میں پیش کرنیکی غرض سے جناب کی خدمت میں ارسال کرتا ہوں۔ امید ہے کہ جناب اسکو سالانہ جلسہ کے اجنڈے میں شامل فرما کر ممنون فرمائینگے:-

دفعہ ۴۵ سکیم سنڈیکیٹ پاس شدہ اجلاس سالانہ ٹرسٹیان مدرسۃ العلوم علیگڈھ منعقدہ ۳۰ و ۳۱ جنوری و یکم فروری ۱۹۰۰ء ذیل میں درج کرتا ہوں:-

دفعہ ۴۵ "سوائے اُن امور کے جہاں انہیں بالتصریح بیان کیا گیا ہو۔ ہر ایک کارروائی یا تجویز سنڈیکیٹ کی مطیع آراء ٹرسٹیان کالج ہوگی۔ ٹرسٹیان کو اختیار ہوگا کہ ان تجاویز کو منظور کریں یا ترمیم کریں یا نامنظور کریں یا سنڈیکیٹ کو واسطے نظر ثانی کے واپس کریں"

اس دفعہ کے مطابق سنڈیکیٹ کے تمام فیصلے ٹرسٹیوں کی رائے کے مطیع ہیں جسکے معنی یہ ہیں کہ سوائے ان امور کے جنکی نسبت بالتصریح سنڈیکیٹ کو آخری فیصلہ کرنیکا اختیار دیا گیا ہو ہر ایک معاملہ میں سنڈیکیٹ کا فیصلہ بغیر منظوری ٹرسٹیان کالج نافذ اور ناطق نہیں ہو سکتا۔ مگر سنڈیکیٹ کے کسی قاعدہ میں اس اختیار کی کہیں تصریح نہیں کی گئی اور نہ کسی امر کے متعلق سنڈیکیٹ کا فیصلہ ناطق قرار دیا گیا ہی۔ اسلئے دفعہ ۴۵ کے منشا کے مطابق سنڈیکیٹ کا کوئی فیصلہ بھی بغیر ٹرسٹیوں کی منظوری کے نافذ اور ناطق نہیں ہونا چاہئے۔ مگر اس وقت تک جو عملدرآمد رہا ہے اس کے مطابق سنڈیکیٹ کا کوئی فیصلہ ٹرسٹیوں کی منظوری کے لئے ملتوی نہیں ہوتا۔ اسکی وجہ غالباً یہ ہوگی کہ اگر ایسا ہو تو کام میں حرج واقع ہو لیکن جو منشا دفعہ ۴۵ کا ہے اس پر عمل نہیں ہوتا۔ اس لئے اب ضرورت اس کی ہے کہ سنڈیکیٹ کے قواعد میں ایسی اصلاح کی جائے اور دفعہ ۴۵ کی منشا کی اس طرح توضیح کیجائے کہ جو مقصد اس قاعدہ سے تھا وہ پورا ہو اور کام میں عملاً دقت

پیش شدآئے اس کا طریقہ یہ ہے کہ سنڈیکیٹ کے کام پر غور ہوکر یہ قرار دیا جائے کہ کونسے امور ایسے ہیں کہ جنکے لئے ٹرسٹیوں کی منظوری لازمی ہے۔ اگر ایسا کر دیا گیا تو جو عملی وقت آنریری سکرٹری کو پیش آتی ہے وہ رفع ہو جاویگی۔ اسلئے میں تحریک کرتا ہوں کہ آیندہ سالانہ جلسہ میں آنریری سکرٹری صاحب سے خواہش کی جائے کہ موجودہ قواعد سنڈیکیٹ میں دفعہ ۵۳ کی منشا کے لحاظ سے اور نیز گزشتہ تجربہ کی بنا پر جس اصلاح کی ضرورت ہو اس کے متعلق وہ اسکیم طیار کرکے سالانہ اجلاس کی تاریخ سے دو ماہ کے اندر ٹرسٹیان کالج کے پاس بھیجدیں اور سالانہ جلسہ کو اس اسکیم پر غور کرکے اور اس کے متعلق فیصلہ کرنیکے لئے ملتوی کیا جاوے اور بجٹ پاس ہونیکے وقت جلسہ ملتویہ سالانہ کا بھی اجلاس کرکے اس معاملہ کو طے کیا جاوے

(خاکسار)

دستخط) آفتاب احمد خاں۔
۲۰ ردسمبر ۱۹۱۳ء

مطبوعہ احمدی پریس علیگڈھ

ضمیمہ کاغذ نمبر ۳ اجنڈا سالانہ

جلسہ معینہ ۳۱ جنوری سنہ ۱۹۱۴ع

کیفیت یعنی یادداشت آنریری سکرٹری کالج متعلق مد ہیڈ دھم

کاغذ نمبر ۳ صفحہ ۵۵

رزولیوشن نمبر (۱) : اس رزولیوشن کے اول حصہ سے کسی کو اختلاف نہیں ہوسکتا - لیکن آخری فقرہ اس کا بہت خطرناک ہے — خلاف ورزی قانون خفیف بھی ہوسکتی ہے - اس میں اور اہم خلاف ورزی میں کوئی تفریق نہیں کی گئی ہے — سب کی ایک ہی اور انتہائی سزا رکھی گئی ہے جو مناسب نہیں ہے - اگر ذرا ذراسی بات میں عہدہ سے علحدگی ہونے لگی تو کالج کی ملازمت کی طرف سے سخت بے اطمینانی اور بد دلی پیدا ہوجائیگی جو مضر ہے اور وہ شعر جو نادر شاہ کے روبرو پڑھا گیا تھا صادق آئیگا :

کسے نماند کہ دیگر بہ تیغ ناز کشی
مگر کہ زندہ کنی خلق را و باز کشی

اس وجہ سے افسوس ہے کہ میں بحالت موجودہ اس قاعدہ کی تائید نہیں کرسکتا ॰

کاغذ نمبر ۳ صفحہ ۵۵

رزولیوشن نمبر (۲) : اس پر مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے سوائے اس کے کہ دفعات مندرجہ ذیل کے ہوتے ہوئے اس کی ضرورت نہیں معلوم ہوتی - اور قواعد کی تبدیلی صرف ایسی صورتوں میں مستحسن ہوگی

هی کہ موجودہ قواعد میں کوئی خرابی یا کمی ہو - دفعہ ۱۵۱ کی رو سے موجودہ قانون معاهدہ هی درمیان ٹرسٹیان کالج و ملازمان کالج کے ' اور معاهدہ کی خلاف ورزی مستلزم سزا ہوتی هی - دفعات ۲۲۹ و ۲۳۰ میں یورپین عہدہ داروں اور دفعات ۲۳۶ و ۲۳۷ میں ہندوستانی عہدہ داروں کے لیئے طریقہ کارروائی دیا ہوا هی اور دفعات ۲۳۸ و ۲۳۹ میں سنڈیکیٹ کے اختیارات اس بارہ میں دیئے ہوئے ہیں ' اور میرے خیال میں موجودہ حالت کے لیئے یہہ کافی معلوم ہوتے ہیں — جب تک ان کی تبدیلی کے لیئے کوئی خاص وجہ معلوم نہ ہو میں تائید کرنے سے قاصر ہوں ٭

کاغذ نمبر ۳ صفحہ ۵۵

رزولیوشن نمبر (۳) : دفعہ ۲۳۸ میں اپیل کا حق اُن کو دیا گیا هی جن کو موقوف کرنا سنڈیکیٹ کے اختیار میں هی - لیکن معطلی کا اپیل میری سمجھہ میں نہیں آیا کہ کیونکر ہو سکتا هی - بعد معطلی کے همیشہ جرم کی تحقیقات ہوتی هی اور صفائی یا سزا عمل میں آتی هی - اور اگر سزا ٹرسٹیان کالج کی بڑی جماعت سے ہوتی هی تو اپیل کہاں ہوگا — البتہ سنڈیکیٹ کے فیصلہ کا اپیل ممکن هی اور اُس کے لیئے قاعدہ موجود هی — مزید قواعد کی ضرورت نہیں معلوم ہوتی ٭

کاغذ نمبر ۳ صفحہ ۵۵

رزولیوشن نمبر (۴) : جب میں نے مندرجہ بالا رزولیوشنوں کی تائید نہیں کی هی تو یہہ بھی لازما بغیر معنی تائید کے ہوگا ' بالخصوص جبکہ یہہ آنریری کام کرنے والوں کی بابت هی - اگر اس قسم کا قانون پاس ہوا تو [illegible] بخدمت شخص کام کرنے کی عزت حاصل نہ کر سکے گا — مجھے جرمن سے سخت اختلاف هی ٭

کاغذ نمبر ۳ صفحہ ۵۹

روزلیوشن نمبر (۵) : اس تجویز سے مجھے پورا اتفاق هی ' صرف اس ترمیم کے ساتھہ کہ اس کا نفاذ بعد پانی کی نکاسی (Drainage) کے انتظام کے ہو ' یعنی اُس وقت اس کا عملدر آمد ہو جبکہ ملیریا بخار کا اندیشہ کم ہو جائے - سالہا سال سے یہہ خیال چلا آرہا هی کہ برسات میں علی گڈھہ کی آب و ہوا خراب زیادہ ہوتی هی اور طلبہ کے بہت بیمار پڑنے کا اندیشہ هی — مجھہ سے زیادہ جن لوگوں کو یہاں کا تجربہ هی وہ

اسی واسطے پر قائم ہیں — اس وجہ سے بغیر اس کا انتظام کئے ہوئے ایسی
سخت ذمہ داری لینی مناسب نہیں ہے — میں نے حال میں
سر تھیو ڈور ماریسن صاحب سے اس ہی معاملہ میں مشورہ لیا تھا، مگر ان
کی رائے اس تبدیلی وقت تعطیل کی بابت بوجوہ بالا قطعاً خلاف ہے ٭

کاغذ نمبر ۳ صفحہ ۵۹

رزولیوشن نمبر (۴): یہ تجویز بادی النظر میں نہایت مستحسن
ہے مگر عملاً اس پر کار بند ہونا اس وقت تک ناممکن ہے جب
تک کہ ہم کو بجٹ کے لئے آخر مارچ تک کے حقیقی اخراجات و
آمدنی کے اعداد کا لینا ضروری ہے جس کے لئے حساب 15 اپریل
تک کھلا رکھا ہے — اس کے بعد میزانوں وغیرہ میں اپریل کا مہینہ ختم
ہو جاتا ہے — لہذا مئی میں بجٹ تیار ہو کر سب سبجکٹ و فنانس کمیٹی
میں پیش ہوتا ہے اور طبع ہو کر جلد سے جلد جون میں ٹرسٹی صاحبان
کے پاس جا سکتا ہے اور جولائی میں جلسہ ہو سکتا ہے — چنانچہ
امسال ایسا ہی ہوا — اگر بہت جلدی کی جائے تو شاید دو چار ہفتہ
اور قبل جلسہ بجٹ میٹنگ منعقد ہوسکے — ہاں اگر حقیقی اخراجات
و حقیقی آمدنی کی مدات نکال دی جائیں تو محض تخمینہ جب
چاہے جب تیار ہو سکتا ہے، اور بجٹ میٹنگ مارچ میں ہو جانا
ممکن ہے — مگر وہ اعداد بہت زیادہ غیر واقعی ہونگے ٭

کاغذ نمبر ۳ صفحہ ۵۹

رزولیوشن نمبر (۷): میری رائے میں آنریری سکرٹری کو اور
دوسرے ٹرسٹیوں کو اس قدر پابند کردینا مناسب نہیں ہے —
بعض اوقات بعد اجراء ایجنڈا کے کوئی تحریر شایع کرنی
ضروری ہوتی ہے — چنانچہ مثال کے طور پر یہی تجاویز جناب
حاجی محمد صالح خاں صاحب کی پیش کرنا ہیں جو وہ بوجہ
نا سازی مزاج کے قبل سے نہ روانہ فرما سکے اور نہایت آخر وقت
میں میرے پاس پہونچیں جب کہ میں اپنی یادداشت کے
لئے ان کو روک نہیں سکتا تھا، ورنہ سالانہ جلسہ کے انعقاد کی
آخری تاریخ کے لحاظ سے ایجنڈا وقت پر جاری نہیں ہو سکتا — نیز
خود جناب حاجی صاحب موصوف ان تجاویز کے ساتھ اپنی تفصیلی

یادداشت نه شامل فرما سکے اور حسب ضرورت ہم کو پیش کرنے کی اپنے عنایت نامہ میں اطلاع دیتے ہیں — اسی قسم کی ضرورتیں ہمیشہ پیدا ہو جاتی ہیں — لہذا کوئی سخت پابندی مناسب نہیں ہے ٭

کاغذ نمبر ۳ صفحہ ۵۹

رزولیوشن نمبر (۸) : اس تجویز کے متعلق بھی میں یہی عرض کروں گا کہ دفعہ ۴۲ میں آنریری سکرٹری اور جائنٹ سکرٹری کے تعلقات اور تقسیم کام اور فرائض کی پوری تشریح ہے قاعدہ کوئی خاص ضرورت اس کی تبدیلی کی نہ دکھائی جاے کوئی وجہ نہیں معلوم ہوتی کہ کیونکر اس میں ترمیم کی جاے — کالج کے روز مرہ کے کام جن کے رکنے سے ہرج کار کا اندیشہ ہوتا ہے وہ پورے طور سے جائنٹ سکرٹری صاحب کے چارج میں کردیئے جاتے ہیں — البتہ جو کام باہر رہکر بھی آنریری سکرٹری انجام دے سکتے ہیں اُن کو خود جائنٹ سکرٹری صاحب بھی آنریری سکرٹری کے سامنے پیش ہونے کا حکم دیدیتے ہیں اور کام میں کبھی دقت یا کسی قسم کا مناقشہ درمیان ان دونوں اعلی عہدہ داروں کے نہیں پیدا ہوا تو پھر کیوں بے ضرورت قاعدہ تبدیل ہو ٭

کاغذ نمبر ۳ صفحہ ۵۹

رزولیوشن نمبر (۹) : چونکہ یہہ تجاویز جناب حاجی صاحب نے جادی میں تحریر فرمائی ہیں اس لئے دفعات $\frac{78}{14}$ و $\frac{78}{12}$ قواعد سنڈیکیٹ کی نظر انداز ہوگئی ہیں جس میں بجاے فنانس کمیٹی کے یہہ اختیارات اب بھی سنڈیکیٹ کردیئے گئے ہیں — لہذا یہہ تحصیل حاصل ہے ٭

کاغذ نمبر ۳ صفحہ ۵۹

رزولیوشن نمبر (۱۰) : جناب حاجی صاحب کو اس میں بھی تھوڑا سا مغالطہ ہوا ہے — دفعہ $\frac{78}{15}$ میں سنڈیکیٹ کو بجاے ٹرسٹیوں کے اس قسم کے اخراجات جدید منظور کرنے کا اختیار دیا گیا ہے — فنانس کمیٹی کی سفارش اب بھی قایم رہتی ہے — اور چونکہ بجٹ بنانا فنانس کمیٹی کا کام ہے اس لئے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ علاوہ بجٹ کے بھی جو زاید رقوم منظور ہوں وہ فنانس کمیٹی کی سفارش سے ہوں — البتہ چونکہ ایسے

اخراجات فوری ہوتے ہیں۔ لہذا سنڈیکیٹ منظوری دیدیتا ہی اور پھر کو ٹرسٹیوں سے منظوری لیلی جاتی ہی؛ ورنہ ہرج کار کا اندیشہ ہی ــ میرے خیال میں دفعہ ۷۸/۱۵ میں جو ترمیم دفعہ ۱۳۸ کی ہی وہ ٹھیک ہی اور غالبا حاجی صاحب کا بھی اس سے اتفاق ہی ــ مزید ترمیم ضروری نہیں ہی *

کاغذ نمبر ۳ صفحہ ۵۷

رزولیوشن نمبر (۱۱) : بموجب قاعدہ ۱۳۲ حرف (و) کے ٹرسٹی صاحبوں کے عہدوں کے خالی ہونے کی اطلاع اجلاس میں دینی ضروری ہی نہ کہ اس قدر قبل سے بذریعہ تحریر کے جیسا کہ جناب حاجی صاحب تجویز فرماتے ہیں ــ قانون کی روسے سالانہ جلسہ دسمبر یا جنوری میں ہونا ضروری ہی اور علی العموم جنوری میں ہوتا ہی ؛ لہذا ٹرسٹی صاحبان کو اپنی تجاویز نومبر کے مہینہ میں بھیجدینی چاہئیں ــ اور بجٹ میٹنگ کے لئے بعد مارچ کے جلد سے جلد کرنے کا قاعدہ ہی ۔ لہذا اس کے لئے تجاویز فروری میں آجانا چاہئیں ــ بجاے اس کے کہ ٹرسٹی صاحبان تھوڑی سی زحمت اپنے اوپر گوارا فرمائیں ایسی کوئی تجویز کردینا جس سے آنریری سکرتری کا کام بہت بڑھ جاے مناسب نہیں معلوم ہوتا ــ میں اس تجویز کی تائید کرنے سے قاصر ہوں *

کاغذ نمبر ۳ صفحہ ۵۷

رزولیوشن نمبر (۱۲) : مجھے اس تجویز سے کامل اتفاق ہی اور یہ میں مسئلہ سنڈیکیٹ آیندہ میں پیش کرنے والا ہوں *

کاغذ نمبر ۳ صفحہ ۵۷

رزولیوشن نمبر (۱۳) : دفعہ ۷۸/۱۳ میں عہدہ داروں کے نامزد کرنے کا قاعدہ ہی ــ ترمیم میں جناب حاجی صاحب خود امیدواروں کو سنڈیکیٹ کے سامنے پیش کرنے کی تجویز فرماتے ہیں جو بعض حالتوں میں ناممکن ہوگا ؛ کیونکہ وہ انگلستان میں ہونگے اور محض رونمائی کے لئے ان کو ہندوستان بلانا طول امل ہی ــ اگر یہ مراد جناب حاجی صاحب کی نہیں ہی تو پھر ترمیم بے ضرورت ہوئی جاتی ہی ؛ کیونکہ اب بھی عمل یہی ہی ــ کہ پرنسپل صاحب کے پاس درخواستیں جمع ہوتی ہیں ؛ وہ سب

پر اپنی راے لکھکر آنریری سکرٹری کے سامنے پیش کرتے ہیں جو ایجوکیشن
ممبر سے راے لیتے ہیں (اگرچہ قواعد میں ایجوکیشن ممبر کی راے
لازمی نہیں ہے") - اور اگر وہ اور آنریری سکرٹری متفق ہو جائیں تو ایک
یا چند نام سنڈیکیٹ کے سامنے پیش کرتے ہیں - اگر سنڈیکیٹ نے منظور
کیا تو آخری منظوری کے لیئے ٹرسٹی صاحبان کے سامنے یہہ معاملہ
پیش ہوتا ہے - اور اس کے لیئے قاعدہ ۷۸/۳ کافی ہے - قواعد میں کسی ممبر
انچارج صیغہ جات کو کوئی خاص اختیار نہیں دیئے گئے ہیں - لہذا کسی
خاص ترمیم کی ضرورت نہیں معلوم ہوتی ٭

کاغذ نمبر ۳ صفحہ ۵۸

رزولیوشن نمبر (۱۴) : میرے خیال میں یہہ تجویز ہی جناب حاجی
صاحب کی تحصیل حاصل ہے - دفعہ ۷۸/۳ میں یہی آخری اختیار سنڈیکیٹ
ہی کو دیاگیا ہے - البتہ قبل سنڈیکیٹ میں آنے کے بصورت پرنسپل کے
عہدہ کے آنریری سکرٹری و پریسیڈنٹ کا اتفاق کرنا اور بصورت دیگر
پروفیسروں کے عہدہ کے آنریری سکرٹری و پرنسپل کا اتفاق کرنا شرط
ہے - اور میرے خیال میں یہہ شرط مناسب ہے - تبدیلی کی کوئی
وجہ نہیں معلوم ہوتی ٭

کاغذ نمبر ۳ صفحہ ۵۸

رزولیوشن نمبر (۱۵) : جہاں تک مجھے معلوم ہے اُن اُمور کے
متعلق جو قواعد اس وقت کالج میں نافذ و موجود ہیں وہ گورنمنٹ کے
ہی قواعد سے اخذ کیئے گئے ہیں - البتہ ہماری خاص ضروریات کے لحاظ سے
اور کفایت کو مد نظر رکھکر کچھہ کچھہ ترمیم کے ساتھہ یہہ قواعد بنائے گئے
ہیں - اگر بجنسہ گورنمنٹ کے قواعد رکھے گئے تو ہمارا خرچ زیادہ پڑے گا -
چنانچہ اسی کا اندازہ کرنے کے لیئے پنشن کی اسکیم کا مشورہ کرنے کی
تجویز ہوچکی ہے تاکہ دیکھا جائے کہ بونس دینے میں کفایت ہے
یا پنشن میں - رخصت کے متعلق سرکاری قواعد کی رو سے ہر سال
ایک مہینہ کی پریولیج لیو کا حق ہوتا ہے - اس طرح پر تین برس میں
تین ماہ کی پریولیج لیو اور تین ماہ کی تعطیل کلاں ملاکر چھہ ماہ کے
لیئے یوروپین پروفیسران ولایت جاسکیں گے اور اُن کو پوری تنخواہ
دینی ہوگی — حالانکہ اس وقت ہوم لیو میں ہم اُن کو تین ماہ کے

لیئے صرف ¾ تنخواہ دیتے ہیں — اس کے علاوہ گیارہ سال پر ایک سال کی فرلو کا حق نصف تنخواہ پر ہوگا — وقس علیٰ ہذا — لہذا جب تک مفصل اسکیم سامنے نہو اور ہر پہلو سے نہ دیکھا جائے کہ کن قواعد میں ہمارا فائدہ ہی ' میں لاعلمی کی حالت میں ایسی رائے نہونگا جس سے آیندہ معلوم ہوکہ ہمارا مالی نقصان ہوا — اگر کسی خاص قاعدہ میں سقم ہی تو جناب حاجی صاحب مہربانی فرما کر اُس کو بالتفصیل پیش فرمائیں — موجودہ صورت میں اس تجویز کی تائید میں نہیں کرسکتا *

کاغذ نمبر ۳ صفحہ ۵۸

رزولیوشن نمبر(۱۹) : پارا سال جناب نواب خاں بہادر محمد مزمل اللہ خاں صاحب نے بحیثیت قایم! مقام آنریری سکرٹری کے اس بارہ میں کافی طور پر اس تجویز سے اختلاف کے وجوہ دکھا دئے تھے اور اُس کی بنا پر یہہ تجویز نا منظور ہوئی تھی — امسال میں بھی کوئی وجہ اپنے معزز ہمعصر کی رائے کے خلاف چلنے کی نہیں پاتا جو دیرینہ تجربہ کی بنا پر اُنہوں نے قایم فرمائی تھی — اگر پراکسی سسٹم موقوف ہوا تو ترمیم قواعد تو بالکل غیر ممکن ہو جائیگی — کیونکہ اُس میں ⅔ تعداد ٹرسٹیان کا متفق ہونا لازم ہی ؛ یعنی کم از کم ۷۲ ٹرسٹی صاحبان کا متفق آرا ہونا اور یہہ صرف پراکسی کے ذریعہ سے ممکن ہی — کیونکہ ۸۰ ٹرسٹی صاحبان کا شریک جلسہ ہو سکنا ایک وقت میں عملاً بہت مشکل ہی — اصولاً تو چاہے سو کے سو ٹرسٹیوں کا حاضر ہونا فرض کرلیا جائے مگر انسانوں کی ضروریات اور موقعات کا لحاظ رکھکر عملاً ایسا ہونا قریب قریب نا ممکن کے ہی — کم از کم تجربہ ایسا ہی ظاہر کرتا ہی *

محمد اسحاق خاں عفی عنہ
آنریری سکرٹری کالج

۷ جنوری سنہ ۱۹۱۳ ع

یادداشت آنریری سکرٹری متعلق مد نوزدہم

صاحبزادہ آفتاب احمد خاں صاحب کے پیش کردہ رزولیوشن سے مجھے اتفاق ہی ۔ صرف اس قدر ترمیم کے ساتھ کہ عمل اسکا تو بعد کو حسب اُن کی تجویز کے میں پیش کروں گا ، مگر وہ دو امور جو میں نے یکم جنوری کے جلسہ میں پیش کیئے تھے اور ترمیم قواعد قرار دے کر وہ ملتوی ہوگئے اُن پر اسی جلسہ ۳۱ جنوری میں غور و خوض ہو جائے اور وہ حسب ذیل ہیں :—

ترمیم نمبر (۱) اگر سکرٹری کی کوئی تحریک سنڈیکیٹ سے مسترد ہوجائے تو اُن کو اختیار ہو کہ بورڈ آف ٹرسٹیز میں بطور اپیل کے اُس معاملہ کو پیش کریں اور تافیصلہ ٹرسٹیان سنڈیکیٹ کی تجویز پر عمل نہ ہو ۔

(نوٹ) اس مد کے متعلق نواب وقار الملک بہادر نے جو اپنی رائے یکم جنوری کے جلسہ کے واسطے تحریر فرمائی تھی اور وہ مجھکو بعد کو موصول ہوئی اور اُس جلسہ میں پیش نہ ہوسکی، ذیل میں درج کرتا ہوں :—

نواب وقار الملک بہادر تحریر فرماتے ہیں کہ " آنریری سکرٹری صاحب کو سب سے زیادہ مشکل یہہ ہی کہ اگر اُن کی مرضی کے خلاف سنڈیکیٹ سے فیصلہ ہوجائے اور وہ اُس کو کالج اور قوم کے حق میں مضر خیال کریں تو اس وقت اُس کے واسطے چارہ کار کیا ہی — میری صاف رائے اس باب میں یہہ ہی کہ اُس حالت میں آنریری سکرٹری کو اختیار ہوگا کہ سنڈیکیٹ کے فیصلہ کو ملتوی کرکے بعجلت ممکنہ اُس معاملہ کو ٹرسٹیوں کے سامنے فیصلہ کے لیئے پیش کردے — میرا خود ہی بعض اوقات اس پر عمل تھا اور اُس کے بدون کوئی آنریری سکرٹری اس قدر بڑی ذمہ داری کو جو قوم نے اُس کے سپرد کی ہی انجام نہیں دے سکتا، اور یقین ہی کہ ایسے واقعات عملاً زیادہ پیش نہ آیا کریں گے " ۔

ترمیم نمبر (۲) اصولاً بورڈنگ ہاؤس کے صیغہ کا انتظام براہ راست خاص زیرنگرانی آنریری سکرٹری کالج کے رہنا چاہیئے ۔

مذکورہ بالا ترمیمات نمبر (۱) و (۲) کے متعلق جو کچھ میں
اسپیشل میٹنگ کی کمیٹی میں لکھ چکا ہوں وہ مکرر ذیل میں
درج کرتا ہوں ۔ اسکے علاوہ اگر ضرورت ہوئی تو جلسہ کے وقت اور زیادہ
وضاحت کے ساتھ اس کے متعلق عرض کرونگا ۔

کمیٹی متعلق نمبر (۱) : اس سے میرا مقصد سنڈیکیٹ کو بیکار
کرنے کا نہیں ہے اور نہ آنریری سکرٹری کالج کے لئے کوئی اختیار ضرورت
سے بڑھ کر یا حد سے زیادہ وسیع چاہتا ہوں — میرا مقصد اس سے صرف
اُن تجاویز کی اپیل سے ہے جو محض پارٹی فیلنگ کی وجہ سے خفیف
مجارٹی سے سنڈیکیٹ میں پاس ہوں - میں خود ہرگز پسند نہ کرونگا
کہ اُن تجاویز کی اپیل کروں جو حق پسندی کے ساتھ بڑی مجارٹی
سے منظور ہوں — اگر شاذونادر ایسی تجاویز کی اپیل کرنی بھی پڑے
جس کا حق مجھکو اب بھی حاصل ہے تو اس آخرالذکر صورت میں قبل
فیصلہ ٹرسٹیان میں سنڈیکیٹ کی تجویز کے خلاف عمل جاری کرنا کسی
طرح پسند نہ کرونگا — اور نہ میرا یہہ خیال ہے کہ اس مجوزہ اختیار
کے مل جانے پر میں ہی اُس تجویز کا اپیل کرونگا جو سنڈیکیٹ
میری منشاء کے خلاف پاس کردے — ہرگز نہیں - بلکہ بنظر احتیاط
میں ٹرسٹی صاحبوں سے جو اختیار طلب کر رہا ہوں وہ صرف اس
غرض سے ہے کہ اگر کوئی تجویز کسی اہم معاملہ میں ایسی پاس
ہوجاے جس کو میں اپنی نیک نیتی سے محض ذاتی مخالفت پر مبنی
سمجھوں اور بربناے نفع کالج اُس کا اپیل کرنا ضروری خیال کروں تو
بہ حالت اشد ضرورت اپنی راے کے مطابق عمل جاری کرسکوں — نیز
میری یہہ بھی خواہش نہیں ہے کہ اس طرح میں کوئی بڑی رقم
جس کو سنڈیکیٹ نے نامنظور کردیا ہو خرچ کرڈالنے کا مجاز ہوجاؤں -
ہرگز نہیں - ایسی ذمہ داری میں خود اپنے اوپر لینا نہیں چاہتا —
البتہ چھوٹی رقموں کے لئے جو بوقت اشد ضرورت کے خرچ کرنی
پڑیں اُن کے واسطے یقینا آنریری سکرٹری کالج کے اختیار تمیزی
پر بھروسہ کرنا لازم ہے — اس قسم کا اختیار بموجب دفعہ ۸/۴ ۷/۵ کے
آنریری سکرٹری کالج کو بہ ماتحتی سنڈیکیٹ اب بھی حاصل ہے —
وہی اختیار مذکورہ بالا خاص صورت میں بہ ماتحتی ٹرسٹیان کالج
اپیل کی حالت میں بھی حاصل ہونا چاہئیے — یہہ بھی صرف

رھے کہ ھر حالت میں ھآنریری سکرتری کو سنڈیکیٹ کی تجاویز کے خلاف اپیل کرنے کے وجوہ ٹرسٹیوں کے سامنے مفصل پیش کرنے ھوں گے اور ظاھر ھی کہ تاوقتیکہ کالج کے مفاد کے لحاظ سے جب تک بہت قوی وجوہ اُس کے پاس نہ ھوں گے ' آنریری سکرتری کبھی ایسی بات پیش نہ کرے گا جس میں ذرا بھی اندیشہ ھو کہ ٹرسٹی صاحبان اُس سے اتفاق نہ فرمائیں گے اور اپیل نا منظور کردیں گے — یہہ تجویز جو میں نے پیش کی ھی اُس سے کسی قاعدہ کی ترمیم لازم نہیں آتی ' کیوں کہ دفعہ $\frac{V\Lambda}{5}$ کی رو سے ٹرسٹیوں کو سنڈیکیٹ کی تمام تجاویز مسترد کردینے کا اختیار ھی — اور کہیں کسی قاعدہ میں یہہ نہیں لکھا ھی کہ جس وقت سنڈیکیٹ کی کوئی تجویز پاس ھو تو اسی وقت اس پر عمل کرنا بھی لازم ھی — لہذا محض ایک رزولیوشن کے ذریعہ سے میری تجویز منظور ھوسکتی ھی ٭

کیفیت متعلق نمبر (۲) :اس کے متعلق صرف اس قدر عرض کرنا چاھتا ھوں کہ بورڈنگ ھاؤس کا کام میرے خیال میں اسی قسم کا ھی کہ جس سے آنریری سکرتری کا تعلق ذاتی براہ راست ھونا چاھیئے — اس ذمہ داری کے لیئے میں سوائے دردسری کے کوئی ذاتی نفع نہیں ھی مگر آنریری سکرتری کی تمام ذمہ داریوں کو مد نظر رکھکر ھر طرح یہی مناسب معلوم ھوتا ھی کہ یہہ صیغہ اُسی کے پاس رھے اور سوائے پرنسپل کالج کے اور کسی دوسرے صاحب کا اُس میں دخل نہ ھو — کیونکہ اس صورت میں خط و کتابت بہت بڑھ جائے گی اور کام میں طوالت اور دیر ھوگی ؛ اس وجہ سے کہ آنریری سکرتری کا واسطہ تو ھر حالت میں قایم رھیگا — اور نیز آپس میں اختلاف آرا کا اندیشہ ھی جس سے پرنسپل صاحب کو دقت پیش آئے گی اور قسطوں پر برا اثر پڑیگا — تربیت کے متعلق جملہ خط و کتابت آنریری سکرتری کالج سے طلبا کے والدین کرتے ھیں اور اُس کو اپنا اطمینان کرنا لازم ھوتا ھی جو وہ خود براہ راست پرنسپل صاحب سے کیا کرتا ھی جو بحالت علحدہ ممبر ھونے کے اُس کو لازمی طور سے اُن کی وساطت سے کام کرنا ھوگا اور ھر خفیف امر میں اُن کی معرفت کارروائی کرنی ھوگی جس سے سوائے طوالت اور ھرج کے اور کوئی نتیجہ نیک نہیں پیدا ھوسکتا — اگر ٹرسٹی صاحبان کے نزدیک میری یہہ رائے صائب ھو تو میں نہایت ادب سے عرض کرونگا کہ اس کو بطور اصول کے ھمیشہ کے لیئے طے فرمادیں کہ یہہ صیغہ براہ راست آنریری سکرتری کے پاس رھیگا ٭

اپیل مطابق دفعہ ۷۸ قواعد سنڈیکیٹ

مذکورہ بالا ترمیم نمبر (۲) کے لیئے کہ بورڈنگ ہوس کا کام اصولاً آنریری سکرٹری کے پاس رہے موجودہ ٹرسٹیان کالج کی مجموعی تعداد کے ۲/۳ ووٹوں کا آنا قطعی فیصلہ کے لیئے ضروری ہی — اور ممکن ہی کہ اس قدر ووٹ بہم نہ ہوں ، اس لیئے بموجب قاعدہ ۷۸ قانون سنڈیکیٹ کے میں سنڈیکیٹ مورخہ ۲۶ اکتوبر سنہ ۱۹۱۳ ع کی تجویز کا اپیل بھی پیش کرتا ہوں اور وہ حسب ذیل ہی :—

اپیل

اجلاس سنڈیکیٹ منعقدہ ۲۶ اکتوبر سنہ ۱۹۱۳ ع نے بورڈنگ ہوس کا صیغہ جناب عبدالمجید خواجہ صاحب کے سپرد کیا ہی — اس تجویز کے خلاف میں ٹرسٹی صاحبان سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ اس تجویز کو مسترد فرمائیں اور بورڈنگ ہوس کا چارج آنریری سکرٹری کالج کے ہی پاس رکھیں *

محمد اسحاق خاں عفی عنہ
آنریری سکرٹری کالج

۱

اختلافات و ترمیمات

متعلقہ

تحریکات مندرجہ اجنڈا اجلاس سالانہ ٹرسٹیان

مدرسۃ العلوم علی گڈھ

منعقدہ ۳۱ جنوری سنہ ۱۹۱۴ء بمقام علی گڈھ

---

۱۱ - جنوری سنہ ۱۹۱۴ء تک ٹرسٹی صاحبان کی جانب سے جسقدر تحریری رائیں بابت تحریکات مندرجہ فہرست کارروائی (اجنڈا) سالانہ میٹنگ کے وصول ہوئی ہیں بموجب دفعہ ۳۲ ضمن (ہ) قوانین و قواعد ٹرسٹیان ملاحظہ کے لیے ارسال ہیں - اگر کوئی ٹرسٹی صاحبان اپنی رائے میں تبدیلی فرمانا چاہیں تو بواپسی ڈاک اپنی رائے سے مطلع فرمائیں -

جن ٹرسٹی صاحبوں نے ابتک اپنی تحریری رائیں ارسال نہیں فرمائیں ہیں اگر شریک اجلاس نہو سکیں تو حسب منشاء دفعہ ۳۲ قوانین مذکور بذکسی ارسال فرما سکتے ہیں

خاکسار) محمد اسحاق خاں

آنریری سکریٹری مدرسۃ العلوم

۱۸ - جنوری سنہ ۱۹۱۴ء

مد اول

انتخاب ٹرسٹیان

اس مد کی بابت جس جس قدر ووٹ آئے اُنکا خلاصہ ذیل میں درج کیا جاتا ہی۔

نمبر شمار	نام	تعداد ووٹ
۱	مسٹر مظہر الحق صاحب بیرسٹر ایٹ لا بانکی پور	۱۳
۲	آنریبل نواب شمس الہدیٰ صاحب ممبر کونسل بنگال	۱۱
۳	سید ظہور احمد صاحب وکیل لکھنؤ	۳
۴	مسٹر سلطان احمد صاحب بیرسٹر کلکتہ	۲
۵	مسٹر محمد علی صاحب جناح بیرسٹر بمبئی	۶
۶	ڈاکٹر مختار احمد صاحب انصاری	۱۱
۷	سید مصطفیٰ حسین صاحب رضوی۔ اولڈ بواے	۶
۸	ڈاکٹر ناظر حسین صاحب بیرسٹر لکھنؤ	۷
۹	مسٹر ممتاز حسین صاحب بیرسٹر لکھنؤ	۴
۱۰	مولوی نور الحسن خاں صاحب ڈپٹی کلکٹر	۵
۱۱	مسٹر تصدق احمد صاحب بی اے۔ بیرسٹر۔ علیگڈھ	۱
۱۲	مولوی محمد فائق صاحب وکیل فیض آباد	۴
۱۳	آنریبل مولوی رفیع الدین صاحب بیرسٹر۔ بمبئی	۱۳
۱۴	مولوی محبوب عالم صاحب ایڈیٹر پیسہ اخبار لاہور	۸
۱۵	خان بہادر عبدالمجید خاں صاحب ڈپٹی کلکٹر	۴

مد دوم

استعفا فخر الدولہ دلاور الملک آنریبل نواب سر امیر الدین احمد خاں صاحب بہادر کے۔ سی۔ آئی۔ ای۔ والی لوہارو

منظوری	نامنظوری
۱- سید محمد باقر صاحب۔ افسوس کیساتھ منظور ہے۔	۱- سید سجاد حیدر صاحب۔ بغیر کافی وجہ کے میری رائے میں حضرت موصوف کا استعفا منظور نہ کرنا چاہیئے آخر اس ناراضی کا باعث ہوگا
۲- مولوی نظام الدین حسن صاحب۔ کوئی الشان خلاف مرضی ٹرسٹی نہیں ہو سکتا ہے۔ استعفا منظور کرنا لازم ہے۔	۲- مولوی رحیم بخش صاحب۔ سی آئی۔ ای۔ میری رائے میں نواب صاحب بہادر سے پھر التجا کیجائے کہ استعفا واپس فرمائیں
۳- محمد یعقوب صاحب۔ افسوس کیساتھ استعفا منظور ہے	۳- نواب مرزا سعید الدین احمد صاحب۔ کسی طرح میرا دل نہیں چاہتا کہ میں ایسے نامور شخص کے استعفے کی منظوری دوں لہذا نواب محتشم الیہ سے ایکبار اور گذارش کیا چاہیئے کہ وہ کالج سے ترک تعلق نہ فرمائیں
۴- قاضی عزیز الدین صاحب منظور ہے	۴- ایچ ایم ملک صاحب۔ میری رائے یہ ہے کہ جناب والی سے یہ عرض کیجائے کہ اسوقت میں آپ جیسے بزرگوں کا کالج کے ٹرسٹی شپ سے مستعفی ہونا مناسب
۵- نواب غلام احمد خاں صاحب کلامی افسوس کیساتھ منظور کرلینا چاہیے۔	
۶- حاجی محمد صالح خاں صاحب۔ ایسے بزرگ کی خدمات سے کالج کا محروم رہنا قابل افسوس معاملہ ہے۔ جناب موصوف بیحد شکریہ کے مستحق ہیں کہ جناب نے واقعی حالات کو ظاہر فرمادیا۔ اس میں کچھ شک نہیں کہ جب ہی اور جو ہی ٹرسٹی	

منظوری

صاحب کسی وجہ سے بہی کالج کی خدمت
نہ کرسکیں تو فرض اول ہے کہ ٹرسٹی شپ
سے کنارہ کشی اختیار فرمایئں اسواسطے
کہ ٹرسٹی شپ نام ہے خدمت گذاری کا
یہ اعزازی عہدہ نہیں ہے اور راستبازی
کے ساتہہ علیحدگی بہی ایک خدمت ہے

۷۔ مولوی نذیر احمد صاحب۔ چونکہ حضور
نواب صاحب بہادر نہایت اصرار
کے ساتہہ کنارہ کش ہونیکا ارادہ ظاہر
فرماتے ہیں اسلیے نہایت افسوس
کے ساتہہ استعفا منظور کرنیکے سوا
چارہ نہیں۔ الا امید ہے کہ حضور ممدوح
کالج کی فلاح وبہبودی کے ساتہہ اپنی
ہمدردی اور عنایت کو بدستور قائم
رکہیں گے۔

۸۔ مولوی احمد علیخاں صاحب منظور ہے۔

۹۔ شیخ غلام صادق صاحب۔ نہایت
افسوس سے منظور ہے۔

۱۰۔ منشی نیاز محمد خاں صاحب۔ افسوس
کے ساتہہ منظور ہے۔

نامنظوری

نہیں معلوم ہوتا لہذا جناب اپنی دنیوی
معاملات کی مصروفیت کی نسبت کالج
کے کاموںکو زیادہ اہم سمجہکر اسکے مفاد
کے لیے۔ دماغی ومالی مدد کرنے کی
کوشش وسعی کریں۔ یا ایسی درخواست
ٹرسٹی بورڈ کی جانب سے جائے تو خوب ہے

۵۔ نواب سید علی حسن خان صاحب۔ نواب
صاحب کا استعفا دینا نہایت افسوسناک
ہے جناب ممدوح کے قومی و اسلامی جذبات
سے ضرور امید کیجاسکے کہ وہ اپنے
مشاغل زندگی کی طویل فہرست کے
ایک گوشہ میں اپنے قومی کالج کے مشغلہ
کو جگہ دینے میں دریغ نفرما دیں۔
ع۔ ایں ہم اندر عاشقی بالای غمہائے دگر

۶۔ کنور محمد اکرام علیخان۔ نہایت افسوس ہے
کہ ایسا حامیان قوم سرپرستی سے چشم پوشی
فرمانا چاہتے ہیں۔ میری رائے میں
حتی الامکان جناب ممدوح کو پہر توجہ دلانا
چاہیے۔

نامنظوری	منظوری
	۱۱- مولوی محمد فایق صاحب - افسوس کے ساتھ منظور ہے۔
	۱۲- مسٹر احسان الحق صاحب - افسوس کے ساتھ منظور ہے۔

مد سوم

مکرر انتخاب آنریبل نواب ممتاز الدولہ سر محمد فیاض علیخان بہادر کے۔ سی۔ وی او۔ بی۔ ایس۔ آئی۔ کے۔ سی۔ آئی۔ ای۔ برعہدہ پریسیڈنٹ ٹرسٹیان مدرسۃ العلوم من ابتداے فروری سنہ ۱۹۱۴ء لغایت آخر جنوری سنہ ۱۹۱۶ء

نامنظوری	منظوری
	۱- سید محمد باقر صاحب - بدل وجان منظور
	۲- مولوی نظام الدین حسن صاحب منظور
	۳- محمد یعقوب صاحب - نہایت خوشی کے ساتھ انتخاب نواب ممتاز الدولہ سر محمد فیاض علیخاں صاحب بہادر کا بعہدہ پریسیڈنٹ ٹرسٹیان منظور ہے
	۴- قاضی عزیز الدین صاحب - بسر وچشم منظور ہے - نواب صاحب سے بہتر پریسیڈنٹ ٹرسٹیوں کو ملنا ممکن نہیں خدا اُنکو زندہ وسلامت رکھے۔
	۵- حاجی محمد صالح خانصاحب - منظور

منظوری	نامنظوری
٦- سید سجاد حیدر صاحب - ضرور منظور ہے انکے احسانات کا یہی ایک ادنیٰ اعتراف ہے۔	
٧- مولوی نذیر احمد صاحب - منظور	
٨- مولوی رحیم بخش صاحب - منظور	
٩- مولوی طفیل احمد صاحب - منظور	
١٠- مولوی احمد علیخاں صاحب - نہایت خوشی سے منظور ہے۔	
١١- شیخ غلام صادق صاحب - نہایت خوشی سے منظور ہے۔	
١٢- منشی نیاز محمد خاں صاحب - نہایت خوشی کے ساتھ منظور ہے۔	
١٣- مرزا سعید الدین احمد خاں صاحب - منظور -	
١٤- منشی محمد فائق صاحب - منظور -	
١٥- ایچ - ایم - مالک صاحب منظور ہے	
١٦- نواب سید علی حسن صاحب - میں نہایت زور کیساتھ تائید کرتا ہوں کہ نواب صاحب بہادر دوبارہ ہمارے کالج کے پریسیڈنٹ انتخاب کیے جاویں	

منظوری	نامنظوری
جناب ممدوح کے اکرامات کے اعتراف سے کسیطرح عہدہ برآ نہیں ہوسکتے ۱۷- مسٹر احسان الحق صاحب بخوشی منظوری۔ ۱۸- کنور محمد اکرام علیخاں صاحب۔ منظور	

مد چہارم

اجازت فراہمی روپیہ برائے تعمیر وسامان اسکول جدید معہ بورڈنگ ہوس بذریعہ قرض و ڈبنچر سسٹم کے

منظوری	نامنظوری
۱- سید محمد باقر صاحب - منظور ۲- نواب سربلند جنگ مولوی محمد حمید اللہ خان صاحب - جو لوگ ڈبنچر خریدنی چاہیں وہ خرید سکتے ہیں۔ ۳- مولوی نظام الدین حسن صاحب منظور ۴- مولوی محمد یعقوب صاحب - اول بذریعہ ڈبنچر کے روپیہ کی فراہمی کیجائے اگر یہ طریقہ کامیاب ثابت نہو تب قرضہ لیا جائے۔ ۵- قاضی عزیز الدین صاحب - منظور ہے ۶- نواب حسام احمد خاں صاحب [illegible] - منظور	۱- مولوی نذیر احمد صاحب - اسکے متعلق جو اسکیم تیار کیجائے اُس کی منظوری ٹرسٹیان سے حاصل کرنا ضروری ہوگا تاکہ ٹرسٹیان کو بھی مالی ذمہ داری کی تفصیل معلوم ہوسکے۔ ۲- کنور محمد اکرام علیخاں صاحب - میں اس تجویز سے اتفاق نہیں کرتا۔

منظوری	نامنظوری
۷- سید سجاد حیدر صاحب - بذریعہ ڈبنچر سسٹم کے منظوری - میری راے میں ڈبنچر ترجیحاً ڈسٹینان کالج اور اولڈ بوائز کو دیجاویں - بشرطیکہ درخواستیں ضرورت سے زیادہ وصول ہوں -	
۸- مولوی رحیم بخش صاحب - منظور -	
۹- مولوی طفیل احمد صاحب - منظور	
ترمیم	
۱۰- مولوی احمد علیخاں صاحب - اجازت فراہمی روپیہ سے انکار کسیکو نہیں ہوسکتا - علاوہ قرض و ڈبنچر سسٹم کے چندہ بھی اس عمارت کے لیے فراہم کرنا ضرور ہی اور میں خود دو سو روپیہ چندہ دینے کا وعدہ کرتا ہوں جب چندہ سے روپیہ وصول نہو تو ڈبنچر کا طریقہ اختیار کیا جانا مناسب ہی -	
۱۱- شیخ غلام صادق صاحب - منظوری -	
۱۲- منشی نیاز محمد خاں صاحب - اتفاق ہی	
۱۳- مرزا سعید الدین احمد صاحب - منظوری -	
۱۴- مولوی محمد فائق صاحب - منظور	

منظوری	نامنظوری
(۱۵) ایچ ۔ ایم ۔ ملک صاحب ۔ منظور ہے (۱۶) نواب سید علی حسن خان صاحب ۔ منظور ہے مگر بشرط امید قومی ڈیپوٹیشن سسٹم کو مقدم رکھنا زیادہ مناسب ہے۔ (۱۷) مسٹر احسان الحق صاحب ۔ حسب سفارش سنڈیکیٹ منظور ہے۔ اولڈ بوائے الیسوسی ایشن سے درخواست کیجائے کہ ممبران الیسوسی ایشن بذریعہ ڈیپوٹیشن اس رقم کا ایک حصہ فراہم کریں۔	

مد پنجم

انتخاب ۴۰ ممبران برائے مسلم یونیورسٹی الیسوسی ایشن

منظوری	نامنظوری
(۱) ایچ ایم ملک صاحب ۔ چونکہ بعض لیڈر قوم کے طبع شدہ کالج کے اجرا سے یہ سمجھا جاتا ہے کہ گورنمنٹ ہماری خواہش کے مطابق ہمیں یونیورسٹی کا چارٹر نہیں دینا چاہتی تو یونیورسٹی الیسوسی ایشن کے انتخاب کی ضرورت نہیں معلوم ہوتی لیکن لیکن ووٹ طلب کئے گئے ہیں لہذا فہرست ٹرسٹیان مدرسۃ العلوم علی گڈھ کا خاتمہ منظوری پر کیا گیا۔	(۱) مولوی نظام الدین حسن صاحب ۔ ہر ٹرسٹی بحیثیت عہدہ رکن یونیورسٹی ہونا چاہیے ۔ بالفعل ۴۰ کا انتخاب کیا گیا۔ (۲) خان بہادر قاضی عزیز الدین صاحب میری رائے میں ٹرسٹیان کو مسلم یونیورسٹی الیسوسی ایشن کے حکم کی تعمیل اُن کے سیلف رسپکٹ کے خلاف ہے ہمارا کالج ہے جسکے ہم ٹرسٹی ہیں اسکو یونیورسٹی بنانے کی تجویز ہے کوئی وجہ نہیں ہے کہ سب ٹرسٹی اسکے ممبر نہ ہوں۔

ووٹ ٹرسٹیان مدرستہ العلوم علی گڈھ

نمبر	نام ٹرسٹی	پتہ	تعداد منظوری
۱	خان بہادر مولوی سید فریدالدین احمد خان صاحب	الہ آباد	۳
۲	نواب وقار الدولہ وقار الملک مولوی مشتاق حسین صاحب انتصار جنگ بہادر	امروہہ	۱۶
۳	آنریبل ممتاز الدولہ نواب سر محمد فیاض علیخاں صاحب بہادر سی۔ ایس۔ آئی۔ کے۔ سی۔ آئی۔ ای۔ کے۔ سی۔ وی۔ او۔	پہاسو	۱۱
۴	سید محمد میر صاحب وکیل۔	میرٹھ	۲
۵	خان بہادر نواب محمد مزمل اللہ خان صاحب رئیس بھیکم پور۔	علی گڈھ	۱۴
۶	نواب مولوی عبدالمجید صاحب بیرسٹر ایٹ لا۔ سی۔ آئی۔ ای۔	الہ آباد	۸
۷	سید محمد علی اسکوئر۔ سی۔ ایس۔ ڈسٹرکٹ جج	مرادآباد	۹
۸	شمس العلماء مولوی سید امجد علی صاحب ایم اے	بانکی پور پٹنہ	۴
۹	نواب عماد الدولہ عماد الملک مولوی سید حسین صاحب بلگرامی علی یار خان بہادر موتمن جنگ	حیدرآباد	۱۵
۱۰	میر عاشق علی صاحب رئیس	بالائی علیگڈھ	۲
۱۱	مولوی نظام الدین حسن صاحب بی اے بی ایل وکیل	لکھنؤ	۶
۱۲	حاجی محمد موسیٰ خان صاحب رئیس	دتاولی علیگڈھ	۸

نمبر	نام ٹرسٹی	پتہ	تعداد منظوری
۱۳	مولوی حشمت اللہ اسکوائر سی ایس	فرخ آباد	۴
۱۴	شمس العلما مولوی خواجہ الطاف حسین صاحب حالی	پانی پت کرنال	۴
۱۵	صاحبزادہ آفتاب احمد خان صاحب	علی گڈہ	۱۵
۱۶	مولوی علاء الحسن صاحب بی اے ڈپٹی کلکٹر	کانپور	۵
۱۷	آنریبل جسٹس خان بہادر مولوی محمد شاہ دین صاحب	لاہور	۱۵
۱۸	خواجہ سجاد حسین صاحب بی اے	جالندہر	۱۰
۱۹	خان بہادر مولوی سید اشرف الدین احمد صاحب	ہوگلی	۲
۲۰	صاحبزادہ سلطان احمد خان اسکوائر	گوالیار	۶
۲۱	آنریبل خان بہادر خواجہ یوسف شاہ صاحب	امرتسر	۵
۲۲	نواب زادہ نصر اللہ خان اسکوائر	بمبئی	۳
۲۳	سید زین الدین صاحب ایم اے ڈپٹی کلکٹر	علیگڈہ	۶
۲۴	محمد اسلم حیات خان صاحب ایڈیشنل جج	گوجرانوالہ	۲
۲۵	میجر سید حسن صاحب بلگرامی	علی گڈہ	۱۳
۲۶	منشی نیاز محمد خان صاحب بی اے پلیڈر	جالندہر	۴
۲۷	مولوی نذیر احمد صاحب بی اے۔ ایل ایل بی	سری نگر کشمیر	۳
۲۸	آنریبل جسٹس محمد رفیق صاحب	الہ آباد	۱۲
۲۹	مولوی محمد بدر الحسن صاحب	لکھنؤ	۴
۳۰	مولوی حبیب الرحمن خان صاحب رئیس۔ بھیکم پور	علیگڈہ	۱۲
۳۱	آنریبل نواب فتح علیخان بہادر قزلباش۔ سی۔ آئی۔ ای۔ رئیس	لاہور	۶

نمبر	نام ٹرسٹی	پتہ	نشان منظوری
٣٢	نواب مرزا سعید الدین احمد خان بہادر رئیس	دہلی	٣٠
٣٣	نواب محمد اسحاق خان صاحب بہادر سی ایس آنریری سکریٹری مدرسۃ العلوم	علیگڈھ	١٦
٣٤	سید احمد علی صاحب ایم اے۔ ڈپٹی کلکٹر	اجین	١
٣٥	سید محمد ہاشم صاحب بلگرامی بی اے	حیدرآباد	١
٣٦	سید محمد باقر صاحب رضوی	مرادآباد	٠
٣٧	فخر الدولہ دلاور الملک آنریبل نواب سر امیر الدین احمد خان رستم جنگ۔ کے سی آئی ای	لوہارو	١
٣٨	نواب عبد السلام خان بہادر ریٹائرڈ سب جج	رامپور	٣
٣٩	مرزا کاظم حسین اسکوائر بیرسٹر ایٹ لا	لندن	٠
٤٠	حاذق الملک حافظ حکیم محمد اجمل خان صاحب	دہلی	١٢
٤١	خان بہادر قاضی عزیز الدین احمد صاحب	دھولپور	٣
٤٢	خان بہادر مولوی احمد علی خان صاحب	سچے پور	٤
٤٣	شیخ عبد القادر اسکوائر بیرسٹر ایٹ لا	لائل پور	٦
٤٤	شیخ عبد اللہ صاحب بی اے ایل ایل بی وکیل	علی گڈھ	١٥
٤٥	آنریبل سر راجہ تصدق رسول خان صاحب۔ کے سی ایس آئی جہانگیر آباد	بارہ بنکی	٠ ٩
٤٦	آنریبل سر راجہ محمد علی محمد خان صاحب کے سی آئی ای محمود آباد۔	سیتاپور	١٥
٤٧	خان بہادر کرنل عبد المجید خان صاحب	پٹیالہ	٤

نمبر شمار	نام ٹرسٹی	پتہ	تعداد منظوری
۴۸	سید مہدی حسن اسکویر ڈپٹی کمشنر	جلپئیگوڑی	۳
۴۹	نصیر الملک خان بہادر مرزا شجاعت علی بیگ صاحب	کلکتہ	۸
۵۰	مسٹر غلام محمد منشی اسکویر بیرسٹر ایٹ لا	راجکوٹ	۷
۵۱	آنریبل نواب بہادر سر محمد سلیم اللہ خان صاحب کے سی۔ ایس۔ آئی۔ جی۔ سی۔ آئی۔ ای۔	ڈہاکہ	۸
۵۲	خان بہادر شیخ وحید الدین صاحب رئیس	میرٹھ	۵
۵۳	مولوی حاجی عبد اللہ جان صاحب وکیل	سہارنپور	۵
۵۴	مسٹر عبد اللہ یوسف علی صاحب۔ آئی سی ایس	فتحپور	۱۰
۵۵	آنریبل خان بہادر میاں مولوی محمد شفیع صاحب	لاہور	۱۳
۵۶	مولوی سید طفیل احمد صاحب	رڑکی	۵
۵۷	سید نبی اللہ صاحب	لکھنؤ	۱۰
۵۸	خان بہادر سید جعفر حسین صاحب	بہوپال	۲
۵۹	نواب عبد الصمد خان صاحب رئیس چھتاری	بلندشہر	۲
۶۰	خلیفہ سید حامد حسین صاحب بی اے دیوان	پٹیالہ	۳
۶۱	آنریبل مولوی رحیم بخش صاحب سی آئی ای	بہاولپور	۶
۶۲	آنریبل خان بہادر نواب سید نواب علی صاحب چودہری	ڈہاکہ	۶
۶۳	محمد اکبر نذر علی حیدری صاحب	حیدرآباد	۵
۶۴	آنریبل سید محمد عبد الرؤف صاحب	الہ آباد	۸
۶۵	مولوی رزاق بخش صاحب قادری	علی گڈہ	۴
۶۶	آنریبل خان بہادر شیخ غلام قادر صاحب	امرتسر	۲

نمبر	نام خریدار	پتہ	تعداد منظوری
۶۷	محمد یعقوب حسن صاحب کارونمنڈل سے کے - جی - ایف	مدراس	۴
۶۸	نواب نصیر حسین صاحب خیال	پٹنہ	۳
۶۹	خان بہادر ایچ ایم ملک صاحب	ناگپور	۸
۷۰	آنریبل جسٹس سید محمد شرف الدین صاحب	کلکتہ	۱۲
۷۱	نواب سید علی حسن خان صاحب صفی الدولہ حسام الملک لال باغ	لکھنؤ	۲
۷۲	کنور محمد اکرام علیخاں صاحب	پہاسو	۲
۷۳	سیٹھ عبد الکریم عبد الشکور جمال صاحب	رنگون	۶
۷۴	مولوی حبیب اللہ خاں صاحب - خان صاحب	کدورہ	۳
۷۵	مسٹر محمد علی صاحب	دہلی	۷
۷۶	محمد زمان مہدی خاں صاحب	ہوشیارپور	۲
۷۷	محمد سرفراز خاں صاحب	علی گڈھ	۳
۷۸	نواب حافظ کرنل محمد عبید اللہ خاں صاحب	بھوپال	۸
۷۹	آنریبل فاضل بھائی کریم بھائی صاحب	بمبئی	۱۲
۸۰	کنور حافظ احمد سعید خاں صاحب	بلندشہر	۱
۸۱	عامر مصطفیٰ خاں صاحب	عظیم گڈھ	۱
۸۲	آنریبل سر ابراہیم رحمت اللہ صاحب	بمبئی	۹
۸۳	آنریبل جسٹس مولوی سید حسن امام صاحب	کلکتہ	۱۱
۸۴	نواب سربلند جنگ مولوی محمد حمید اللہ خاں صاحب	الہ آباد	۰
۸۵	مولوی مصباح النعمان صاحب	جبل پور	۱

نمبر شمار	نام سرپرستی	پیشہ	تعداد منظوری
۸۶	نواب غلام احمد خاں صاحب کلانی	مدراس	۲
۸۷	خان بہادر مولوی وسیم حسن خاں صاحب	بھوپال	۱
۸۸	آنریبل لفٹننٹ ملک مبارز خاں صاحب	شاہ پور	۴
۸۹	عبدالمجید خواجہ صاحب	علی گڑھ	۲
۹۰	قاسم علی جیراج بھائی پیر بھائی صاحب جے پی	پونہ	۱
۹۱	حاجی محمد صالح خاں صاحب	علیگڈھ	۲
۹۲	ڈاکٹر شیخ محمد اقبال صاحب	لاہور	۹
۹۳	سید راس مسعود صاحب	بانکی پور پٹنہ	۱۳
۹۴	امین احمد صاحب	الہ آباد	۴
۹۵	مولوی محمد ابراہیم صاحب وزیر ریاست	خیرپور سندھ	۵
۹۶	مولوی سراج احمد صاحب ایم اے	ماندلہ	۳
۹۷	آنریبل جسٹس مولوی عبدالرحیم صاحب	مدراس	۱۲
۹۸	سید وزیر حسن صاحب بی اے ایل ایل بی	لکھنؤ	۸
۹۹	شوکت علی صاحب بی اے	علیگڈھ	۷
۱۰۰	محمد یعقوب صاحب	مرادآباد	۳
۱۰۱	میاں محمد احسان الحق صاحب	جالندھر	۲
۱۰۲	مولوی محمد فائق صاحب	فیض آباد	۰
۱۰۳	مولوی سید سجاد حیدر صاحب	دہرہ دون	۲

مد ششم

کمیٹی تحقیقات امور متعلقہ شیعہ مفاد کو بجائے میر عاشق علی صاحب مستعفی یا کسی دوسرے غیر حاضر ممبر کے کسی دیگر ٹرسٹی کو ممبر منتخب کرنے اور کورم وغیرہ کی مقدار معین کرنے کا اختیار ہے

منظوری

(۱) سید محمد باقر صاحب - منظور ہے

(۲) محمد یعقوب صاحب - تجویز مندرجہ مد ششم منظور ہے -

(۳) قاضی عزیز الدین صاحب منظور ہے

(۴) سید سجاد حیدر صاحب - منظور ہے

(۵) مولوی نذیر احمد صاحب - "

(۶) مولوی رحیم بخش صاحب - اتفاق ہے

(۷) مولوی طفیل احمد صاحب - منظور

(۸) مولوی احمد علی خاں صاحب - منظور

(۹) شیخ غلام صادق صاحب - منظور

(۱۰) منشی نیاز محمد خاں صاحب [illegible]

(۱۱) مرزا سعید الدین احمد صاحب - منظور ہے

(۱۲) مولوی محمد فائق صاحب - تجویز اول منظور ہے تعداد باقی کے متعلق کورم تین ممبر کا ہو

نامنظوری

(۱) نواب سربلند جنگ مولوی حمید اللہ خاں صاحب - ممبر ٹرسٹیوں کے مقرر کیے ہوئے ہونے چاہئیں خود کمیٹی کو اختیار دینا مناسب نہیں ہے - کورم میرے خیال میں منجملہ ۹ کے چار ہونا چاہئے - جن میں دو سنی اور دو شیعہ ضرور موجود ہوں -

(۲) مولوی نظام الدین حسن صاحب - معتمد مدرسۃ العلوم کو اختیار دیا جائے کہ وہ خود ارکان کا تقرر اور نصاب کا تعین فرمائیں -

نامنظوری	منظوری
	(۱۳) ایچ ایم ملک صاحب - بجائے میر ہاشم علی صاحب - کسی غیر حاضر ممبر کے عوض کمیٹی تحقیقات امور شیعہ سنی ایجیٹیشن کو مجاز ہوگا کہ وہ رسٹڈیوں میں سے کسیکو منتخب کرلیں مگر اس تحقیقات میں مذہبی تعلقات ہیں اسلیے تین اہل سنت اور تین اہل شیعہ کی حاضری میں کل کارروائی کیجاوے لہذا چھہ صاحبوں کا کورم ہو۔ (۱۴) نواب سید علی حسن صاحب - چونکہ نواب آنریری سکرٹری بہادر نے اپنی کیفیت میں اسمار جدید ممبران مناسب حال کمیٹی بغرض انتخاب پیش نہیں کیے اسلیے میں جناب ازیل مولوی غلام الثقلین صاحب کا نام پیش کرتا ہوں - میرے نزدیک سات معزز ممبروں کا کورم کافی ہے - تین سنی قایمقام اور تین شیعہ قایمقام اور ایک نواب آنریری سکرٹری صاحب بہادر جو دونوں فریق کے بالاتفاق معتمد علیہ ذمہ وار افسر ہیں۔ (۱۵) کنور محمد اکرام علیخاں صاحب - میں اس سے اتفاق کرتا ہوں کہ کمیٹی کو تقرر ممبر کا اختیار دیا جاوے (۱۶) مسٹر احسان الحق صاحب - میر ہاشم علی

منظوری	نامنظوری
صاحب کے بجائے ایک اور ممبر صاحب منتخب ہوں۔ چونکہ معاملہ ضروری ہے لہذا کم سے کم چار ممبران کا کورم ہو اگر کوئی ممبر صاحب شریک نہ ہوسکیں تو کثرت رائے ممبران موجودہ سے کسی اور صاحب کا انتخاب عمل میں آوے۔	

مد ہفتم

منظوری ۱۵۰۰ روپیہ برائے خرید ضروریات سائنس برائے جماعت اسکول لیونگ سارٹیفکیٹ

منظوری	
(۱) سید محمد باقر صاحب ۔	منظور
(۲) نواب سربلند جنگ	″
(۳) مولوی نظام الدین حسن صاحب	″
(۴) مولوی محمد یعقوب صاحب	″
(۵) قاضی عزیز الدین صاحب	″
(۶) نواب غلام احمد خان صاحب کلامی	″
(۷) سید سجاد حیدر صاحب	″
(۸) مولوی رحیم بخش صاحب	″
(۹) مولوی سید طفیل احمد صاحب	″
(۱۰) مولوی احمد علیخان صاحب	″
(۱۱) شیخ غلام صادق صاحب	″
(۱۲) نیاز محمد خانصاحب ۔	اتفاق ہے

نامنظوری

(۱) حاجی محمد صالح خان صاحب ۔ یہ نہیں ظاہر فرمایا گیا کہ یہ رقم صرف کرنے کے بعد اجازت چاہی جاتی ہے یا کیا۔ آنریری سکرٹری صاحب براہ مہربانی ظاہر فرمائیں۔ سنڈیکیٹ کو ایکہزار سے زیادہ خرچ کرنے کی اجازت دینے کا حق نہیں تھا اور نہ ایکہزار سے زائد بغیر منظوری ٹرسٹی صاحبان خرچ کرنا جائز ہے ملاحظہ ہو دفعہ [illegible]/۱۲ قانون سنڈیکیٹ ۔ سنڈیکیٹ کو آیندہ اجتناب لازم ہے۔

(۲) مولوی نذیر احمد صاحب ۔ اس کے متعلق جو کیفیت آنریری سکرٹری صاحب کی طرف سے شائع ہوئی ہے اس سے

منظوری	نامنظوری
(۱۳) مرزا سعید الدین احمد صاحب۔ منظور ہے	یہ واضح نہیں ہوتا ہے کہ بجٹ منظور شدہ سال رواں کے کس مد سے یہ رقم ادا کی جائیگی اور اس میں کسقدر گنجائش ہے غالباً خارج از بجٹ کسی جدید رقم کی منظوری کے لئے یہ تجویز پیش نہیں کی گئی کیونکہ اس قسم کے معاملات بجٹ میٹنگ میں پیش ہونا چاہئے۔
(۱۴) مولوی محمد خالق صاحب ″	
(۱۵) ایچ۔ ایم ملک صاحب ″	
(۱۶) نواب سید علی حسن صاحب ″ سائنس ڈیپارٹمنٹ کی جو رقم ہو اُس سے ادا کیا جائے۔	
(۱۷) کنور محمد اکرام علیخاں۔ منظور ہے	
(۱۸) مسٹر احسان الحق صاحب ″	

مد ہشتم

منظوری دو ہزار روپیہ برائے اخراجات مرمت اُس نقصان کے جو طوفان ہوا سے عمارات وغیرہ کو پہنچا

منظوری	نامنظوری
(۱) سید محمد باقر صاحب۔ منظور	(۱) حاجی محمد صالح خاں صاحب۔ وہی کہ ہے جو مد ہفتم کی بابت عرض کر چکا ہوں۔
(۲) نواب سر افسر جنگ بہادر ″	(۲) مولوی نذیر احمد صاحب۔ اسکے متعلق بھی صراحت ہونا چاہئے کہ یہ رقم کس خاص مد بجٹ سال رواں سے ادا کیا جائیگی۔
(۳) مولوی نظام الدین حسن صاحب ″	
(۴) ″ محمد یعقوب صاحب ″	
(۵) قاضی عزیز الدین صاحب ″	
(۶) نواب غلام احمد خان صاحب کلامی ″	
(۷) سجاد حیدر صاحب ″	
(۸) مولوی رحیم بخش صاحب ″	
(۹) مولوی طفیل احمد صاحب ″	

منظوری		نامنظوری
(۱۰) مولوی احمد علیخاں صاحب۔	منظور	
(۱۱) شیخ غلام صادق صاحب	"	
(۱۲) منشی نیاز محمد خان صاحب	اتفاق ہے	
(۱۳) مرزا سعید الدین احمد صاحب	منظوری ہے	
(۱۴) مولوی محمد فائق صاحب	"	
(۱۵) ایچ ایم ملک صاحب۔ رزولیوشن نمبر ۲ وسنڈیکیٹ ۲۹ جون کے موافق منظور ہو۔		
(۱۶) نواب سید علی حسن صاحب منظور ہے مگر معلوم ہونا ضروری ہے کہ بصورت ختم ہونے [illegible] بقیہ رقم کا کس کس فنڈ سے خرچ ہونا مناسب ہوگا		
(۱۷) کنور محمد اکرام علیخاں۔	منظور	
(۱۸) مسٹر احسان الحق صاحب	"	

دفعہ ہشتم

منظوری تقرر جدید یورپین پروفیسران انتخاب کردہ کمیٹی لندن

(الف) مسٹر آر۔ این منی صاحب۔

(ب) مسٹر اے ٹی ٹیج صاحب

(ج) مسٹر جی ڈبلیو فرگوسن صاحب

منظوری		نامنظوری
(۱) سید محمد باقر صاحب	منظور	(۱) مولوی نذیر احمد صاحب۔ مسٹر منی اور مسٹر ٹیج دونوں ہسٹری بی اے ظاہر
(۲) نواب سربلند جنگ بہادر	"	

منظوری		نامنظوری
(۳) مولوی نظام الدین حسن صاحب	منظور	سکے گئے ہیں۔ کیا دونوں صاحبان ہسٹری کے پروفیسر مقرر کیے جائینگے یا مختلف مضامین کے پروفیسر۔ اسکے متعلق اب صراحت فرمادیجائے۔ مختلف مضامین کے لیے ان پروفیسروں کا تقرر مستحسن ہونگے جنھوں نے خاص اس مضامین میں تکمیل تعلیم کی ہو۔ بغیر کسی وجہ موجہ کے ایک ہی مضمون میں ڈگری یافتہ ایک سے زائد پروفیسر کا تقرر مفید نہیں ہے۔
(۴) محمد یعقوب صاحب بہ تقرر	"	
(۵) قاضی عزیز الدین صاحب	"	
(۶) نواب غلام احمد خاں صاحب	"	
(۷) حاجی محمد صالح خاں صاحب	"	
(۸) سجاد حیدر صاحب	"	
(۹) مولوی رحیم بخش صاحب	"	
(۱۰) مولوی طفیل احمد صاحب	"	
(۱۱) مولوی احمد علیخاں صاحب	"	
(۱۲) شیخ غلام صادق صاحب	"	
(۱۳) منشی نیاز محمد خاں صاحب۔ اتفاق ہے		
(۱۴) مرزا سعید الدین احمد صاحب	منظور ہے	
(۱۵) مولوی محمد فائق صاحب	"	
(۱۶) ایچ ایم ملک صاحب	"	
(۱۷) سید نواب علی حسن خاں صاحب	"	
(۱۸) کنور محمد اکرام علیخاں صاحب	"	
(۱۹) مسٹر احسان الحق صاحب	"	

مد دہم

(الف) منظوری مستقلی و ترقی ۵۰ روپیہ ماہوار در تنخواہ ایس آر پرولیس صاحبان ازلوم واپسی لکار۔ پروفیسری مدرسۃ العلوم

منظوری		نامنظوری
(۱) سید محمد باقر صاحب	منظور۔	(۱) مولوی نظام الدین حسن صاحب۔ تقرر فی الوقت ہونا چاہیے۔ استقلال کی معقول وجہ نہیں ہے۔
(۲) مولوی حمید اللہ خاں صاحب	"	(۲) مولوی نذیر احمد صاحب۔ یہ ہر دو رقوم کس مد سے ادا کیجاویگی اور اس میں گنجایش کسقدر ہے۔ ان امور کی ازراہ کرم صراحت فرمادی جاوے۔
(۳) مولوی محمد یعقوب صاحب تجویز مندرجہ ہذا نامنظور ہے		
(۴) قاضی عزیز الدین صاحب	منظور ہے	
(۵) نواب غلام احمد خاں	"	
(۶) حاجی محمد صالح خان صاحب	"	
(۷) سجاد حیدر صاحب	"	
(۸) مولوی رحیم بخش صاحب	"	(۳) مولوی احمد علیخاں صاحب۔ مسٹر ایس اپرو پیس صاحب امتحان سے بھی مستثنیٰ کیے جاتے ہیں اور پچاس روپیہ ماہوار کا اضافہ بھی دیا جاتا ہے یہ معلوم نہیں ہوتا کہ اضافہ کی کیا ضرورت ہے لہذا اسوقت کوئی رائے ظاہر نہیں کی جاسکتی۔
(۹) مولوی طفیل احمد صاحب	"	
(۱۰) شیخ غلام صادق صاحب	"	
(۱۱) شیخ نیاز محمد خاں صاحب۔ اتفاق ہے۔		
(۱۲) مرزا سعید الدین احمد صاحب	"	
(۱۳) مولوی محمد فائق صاحب	"	
(۱۴) ایچ ایم ملک صاحب		
(۱۵) نواب سید علی حسن صاحب۔ مستقلی اور ترقی کسی قاعدہ اور گنجایش کی بنا پر عمل میں لائی جاوے منظور ہے		
(۱۶) کنور محمد اکرام علیخاں صاحب	منظور	
(۱۷) مسٹر احسان الحق صاحب	"	

مد دوم

(ب) منظوری ترقی پچاس روپیہ ماہوار در تنخواہ مولوی سید علی نقی صاحب لائبریرین از یکم نومبر سنہ ۱۳ء

منظوری	نامنظوری
(۱) سید محمد باقر صاحب - منظور	(۱) مولوی طفیل احمد صاحب - بجٹ میں چونکہ گنجائش کم ہے اسلئے سردست پچیس روپیہ ترقی دیجائے -
(۲) مولوی حمید اللہ خانصاحب 〃	
(۳) مولوی نظام الدین صاحب 〃	
(۴) محمد یعقوب صاحب 〃	
(۵) قاضی عزیز الدین صاحب 〃	
(۶) نواب غلام احمد خاں صاحب کلامی 〃	
(۷) حاجی محمد صالح خاں صاحب 〃	
(۸) سید سجاد حیدر صاحب 〃	
(۹) مولوی رحیم بخش صاحب 〃	
(۱۰) شیخ غلام صادق صاحب 〃	
(۱۱) منشی نیاز محمد خاں صاحب اتفاق ہے	
(۱۲) مرزا سعید الدین احمد صاحب 〃	
(۱۳) مولوی محمد فائق صاحب 〃	
(۱۴) ایچ - ایم - ملک صاحب 〃	
(۱۵) نواب سید علی حسن صاحب - بشرح الف منظور ہے	
(۱۶) کنور محمد اکرام علیخاں صاحب - منظور ہے	
(۱۷) مسٹر احسان الحق صاحب 〃	

مد یازدہم

منظوری ۱۲۳۰ روپیہ پیسے مرمت ایلسن روڈ و سڑک مابین ظہور گیٹ و فیض گیٹ کالج

منظوری

(۱) سید محمد باقر صاحب — منظور
(۲) نواب صدر یار جنگ مولوی حبیب الرحمن خاں صاحب شیروانی — ایضاً
(۳) مولوی نظام الدین صاحب — ایضاً
(۴) محمد یعقوب صاحب — ایضاً
(۵) قاضی عزیز الدین صاحب — ایضاً
(۶) سید سجاد حیدر صاحب — ایضاً
(۷) مولوی رحیم بخش صاحب — ایضاً
(۸) مولوی طفیل احمد صاحب — ایضاً
(۹) مولوی احمد علیخاں صاحب — ایضاً
(۱۰) شیخ غلام صادق صاحب — ایضاً
(۱۱) منشی نیاز محمد خاں صاحب۔ اتفاق
(۱۲) مرزا سعید الدین احمد صاحب۔ حسب اندراج رپورٹ آنریری سکرٹری صاحب منظور ہے
(۱۳) مولوی محمد فائق صاحب — ایضاً
(۱۴) ایچ۔ ایم۔ ملک صاحب
(۱۵) نواب سید علی حسن صاحب۔ حسب شرائط سنڈیکیٹ مندرجہ رزولیوشن نمبر ۳ منظوری
(۱۶) کنور محمد اکرام علیخاں صاحب۔ منظور ہے
(۱۷) مسٹر احسان الحق صاحب۔ منظور ہے اگر ہوسکے تو ان سڑکوں کے دونوں طرف فٹ پاتھ بنا دئیے جاویں جنکی سطح سڑک کی سطح کے قدرے اونچی ہو۔

نامنظوری

(۱) حاجی محمد صالح خاں صاحب۔ اسکا اظہار کہ زائد کی منظوری ہو۔ اسکے متعلق بھی وہی رائے ہے جو مد ہشتم کے متعلق عرض کر چکا ہوں۔ اختلاف کی آئندہ میں روشنی ڈالی جاوے۔

(۲) مولوی نذیر احمد صاحب۔ اس مد کے متعلق بھی ازراہ کرم صراحت فرما دیجئے کہ کس بجٹ سے ادا ہوگی اور اس میں گنجائش کسقدر ہے۔

مد دوازدہم

آنریری سکرٹری صاحب مدرستہ العلوم کو جو بموجب دفعہ ۱۱۹ قانون ٹرسٹیان کالج خاص کارپرداز عہدہ دار ہیں اختیار دیا جاتا ہے کہ وہ گورنمنٹ پرامیسری نوٹوں کو کالج کے مفاد کی غرض سے منتقل یا تبدیل کریں۔

منظوری

(۱) سید محمد باقر صاحب ۔ منظور ہے

(۲) نواب سربلند جنگ بہادر۔ تبدیل کر سکیں لیکن منتقل کے واسطے پہلے سے جلسہ میں منظوری حاصل کرنی چاہئے۔ عام اجازت منتقلی کی میں نہیں دے سکتا۔

(۳) محمد یعقوب صاحب تجویز مندرجہ ہذا منظور ہے۔

(۴) قاضی عزیز الدین صاحب خان بہادر منظور ہے۔

(۵) نواب غلام احمد خانصاحب کلامی منظور

(۶) سید سجاد حیدر صاحب منظور

(۷) مولوی نذیر احمد صاحب منظور

(۸) مولوی رحیم بخش صاحب درست ہے

(۹) مولوی طفیل احمد صاحب منظور۔

نامنظوری

۱۔ مولوی نظام الدین حسن صاحب فروخت پرامیسری نوٹس کا اختیار معتمد کو اُس وقت ہونا چاہئے کہ جب ٹرسٹیز منظور کریں۔ سب گورنمنٹ پرامیسری نوٹس عطیہ مستقل میں فروخت نہیں ہو سکتے۔

۲۔ حاجی محمد صالح خانصاحب۔ نامنظور۔ ملاحظہ ہو دفعہ ۵۰ و ۵۲ قانون ٹرسٹیان سرمایہ دوامی کے منتقل کرنیکا حق نہیں ہے نہ آیندہ اس قسم کی ترمیم مناسب معلوم ہوتی ہے یہ رزولیوشن نہایت گول ہے۔ اس کے پاس ہوجانیکے یہ معنی ہیں کہ آنریری سکرٹری سرمایہ دوامی یا پرامیسری نوٹ کو خرچ بھی کر سکتا ہے اور یہ صورت نہایت مہلک کالج کے حق میں ثابت ہوگی۔

مد یازدہم

منظوری ۱۲۲۰ روپیہ برائے مرمت پارلین روڈ و سڑک پائین جلو گرگیٹ فیض گیٹ کالج

منظوری		نامنظوری
(۱) سید محمد باقر صاحب	منظور	(۱) حاجی محمد صالح خاں صاحب - اکثریت رائے کی منظوری ہے - اسکے متعلق بھی وہی رائے ہے جو مد ہفتم کے متعلق عرض کر چکا ہوں - اختلافی ایجنڈہ میں روشنی ڈالی جاوے -
(۲) نواب سر بلند جنگ مولوی حمید اللہ صاحب	"	(۲) مولوی نذیر احمد صاحب - اس مد کے متعلق بھی ازراہ کرم صراحت فرما دیجئے کہ کس مد بجٹ سے ادا ہوگی اور اس میں گنجایش کسقدر ہے -
(۳) مولوی نظام الدین صاحب	"	
(۴) محمد یعقوب صاحب	"	
(۵) قاضی عزیز الدین صاحب	"	
(۶) سید سجاد حیدر صاحب	"	
(۷) مولوی رحیم بخش صاحب	"	
(۸) مولوی طفیل احمد صاحب	"	
(۹) مولوی احمد علیخاں صاحب	"	
(۱۰) شیخ غلام صادق صاحب	"	
(۱۱) منشی نیاز محمد خاں صاحب - اتفاق		
(۱۲) مرزا سعید الدین احمد صاحب - حسب اندراج رپورٹ آنریری سکرٹری صاحب منظور ہے		
(۱۳) مولوی محمد فائق صاحب	"	
(۱۴) ایچ - ایم - ملک صاحب		
(۱۵) نواب سید علی حسن صاحب - حسب شرائط سنڈیکیٹ مندرجہ رزولیوشن نمبر ۳ منظور ہے		
(۱۶) کنور محمد اکرام علیخانصاحب - منظور ہے		
(۱۷) مسٹر احسان الحق صاحب - منظور ہے اگر ہوسکے تو ان سڑکوں کے دونوں طرف فٹ پاتھ بنا دئے جاویں جو سطح سڑک کی سطح سے کچھ قدر سے اونچی ہو -		

—— ❊ ——

مد دوازدہم

آنریری سکرٹری صاحب مدرسۃ العلوم کو جو بموجب دفعہ ۱۱۹ قانون ٹرسٹیان کالج خاص کارپرداز عہدہ دار ہیں اختیار دیا جاتا ہے کہ وہ گورنمنٹ پرامیسری نوٹوں کو کالج کے مفاد کی غرض سے منتقل یا تبدیل کریں۔

منظوری

(۱) سید محمد باقر صاحب - منظور ہے
(۲) نواب سربلند جنگ بہادر - تبدیل کرنے کی لیکن منتقل کے واسطے پہلے سے جلسہ میں منظوری حاصل کرنی چاہئے - عام اجازت منتقلی کی میں نہیں دیسکتا -
(۳) محمد یعقوب صاحب تجویز مندرجہ ہذا منظور ہے۔
(۴) قاضی عزیز الدین صاحب خان بہادر منظور ہے۔
(۵) نواب غلام احمد خانصاحب کلامی منظور
(۶) سید سجاد حیدر صاحب منظور
(۷) مولوی نذیر احمد صاحب منظور
(۸) مولوی رحیم بخش صاحب درست ہے
(۹) مولوی طفیل احمد صاحب منظور -

نامنظوری

۱- مولوی نظام الدین حسن صاحب فروخت پرامیسری نوٹس کا اختیار معتمد کو اُس وقت ہونا چاہئیے کہ جب ٹرسٹیز منظور کریں - سب گورنمنٹ پرامیسری نوٹس عطیہ مستقل میں فروخت نہیں ہو سکتے -

۲- حاجی محمد صلیح خانصاحب - نامنظور - ملاحظہ ہو دفعہ ۵۶ و ۵۲ قانون ٹرسٹیان سرمایہ دوامی کے منتقل کرنیکا حق نہیں ہے نہ آیندہ اس قسم کی ترمیم مناسب معلوم ہوتی ہے یہ رزولیوشن نہایت گول ہے - اس کے پاس ہوجانیکے یہ معنی ہیں کہ آنریری سکرٹری سرمایہ دوامی یا پرامیسری نوٹ کو خرچ بھی کرسکتا ہے اور یہ صورت نہایت مہلک کالج کے حق میں ثابت ہوگی -

منظوری	نامنظوری
(۱۰) مولوی احمد علی خاں صاحب منظور (۱۱) شیخ غلام صادق صاحب منظور (۱۲) منشی نیاز محمد خاں صاحب اتفاق ہے (۱۳) مرزا احمد سعید خاں صاحب طالب منظور ہے (۱۴) مولوی محمد فائق صاحب منظور (۱۵) ایچ۔ ایم ملک صاحب منظور ہے (۱۶) نواب سید علی حسن صاحب۔ بپابندی دفعہ ۱۵ و ۵۲ قواعد و قوانین ٹرسٹیان منظور ہے۔ مگر اس قسم کی تبدیلیوں کی رپورٹ اور اس کی ضرورت اجلاس ٹرسٹیان میں پیش ہونی یقیناً ایک ضروری امر ہے (۱۷) مسٹر احسان الحق صاحب منظور ہے۔	یہ میری رائے مستقل ہے اور امید ہے کہ تمام ٹرسٹی صاحبان مجھسے اتفاق فرماوینگے کہ پرامیسری نوٹ یا سرمایہ دوامی کے خرچ کرنیکا حق کسی کو بھی نہیں ہونا چاہیئے اگر آنریری سکرٹری صاحب صرف یہ اجازت چاہتے ہیں کہ سرمایہ کو کسی ایسے سرمایہ میں منتقل فرمائیں کہ کسی حالت میں کسی قسم کے نقصان کا اندیشہ نہو۔ اور نفع موجودہ صورت سے یقینی زائد ہو تو اجازت دیجاسکتی ہے۔ رزولیوشن اس طرح ہونا چاہیئے کہ آنریری سکرٹری کالج مدرستہ العلوم کو اختیار دیا جاوے کہ وہ سنڈیکیٹ کی اجازت سے گورنمنٹ پرامیسری نوٹوں کو یقینی محفوظ کسی دوسرے سرمایہ میں جس میں نفع زیادہ ہونا یقینی ہو تبدیل فرما سکتے ہیں۔ وجوہات تبدیل مفصل سب سے پہلے میٹنگ ٹرسٹیان میں جو ایسا عمل کرنیکے بعد منعقد ہو پیش کرنا لازمی ہوگا۔ مجھے اس سے اتفاق نہیں ہے۔

مد نمبر دہم

منظوری ڈھائی ہزار روپیہ برائے فرنیچر و سامان روشنی وغیرہ ضروریات چاروں نئو سند کل ہوسٹلوں کی۔

منظوری	نامنظوری
۱۔ سید محمد باقر صاحب منظور ۲۔ نواب سربلند جنگ بہادر منظور ۳۔ مولوی نظام الدین صاحب حسب گنجائش موازنہ [illegible] روپیہ منظور ۴۔ محمد یعقوب صاحب رقم مندرجہ بالا منظور ہے۔ ۵۔ قاضی عزیز الدین صاحب منظور ۶۔ نواب غلام احمد خاں صاحب کلامی ۷۔ سید سجاد حیدر صاحب منظور ۸۔ مولوی رحیم بخش صاحب " ۹۔ مولوی طفیل احمد صاحب " ۱۰۔ مولوی احمد علی خاں صاحب منظور ہے ۱۱۔ شیخ غلام صادق صاحب " ۱۲۔ نیاز محمد خاں صاحب اتفاق ۱۳۔ مرزا سعید الدین احمد صاحب طالب منظور ہے	۱۔ حاجی محمد صالح خاں صاحب اس مد کے متعلق بھی وہی رائے اور وہی سوال ہے جو مد ہفتم کے متعلق کر چکا ہوں۔ ۲۔ مولوی نذیر احمد صاحب زبابت مد نمبر دہم و چہاردہم، ان ہر دو مدات کے متعلق بھی صراحت فرمایئے جاوے کہ کس مد بجٹ سے ادا ہونگے اور کسقدر گنجائش ہے۔

نامنظوری	منظوری
	۱۴ - مولوی محمد فائق صاحب منظور ہے ۱۵ - ایچ ایم ملک صاحب ۱۶ - نواب سید علی حسن صاحب بشرط گنجائش منظور ہے۔ ۱۷ - کنور اکرام علیخاں صاحب منظور ۱۸ - مسٹر احسان الحق صاحب۔ منظور ہے فرنیچر سادہ قسم کا اور بہت مضبوط ہو۔ جس کے بار بار مرمت کرنے کی ضرورت نہ پڑے۔

۱۴ مد چہاردہم

منظوری پانچہزار سات سو روپیہ برائے خرید سامان فزکس وکیمسٹری و بیالوجی۔

نامنظوری	منظوری
۱- حاجی محمد صالح خاں صاحب بہ شرح مد ہفتم ۲- مسٹر احسان الحق صاحب۔ غیر ضروری ہے۔ بلحاظ ضمن ۳۱ دفعہ ۸ ، کوڈ سنڈیکیٹ	۱ - سید محمد باقر صاحب منظور ہے۔ ۲ - نواب سربلند جنگ بہادر منظور ۳ - مولوی نظام الدین صاحب حسب گنجائش موازنہ حصہ منظور ہے۔ ۴ - محمد یعقوب صاحب

منظوری	نامنظوری
۵ ۔ قاضی عزیزالدین صاحب منظور ہے	
۶ ۔ نواب غلام احمد خاں صاحب کلامی "	
۷ ۔ سید سجاد حیدر صاحب "	
۸ ۔ مولوی رحیم بخش صاحب "	
۹ ۔ مولوی طفیل احمد صاحب "	
۱۰ ۔ مولوی احمد علی خاں صاحب "	
۱۱ ۔ شیخ غلام صادق صاحب "	
۱۲ ۔ نیاز محمد خاں صاحب اتفاق ہے	
۱۳ ۔ مرزا سعید الدین احمد صاحب منظور ہے	
۱۴ ۔ مولوی محمد فائق صاحب "	
۱۵ ۔ ایچ۔ ایم ملک صاحب "	
۱۶ ۔ نواب سید علی حسن خاں صاحب "	
۱۷ ۔ کنور محمد اکرام علیخاں صاحب "	

مد پانزدہم

حدبندی برائے طلبائے کالج و اسکول بجانب قلعہ جس میں

ہابوڑوں کی نو آبادی قائم ہے۔

منظوری	نامنظوری
۱ ۔ سید محمد باقر صاحب منظور ہے ۲ ۔ نواب سر بلند جنگ بہادر۔ غالباً ہابوڑے اٹھا دیئے جائینگے اور حدبندی	۱۔ حاجی محمد صالح خاں صاحب حدبندی کا مسئلہ ٹرسٹیوں کے سامنے آنیکی ضرورت نہیں معلوم ہوتی۔

منظوری

کی ضرورت نہیں ہوگی۔

۳ ۔ مولوی نظام الدین حسن صاحب منظور ہے ٹرسٹیز موجودہ نقشہ پیمائش موقع کو ملاحظہ فرمائیں تاکہ اسکی صحت پر اطمینان ہو۔

۴ ۔ محمد یعقوب صاحب مد ہذا کے آخر میں یہ ترمیم پیش کرتا ہوں جس کو معاہدہ کی اہمیت پر غور فرما کر ٹرسٹی صاحبان منظور فرمائینگے " اور گورنمنٹ صوبہ ہذا سے بجانب ٹرسٹیان کالج کے درخواست کی جاوے کہ وہ از راہ کرم ہیڑیوں کی آبادی کو قلعہ علیگڈھ سے کسی دوسرے شہر کو منتقل فرمائے

۵ ۔ قاضی عزیز الدین صاحب منظور ہے لیکن اسکی کوشش ہونا چاہیے کہ ہاپوڑہ کالونی قلعہ سے اُٹھ جاوے

۶ ۔ نواب غلام احمد خاں صاحب کلامی منظور ہے مگر ہاپوڑوں کی نو آبادی کو قلعہ سے نکالکر کسی بعید مقام پر رکھوانے کی کوشش پوری طور سے کرنا بہت ضروری ہے

نامنظوری

میں تحریک کرتا ہوں کہ آنریری سکرٹری صاحب جناب جوائنٹ سکرٹری صاحب جناب میجر سید حسن صاحب صاحبزادہ آفتاب احمد خاں صاحب اور پرنسپل صاحب کے باہم مشورہ سے حد بندی کی مناسب وقت کردیں۔

۲ ۔ مولوی نذیر احمد صاحب کیفیت اور خط و کتابت مشمولہ سے یہ ظاہر نہیں ہوتا کہ کیا حدود طلبا کیلئے مقرر کیگئی ہیں۔ حد بندی کے تقرر میں اس امر کا خیال رکھنا چاہئے کہ طلبا کی ہواخوری کیلئے کسی قسم کی دقت پیدا نہو۔ مگر مشکل یہ ہے کہ ہواخوری کیلئے صرف ایک قلعہ کی جانب خیال ہے کیا بہتر نہوگا کہ بجانب ٹرسٹیان اس نو آبادی کو منتقل کرنیکی درخواست بحضور گورنمنٹ کی جاوے۔

۳ ۔ مولوی احمد علی خاں صاحب ۔ بجائے اسکے کہ ہپوڑوں کی مخالفت کیجائے کہ تعلیمی حد سے باہر قدم نہ رکھیں طلبا سے کالج کا رکھا جانا تجویز کیا جاتا ہے۔ علاوہ اس کے جبکہ امید ہے کہ ہپوڑہ قلعہ سے ہٹا دیئے جائینگے تو یہ تحریک بے سود ہے۔ لہذا نامنظور۔

منظوری	نامنظوری
۷ - سید سجاد حیدر صاحب بطور عارضی انتظام کے منظوری جسقدر جلد ممکن ہو یہ قیود طالب علموں پر سے اٹھا دیئے جائیں۔ طالب علموں کی ہواخوری کے دائرہ کا اسقدر محدود کرنا بہت مضر ہوگا ہمیشہ انکے سامنے ایک ہی منظر رہیگا اور یہ انکے تخلیہ پر کوئی اچھا اثر نہ ڈالیگا۔ اس کا علاج یہی ہے کہ گورنمنٹ از راہ مہربانی وبلحاظ ضروریات تعلیم بابوڑوں کو علی گڑھ سے علٰحدہ کر دے۔ ۸ - مولوی رحیم بخش صاحب کرائی جائے۔ ۹ - مولوی طفیل احمد صاحب منظور۔ ۱۰ - شیخ غلام صادق صاحب " ۱۱ - منشی نیاز محمد خاں صاحب اتفاق ہے ۱۲ - مرزا سعید الدین احمد صاحب منظور ہے ۱۳ - مولوی محمد فائق صاحب " ۱۴ - ایچ۔ ایم ملک صاحب کارروائی کیجاوے ۱۵ - نواب سید علی حسن صاحب۔ صاحب کلکٹر کی مہربانی اور نیز توجہ اور وعدہ سے (جیسا کہ کیفیت نوشتہ نواب آنریری سکرٹری بہادر میں مندرج ہے) امید ہے کہ اٹھا دینا اس عرصہ میں منظور ہوگیا ہوگا یا	

نامنظوری	منظوری
	یا بہت جلد منظور ہونیکی اُمید ہوگی ہوگی اس صورت میں حدبندی بیکار ہے۔ بصورت دیگر ضرور حدبندی کی جاوے۔ بشرطیکہ ہیڑ لون پر بھی یہ حدبندی کافی طور پر موثر ہو سکے۔ نیز یہ بھی دریافت طلب ہے کہ اُس کے مصارف کاکس فنڈ سے ادا ہونا مناسب ہوگا
	۱۶ - کنور محمد اکرام علی خاں صاحب منظور
	۱۷ - مسٹر احسان الحق صاحب بڑے افسوس کا مقام ہے کہ گورنمنٹ نے ایک جرائم پیشہ قوم کی آبادی کو کالج کے اسقدر قریب رکھنا مناسب سمجھا ہے۔ ہمکو پورے زور کیساتھ گورنمنٹ سے یہ استدعا کرنی چاہئے کہ یہ آبادی قلعہ سے ہٹادی جاوے۔ فی الحال یہ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ قلعہ سے چار میل کے فاصلہ پر یا کسی خاص سڑک کو حد فاصل مقرر کردیا جاوے۔ اور کالج کے طلباء اور ہیڑ لون کو بغیر پاس کے اس حد سے گذرنے کی اجازت نہ ہو۔

مدرشانزدہم

منظوری تعمیر ٹرسٹیز ہوس بذریعہ ڈنچرز کے

نامنظوری	منظوری
۱ - مولوی محمد حمید اللہ خاں صاحب میں اسکی رائے نہیں دیسکتا۔	۱ - سید محمد باقر صاحب منظور ہے۔
	۲ - محمد یعقوب صاحب "

منظوری	نامنظوری
۳- نواب غلام احمد خاں صاحب کلامی منظور ہے اور میں بخوشی تمام یکمشت یکصد روپیہ دونگا اور ماہوار ایک روپیہ بھی دیتا رہونگا۔ اس اسکیم کو پورے طور پر تیار کرنیکے بعد کارروائی شروع ہونی چاہئیے۔ ۴- مولوی رحیم بخش صاحب درست ہے۔ ۵- مولوی طفیل احمد صاحب منظور ہے ۶- شیخ غلام صادق صاحب۔ تجویز نہایت مستحسن ہے مجھے اس سے اتفاق ہے کہ ٹرسٹیان چندہ دیں اور ایک ٹرسٹیز ہوس تعمیر کیا جائے میری رائے میں لفظ ڈیبنچر جو استعمال کیا گیا ہے یہ صحیح نہیں کیونکہ ٹرسٹی صاحبان چندہ دینگے نہ کہ قرضہ۔ مجھے اس سے اتفاق نہیں ہے کہ آٹھ دس ہزار روپیہ کے خرچ سے چند عالیشان کمرے تعمیر کئے جائیں جنمیں ایک وقت چھ یا سات ٹرسٹیوں سے زیادہ نہ رہ سکتے بلکہ یہ عمارت مختلف بارکوں کی شکل میں بنائی جاوے اور ہر ایک بارک کی اگرچہ چھت ایک ہی ہو مگر بارک کو ایک لکڑی کے تختوں سے جو [illegible] کر دیئے جائیں	۲- مولوی نظام الدین حسن صاحب تخمینہ تعمیر پیش ہونا چاہئیے۔ بلا منظوری تخمینہ قرض لینے کی اجازت نہیں ہوسکتی۔ ۳- خان بہادر قاضی عزیز الدین صاحب گیسٹ ہاؤس (مہمان خانہ) موجود ہے کسی اور مکان کی ضرورت نہیں۔ ۴- حاجی محمد صالح خاں صاحب ڈیبنچر کے یہ معنی ہیں کہ مشترکہ سرمایہ سے ایک مکان بنا بنایا جاوے اور جو روپیہ لگائیں اُن کو نفع تقسیم کیا جائے چونکہ مفصل اسکیم پیش نہیں کی گئی رائے دینا مشکل ہے۔ براہ مہربانی جناب آنریری سکرٹری صاحب مفصل اسکیم پیش فرمائیں۔ ۵- سید سجاد حیدر صاحب۔ میرے خیال میں یہ غیر ضروری ہے۔ مختلف ذاتوں کے متعدد رسوئی گھر کالج میں بننے کے میں مخالف ہوں کالج کلب موجود ہے اب اولڈ بوائز لاج بن گیا ہے۔ ان دونوں میں میرے خیال میں اتنی کافی جگہ ہوگی کہ ٹرسٹی صاحبان ایکس ٹرسٹیز جب ٹرسٹی صاحبان اسقدر کثرت سے تشریف

(منظوری)

جیسا کہ بورڈنگ ہوسوں میں ہوتے ہیں جن کو
انگریزی میں کیوبکل کہتے ہیں۔
اس طریق سے میری رائے میں دس ہزار کی
لاگت سے ۳۰ ٹرسٹی ایک وقت میں ٹھہر سکتے
ہیں انتظام اخراجات ماہواری کے بابت میں
بھی مجھے اتفاق ہے۔

۷۔ منشی نیاز محمد خاں صاحب اتفاق ہے۔

۸۔ مرزا سعید الدین احمد صاحب۔ منظور ہے۔

۹۔ نواب سید علی حسن خانصاحب۔ گیسٹ
ہوس اور نیز خالی مقامات میں اگر مقام ٹرسٹیاں
کسی وجہ سے ممکن نہ ہو تو ٹرسٹیز ہوس ضرور
تعمیر ہونا مناسب ہے رہی مہمانداری اس کے
متعلق میں بحیثیت خان بہادر میر جعفر حسین
ایک مطبوعہ اسکیم ٹرسٹیوں کے سامنے پیش
کر چکا ہوں (جو ملاحظہ طلب ہے) اور رقم مجوزہ
اسکیم بھی بنام مہمانداری ادا کر چکا ہوں۔
بعض دیگر ٹرسٹیوں نے بھی رقوم مہمانداری
ادا کر دی ہیں۔ اگر وہ اسکیم پورے طور پر عمل
میں لائی جاوے تو ٹرسٹیوں کی مہمانداری کا
باحسن وجوہ انتظام ہو سکتا ہے۔

(نامنظوری)

لائیں کہ ان دونوں مقامات میں جگہ نہ ہو
تو خیمے نصب کئے جا سکتے ہیں جو کالج اور
کلب اور اولڈ بوائز لاج کے زیر انتظام ہوں
۶۔ مولوی نذیر احمد صاحب۔ کیا گیسٹ ہوس
اور اولڈ بوائز لاج اس غرض کو پورا نہیں کر سکتے
اگر ٹرسٹیز ہوس کی تعمیر کی ضرورت محسوس
کی جاوے تو بالفعل اس تجویز کو ملتوی کیا
جائے تاوقتیکہ مجوزہ یونیورسٹی کے قیام کے
متعلق کچھ فیصلہ نہ ہو لے۔ کیونکہ یونیورسٹی
کے قیام کے بعد صورت انتظام بہت کچھ
تبدیل ہو جاوے گی۔

۷۔ مولوی احمد علیخاں صاحب گیسٹ ہوس
یعنی مہمان خانہ تیار ہو گیا ہے لہذا ضرورت
کسی جدید عمارت کی معلوم نہیں ہوتی۔

۸۔ مولوی محمد فائق صاحب۔ موجودہ
ضروریات یعنی تعمیر اسکول کے لحاظ سے و
نیز اس لحاظ سے کہ دو لاکھ روپیہ فراہم کرنا
ضروری ضروریات ہے (ملاحظہ ہو ضمن ۳)
اس جدید کام کو ہاتھ میں لینا مناسب نہیں
۹۔ اے۔ ایچ۔ ایم ملک صاحب۔ چونکہ شدہ
تعمیر ٹرسٹی ہاؤس فنڈ میں تحریک سید جعفر حسین

منظوری	نامنظوری
۱۰ - مسٹر احسان الحق صاحب - میرے خیال میں پہلے یہ تجویز ہو چکی ہے کہ ہر ایک سائنٹسٹ صاحب (کمیٹی ایک) ... روپیہ چندہ فرما دیں اگر یہ تجویز مسترد ہو چکی ہے تو پھر بذریعہ ڈپیوٹیشن ... تیار کیا جاوے ۔	صاحب نے ایک سو روپیہ تین سال پیشتر بھیجدیئے ہیں اور صاحبوں نے بھی بھیجے ہونگے اس کا کیا یہ علیحدہ آمد ہوا ۔ اسکی خبر ہونا چاہیئے ۔ پھر اس تحریک پر رائے دیجاویگی ۔ ۱۰ - کنور محمد اکرام علیخاں صاحب مجھے اس سے اتفاق نہیں ہے

مد ششم

(۱) مبلغ ۱۱۰ سو روپیہ کے قریب جو بطور امانت بغیر کسی خاص مقصد کے پڑی ہوئی ہیں اور جن کا ذکر فقرہ نمبر ۴۴ کیفیت نسبت مد ششم (کاغذ نمبر ۱۲) میں ہے اسکو کالج کے عام حساب یعنی فلوٹنگ اکاؤنٹ میں شامل کر دیا جائے ۔

(منظوری)	(نامنظوری)
۱ - سید محمد باقر صاحب منظور	

منظوری	نامنظوری
۲۔ مولوی حمید اللہ خانصاحب منظور	
۳۔ مولوی نظام الدین صاحب مبلغ لعہ بابت حسابات رواں میں جمع کردو۔	
۴۔ محمد یعقوب صاحب۔ تجویز ہذا منظور ہے۔	
۵۔ قاضی عزیز الدین صاحب "	
۶۔ حاجی محمد صالح خاں صاحب۔ مد ہائے نمبر ۱۔ و ۲ و ۳ و ۴ کے متعلق یہ عرض ہے کہ امانتیں پوری کر دی جائیں لیکن جو امانت جس غرض سے ہے آیندہ اسی مد میں صرف کیا جاوے اسی مد کے متعلق مفصل نوٹ علیحدہ کاغذ پر پیش کرتا ہوں۔	
۷۔ سید سجاد حید ر صاحب۔ منظور	
۸۔ مولوی رحیم بخش صاحب ضرور شامل کیا جاوے۔	
۹۔ مولوی رحیم بخش صاحب منظور	
۱۰۔ مولوی احمد علیخاں صاحب "	
۱۱۔ شیخ غلام صادق صاحب "	
۱۲۔ منشی شہباز محمد خاں صاحب اتفاق ہے	
۱۳۔ مرزا سعید الدین احمد صاحب منظور ہے۔	
۱۴۔ مولوی محمد فائق صاحب۔ "	

نامنظوری	منظوری
	۱۵- اپیچ - بی ہم بلاک صاحب - منظور۔ ۱۶- نواب سید علی حسین صاحب - اگر مطلوبہ غرض عطیہ دریافت ہونا ممکن نہو تو فلو ٹنگ اکونٹ میں شامل کردیا جانا منظور ہے۔ ۱۷- کنور محمد اکرام علیخاں صاحب ۱۸- احسان الحق صاحب نقشہ ہائے متذکرہ بالا منظور ہیں

مدہفتد ہم

(۲) مبلغ ایک لاکھ سوا گیارہ ہزار روپیہ کے قریب کی وہ رقم جس کی تفصیل ابتدائی فقرہ نمبر ۹ کیفیت بنسبت مدہفتد ہم (کاغذ نمبر ۳) میں ہو امانتوں کے پورا کرنے کے لئے حسب تجویز آنریری سکرٹری صاحب کالج منتقل کردی جاوے۔

نامنظوری	منظوری
۱- نواب سید علی حسن صاحب - ان رقوم میں عمارتوں کا فنڈ قدیم مبلغ ۳۶۸۶۵ روپیہ ایک آنہ تین پائی مندرجہ نقشہ نمبر چار اور ٹرسٹیز مہمانداری فنڈ مبلغ آٹھ سو ترپن روپیہ تیرہ آنہ چھ پائی بھی شامل ہیں۔ مجکو ان دونوں فنڈوں کی متعلق عذر و اختلاف ہے۔ عمارت فنڈ کے متعلق عرض ہے کہ میں نے بزمانہ نواب محسن الملک مرحوم تین ہزار روپیہ برائے تعمیر دو کمرہ کے	۱- سید محمد باقر صاحب - منظور ۲- نواب مولوی حبیب اللہ خاں صاحب منظور اور آئندہ امانتوں کا حساب علٰحدہ رہے۔ ۳- مولوی نظام الدین حسن صاحب مبلغ ۱۱۴۳۴۲-۹-۰ روپیہ عام امانت ہوں تو قبل تصفیہ حسابات کردیا جاوے۔ ۴- محمد یعقوب صاحب - تجویز ہذا منظور ہے ۵- قاضی عزیز الدین صاحب " ۶- سجاد حیدر صاحب "

منظوری	نامنظوری
۷۔ مولوی رحیم بخش صاحب منتقل کیا جانا منظور ہے۔ ۸۔ مولوی طفیل احمد صاحب منظور ۹۔ مولوی احمد علی خاں صاحب " ۱۰۔ شیخ غلام صادق صاحب منظور جمع خرچ کر لیا جائے۔ ۱۱۔ مولوی محمد فائق صاحب منظور ۱۲۔ ایچ ایم۔ ملک صاحب "	بورڈنگ ہاؤس بیادگار نواب زینت جہاں بیگم مرحومہ دختر خاکسار و دیگر بنام نواب برکت جہاں بیگم مرحومہ دختر ثانی خاکسار کالج میں ارسال کئے تھے میں جہاں تک خیال کرتا ہوں ہنوز وہ دونوں کمرے تعمیر نہیں ہوئے ممکن ہے کہ یہ رقم مندرجہ بالا بھی اس عمارات فنڈ میں شامل ہوگی یہ بھی ممکن ہے کہ دیگر معطی صاحبان کی رقوم کے ساتھ بھی یہی طریقہ برتا گیا ہو۔ پس میں ایسی رقوم کی بابت کچھ نہ منظور کر سکتا ہوں کہ وہ دوسری مد میں منتقل کر دی جاویں۔ البتہ عطیہ عالیجناب کرنل عبید اللہ خاں صاحب بہادر و عطیہ اعلیٰ حضرت امیر کابل اگر بلا شرط ہے تو اس کو منتقل کر دینا منظور ہے۔ فنڈ دوم یعنی شہر ظہیر جہاندار فنڈ کو بھی میرے رائے میں کسی طرح بجز اس صرف کے جس سے یہ چندہ دیا گیا ہے کسی دوسری مد میں منتقل کرنا قابل منظوری نہیں ہو سکتا ہے۔ ۳۔ کنور محمد اکرام علیخاں۔ مجھے اس سے اتفاق نہیں ہے۔

مد ہشتدہم

(۴۳) امانتوں کی بقیہ رقم پورا کرنیکے لئے جو مبلغ دولاکھ روپیہ کے قریب اور ضرورت ہو وہ سید میموریل فنڈ اور کالج کے رزروڈ فنڈ اور ضرورت ہو تو یونیورسٹی فنڈ کی آمدنی سے یا اور جس طرح ممکن ہو قرض لینے کا انتظام کیا جاوے۔

منظوری	نامنظوری
۱۔ سید محمد باقر صاحب منظور ۲۔ نواب محمد حمید اللہ خاں صاحب۔ الفاظ "اور ضرورت ہو تو یونیورسٹی فنڈ کی آمدنی سے" خارج کرنیکے بعد باقی رزولیوشن منظور کرتے ہیں۔ ۳۔ مولوی نظام الدین حسن صاحب رقم امانت ۲۱۰۴۸۴-۱۱-۹ روپے واجب الادا ہیں اس کا تصفیہ کرنا ضرور ہے تاکہ امانت قائم رہے۔ جن مدات سے روپیہ مل سکے وہ ادا ہو جس رقم کے قرض لینے کی حاجت ہو اُس کی خاص منظوری لیجاوے۔ ۴۔ قاضی عزیز الدین صاحب۔ منظور ۵۔ سید سجاد حیدر صاحب " ۶۔ مولوی طفیل احمد صاحب " ۷۔ مولوی احمد علی خاں صاحب "	۱۔ کنور محمد اکرام علیخاں۔ مجھے اس سے اتفاق نہیں ہے۔

منظوری	نامنظوری
۸ - شیخ غلام صادق صاحب۔ منظور ہے ۹ - مولوی محمد فائق صاحب ۱۰ - آر۔ ایچ۔ ایم ملک صاحب۔ یونیورسٹی فنڈ کے سوا مذکورہ بالا کے طریقے سے تجویز کی جاوے۔ ۱۱ - نواب سید علی حسن صاحب منظور ہے اس رقم میں رقوم عمارت فنڈ و ٹرسٹیز مہمانداری نقشہ کے بجائے رقم قرضہ اضافہ کر کے حسب تجویز بالا عملدرآمد کرنا چاہیئے	

مد ہشتدہم

۴ - اخراجات تشریف آوری حضور پرنس آف ویلز بہادر و ہز مجسٹی امیر صاحب کابل اور مرمت کوٹھی مولوی سمیع اللہ خاں صاحب مرحوم (موسومہ بہ بھوپال ہاؤس) و عطیہ جناب نواب بہادر صاحب ڈھاکہ و تعمیر مقبرہ نواب محسن الملک مرحوم اور دیگر مدات مندرجہ نقشہ نمبر ۱ و ۲ کا تصفیہ جس طور سے آنریری سکرٹری صاحب کالج نے جابجا اپنی کیفیت میں نوٹ کر دیا ہے منظور کیا جاوے۔

منظوری	نامنظوری
۱ - سید محمد باقر صاحب منظور ہے۔ ۲ - نواب محمد حمید اللہ خاں صاحب بہادر جنگ — بھوپال ہوس نام بلا اجازت مالک نہیں رکھا	۱ - کنور محمد اکرام علی خاں صاحب — اخراجات تشریف آوری حضور پرنس آف ویلز بہادر و ہز مجسٹی امیر صاحب [illegible]

نامنظوری	منظوری
کابل کے متعلق سکرٹری صاحب کالج کو مشورہ لوکل ٹرسٹیز انتظام فرمانا چاہیئے۔ باقی مرمت کوٹھی مولوی سمیع اللہ خان صاحب مرحوم و عطیہ جناب نواب صاحب بہادر ڈہاکہ و تعمیر مقبرہ نواب محسن الملک مرحوم۔ سکرٹری صاحب موصوف کی تنہا تجویز کافی ہوگی۔	جاسکتا۔ مرمت کے متعلق معاہدہ ہوا ہے اُس پر عملدر ہونا چاہیئے۔ بقیہ تحریک منظور ہے۔ ۳۔ مولوی نظام الدین حسن صاحب رقوم مذکور کا تصفیہ کرنا لازم ہے۔ جب واقعی مصارف ہوں تو اُن کو عرصہ دراز تک زیر تصفیہ رکھنا قرین مصلحت نہیں ہے۔ ۴۔ خان بہادر قاضی عزیز الدین صاحب منظور ہے ۵۔ سید سجاد حیدر صاحب منظور ہے ۶۔ مولوی رحیم بخش صاحب منظور ہے۔ ۷۔ مولوی طفیل احمد صاحب " ۸۔ مولوی احمد علیخاں صاحب " ۹۔ شیخ غلام صادق صاحب " ۱۰۔ مولوی محمد فائق صاحب " ۱۱۔ ایچ۔ ایم ملک صاحب " ۱۲۔ نواب سید علی حسن خانصاحب "

مد پانزدہم

منظوری رزولیوشن ہا سے پیش کردہ حاجی محمد اسمٰعیل خانصاحب شروانی (۱) عہدہ داران کالج واسکول کا فرض ہوگا کہ قانون ٹرسٹیان وسنڈیکیٹ جو اسوقت نافذ ہو چکے ہیں یا آیندہ نافذ ہوں اُنکی پوری پوری پابندی کریں بحالت خلاف ورزی اپنے عہدہ سے علیحدہ خیال کئے جائینگے

نامنظوری	منظوری
۱۔ مولوی نواب محمد حبیب اللہ خانصاحب سربلند جنگ	۱۔ سید محمد باقر صاحب ، سوائے آنریری سکرٹری

منظوری	نامنظوری
جنٹ سکرٹری ٹرسٹیان کے باقی عہدہ داران کے واسطے منظور ہے۔ ۲۔ حاجی محمد صلیح خانصاحب منظور ہے ۳۔ سید سجاد حیدر صاحب۔ یہ ایک بدیہی امر ہے بطور تصریح مزید کے یا بطور یاد دہانی کے شاید رزولیوشن پیش کیا گیا ہے تو منظور ہے ۴۔ مرزا سعید الدین احمد خانصاحب منظور ہے	یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ خود بخود کوئی عہدہ سے علیحدہ خیال کیا جائے۔ جبتک ٹرسٹی اسکو موقوف نکریں علیحدہ نہیں ہو سکتا میری رائے میں یہ تحریک واپس لئے جانیکے قابل ہے۔ ۲۔ مولوی نظام الدین حسن صاحب۔ پابندی قوانین نافذہ لازم ہے غرض بلا منظوری باضابطہ نہیں ہوسکتا۔ ۳۔ محمد یعقوب صاحب۔ اس رزولیوشن کے دو جزو ہیں اول پابندی قواعد۔ دوسرا بحالت خلاف ورزی عہدہ سے علیحدہ خیال کیا جانا۔ جزو اول سے مجھے پورا اتفاق ہے جزو ثانی سے اتفاق نہیں ہے۔ درصورت خلاف ورزی کے معاملہ ٹرسٹی صاحبان کے روبرو پیش کیا جاوے اور ہر صورت کے لحاظ سے وہ تجویز کرینگے کہ کیا کارروائی کرنا چاہیئے۔ ۴۔ خانبہادر قاضی عزیز الدین صاحب نامنظور ۵۔ مولوی نذیر احمد صاحب۔ جملہ تحریکات مندرجہ مد ہذا نہایت اہم امور کے متعلق ہیں لیکن جناب آنریری سکرٹری صاحب کی رائے انکے ساتھ شامل نہیں ہے اور نہ صاحب ممدوح کی طرف سے کوئی کیفیت تحریر ہوئی جس سے موجودہ عملدرآمد اور اس کے حسن و قبح معلوم ہوسکیں ایسی صورت میں رائے قائم کرنا دشوار ہے امید کہ جناب آنریری سکرٹری صاحب ارقام فرمائینگے کہ ان تجاویز کے نافذ کرنیمیں کسی قسم کی عملی دقت توپیش نہیں آئیگی۔

منظوری	نامنظوری
	۶۔ مولوی سید طفیل احمد صاحب۔ ان تمام قواعد کو قانون ٹرسٹیان سے ملا کر دیکھنا چاہئیے اُس کے بعد ترمیم یا اضافہ کی شکل میں پیش کرنا مناسب ہے۔ ۱ نامنظور ہے۔ جو مناسب سزا ہو وہ دیجایا کرے۔ علٰحدگی کا حکم سخت ہے البتہ اگر مسلسل خلاف ورزی ہو تو علٰحدگی میں ہرج نہیں ہے۔ ۷۔ شیخ غلام صادق صاحب۔ اسمیں کچھ شک نہیں ہے کہ عہدہ داران کالج و اسکول قانون کے پابند ہیں اور قانون کا پابند رہنا انکا فرض ہے لیکن یہ الفاظ کہ "بحالت خلاف ورزی عہدہ سے علٰحدہ خیال کئے جائیں" بالکل مہمل ہیں ہر ایک عہدہ دار کے برخلاف جب وہ خلاف ورزی قانون کرے مناسب کارروائی کی جاسکتی ہے اس لئے یہ رزولیوشن نمبر ۱ بوجہ الفاظ صدر نامنظور ہے۔ ۸۔ منشی نیاز محمد خانصاحب۔ میری رائے میں اس مد کی ضرورت نہیں ہے اور ترمیم قانون لازم آتی ہے۔ ۹۔ مولوی محمد فائق صاحب۔ اس طور پر ترمیم پیش کرتا ہوں "بحالت خلاف ورزی مستوجب باز پرس یا اپنے عہدہ سے علٰحدہ کئے جاینگے یا ہونگے" فائدہ اس ترمیم کا یہ ہے کہ مختلف حالات کے لحاظ سے ٹرسٹی صاحبان اپنا اختیار تمیزی برت سکیں گے ورنہ اگر کبھی معمولی کام میں بھی خلاف ورزی عہدہ داران سے خواہ وسہواً ہی کیوں نہ عمل

(منظوری)	(نامنظوری)
	ہیں آنے پر وہ قطعاً برخاست ہو جاویگا سہو اور خطا انسان سے ضرور ہوا کرتی ہے مجوزہ سزا نہایت سخت ہے۔ ۱۰۔ نواب سید علی حسن خاں صاحب قانون ٹرسٹیان و سنڈیکیٹ اس وقت تک جو نافذ ہو چکی ہیں اُنکے پوری پابندی کرنیکے متعلق اتفاق ہے۔ بحالت خلاف ورزی بجائے اپنے عہدہ کے علیحدہ کئے جانیکے یہ عبارت ہونا مناسب ہے "! اُنسے جواب ۱۱۔ کنور محمد اکرام علیخاں صاحب۔ مجھے اس سے اتفاق نہیں ہے۔ جو قاعدہ اس بارہ میں قانون ٹرسٹیان میں آج چلا آیا ہے وہ مناسب ہے۔

مد نمبر نہم

۳۔ آنریری سکرٹری، جوائنٹ سکرٹری اور ہر ایک ٹرسٹی کا فرض ہوگا کہ جب کسی عہدہ دار کو خلاف ورزی قانون کا مرتکب پائیں تو سنڈیکیٹ میں معاملہ کو پیش کریں۔ سنڈیکیٹ کا فرض ہوگا کہ بعد جواب لینے کے شکایت کے ثابت ہونے پر اس عہدہ دار کو جس کے متعلق شکایت کیگئی ہے عہدہ سے معطل کردے اور اس کے بعد جو اجلاس ٹرسٹیان اوّل منعقد ہو اسمیں آخر فیصلہ کے واسطے پیش کریں۔ آخری فیصلہ کا ٹرسٹیز کو جو اجلاس میں شریک ہونگے اختیار ہوگا۔

منظوری	نامنظوری
۱۔ سید محمد باقر صاحب۔ منظور ہے ۲۔ حاجی محمد صالح خاں صاحب " ۳۔ نواب سید علی حسن خاں صاحب "	۱۔ نواب سربلند جنگ مولوی حمید اللہ خاں صاحب قابل واپس لینے کے ہے اگر نہ لیا جاوے تو نامنظور ۲۔ مولوی نظام الدین حسن صاحب۔ عام قواعد نافذ ہیں کسی خاص قاعدہ کی حاجت پائی نہیں جاتی۔

منظوری	نامنظوری
	۳ - محمد یعقوب صاحب - جس طرح پر کہ یہ رزولیوشن پیش کیا گیا ہے مجھے اس سے اتفاق نہیں ہے اگر ہر ٹرسٹی کو انتظامی امور میں مداخلت کا حق دیدیا جائیگا تو کالج کا کام ایک دن بھی نہیں چلیگا - خلاف ورزی قواعد پر نوٹس لینے کا حق صرف آنریری سکرٹری کا ہونا چاہیے ۴ - قاضی عزیز الدین صاحب نامنظور - ۵ - سید سجاد حیدر صاحب - میں اس آخری فقرہ کے معنی نہیں سمجھا - ٹرسٹیز باڈی سے کیا سمجھا گیا اس لئے ووٹ دینے سے قاصر ہوں - ۶ - مولوی طفیل احمد صاحب - نامنظور ہے سزا جرم کی نوعیت پر منحصر ہونی چاہئے خفیف شکایت کے ثابت ہونے پر معطلی کیسے مناسب ہو سکتی ہے - ۷ - شیخ غلام صادق صاحب - یہ تو مسلمہ بات ہے کہ اگر کوئی شخص کوئی امر خلاف قانون کرے تو اس کی گرفت ہو سکتی ہے - میری سمجھ میں نہیں آتا کہ پھر ایسے رزولیوشن کی ضرورت ہی کیا ہے اس سے مفہوم ہوتا ہے کہ گویا کسی کو کسی پر اعتبار نہیں ہے اسلئے نامنظور - ۸ - منشی نیاز محمد خان صاحب بشرح مد ۱

منظوری	نامنظوری
	۹- یہاں مجال قائل ہے جو چند حضرات ٹرسٹی اجلاس میں شریک ہوں انکا فیصلہ ناطق کیسے ہو سکتا ہے۔ بلکہ حسب قانون ٹرسٹیان کثرت رائے پر فیصلہ منحصر ہونا چاہئیے۔ اس میں آخری فقرہ کا مطلب جو میں سمجھا ہوں اس پر میں نے رائے دی ہے اور اگر میری فہم نے قصور کیا ہے تو اور بات ہے۔
	۱۰- مولوی محمد فائق صاحب "معطل کر دئے" کی بجائے "معطل کیا جا سکتا ہے" ہونا چاہیئے ترمیماً گزارش ہے
	۱۱- مجھے اس سے اتفاق نہیں ہے۔

مد نہم و دہم

۳- جس عہدہ دار کی شکایت کی گئی ہو اور جس کو سنڈیکیٹ نے معطل کیا ہو ٹرسٹیز کے سامنے اپیل کا حق ہوگا۔

منظوری	نامنظوری
۱- سید محمد باقر صاحب منظور ہے	۱- مولوی نظام الدین صاحب عام قانون ہے خاص قاعدہ کی حاجت نہیں ہے
۲- محمد یعقوب صاحب بیشک ہر حالتیں ہر معاملہ کا اپیل ٹرسٹی صاحبان کے اجلاس میں پیش ہو سکتا ہے	۲- قاضی عزیز الدین صاحب نامنظور

منظوری	نامنظوری
۳- نواب سربلند جنگ بہادر اگر دوم منظور ہوجاوے تو یہ قاعدہ ضروری ہے اُس حالت میں منظور ہے۔	۳- شیخ غلام صادق صاحب بوجوہات صدر نامنظور۔
۴- حاجی محمد صالح خاں صاحب منظور ہے۔	۴- منشی نیاز محمد خاں صاحب بشرح نمبر ۱۔ ۱۸ ہے۔
۵- سید سجاد حیدر صاحب - بے شک میری رائے میں سنڈیکیٹ کو معطلی کی صرف سفارش کردینے کا حق ہونا چاہئیے۔	۵- کنور اکرم علیخاں صاحب - نامنظور
۶- مرزا سعید الدین احمد صاحب منظور ہے۔	
۷- مولوی محمد فائق صاحب "	
۸- نواب سید علی حسن صاحب منظور ہے	

مد ہژدہم

۴- رزولیوشن نمبر ۱ و ۲ و ۳ کا اثر آنریری سکرٹری و ٹرسٹیز پر بھی عائد ہوگا۔

منظوری	نامنظوری
۱- حاجی محمد صالح خاں صاحب منظور ہے۔	۱- سید محمد باقر صاحب - نامنظور ہے۔
۲- سید سجاد حیدر صاحب رزولیوشن نمبر ۱ کے متعلق ہے یا کس اس پر بھی عائد سمجھی جائیگی	۲- نواب سربلند جنگ بہادر - قابل واپس لینے کے ہے۔
۳- نواب سید علی حسن خاں صاحب بشرح مندرجہ نمبر ۱ منظور ہے۔	۳- مولوی نظام الدین صاحب عام قانون ہر شخص سے متعلق ہے خاص قاعدہ عبث ہے۔

منظوری	نامنظوری
ہی نہایت مناسب اور ضروری ہے ۵ - مرزا سعید الدین احمد صاحب منظور ہے - ۶ - مولوی محمد فائق صاحب منظور ہے ۷ - ایچ ایم ملک صاحب - تعطیل کلاں بعد اختتام سالانہ امتحان ہو سکے -	۲ - مولوی نظام الدین حسن صاحب - یہ بلحاظ فضل و تعلیم تلامذہ اور مقامی حالات علی گڑھ کسی طرح مناسب نہیں ہے - ۳ - محمد یعقوب صاحب - میری رائے میں آنریری سکریٹری صاحب آنریری جائنٹ سکریٹری صاحب - پرنسپل صاحب - ہیڈ ماسٹر صاحب پراکٹر صاحب - میڈیکل افسر صاحب و حکیم صاحب کالج کا ایک کمیشن اس مسئلہ پر غور کرنے کے واسطے مقرر کیا جاوے اور کمیشن مذکور اپنی رائے لکھکر ٹرسٹیز کے سامنے پیش کرے اس کے بعد فیصلہ کیا جاوے اور میری یہ رائے بطور ترمیم رزولیوشن ہذا کے درج کی جاوے - ۴ - خان بہادر قاضی عزیز الدین صاحب - نامنظور - ۵ - سجاد حیدر صاحب - اسمیں پرنسپل صاحب کی رائے مانگی جاوے اور آئندہ سال پر ملتوی کیا جاوے - ۶ - مولوی نذیر احمد صاحب - اس تحریک کے متعلق پرنسپل صاحب و ایجوکیشن ممبر صاحب - سنڈیکٹ کی رائے کا معلوم ہونا نہایت ضروری ہے - اسلئے بہتر ہوگا کہ یہ تجویز صاحبان ممدوح کے پاس بطلب رائے بھیجدیجائے - ۷ - شیخ غلام صادق صاحب - بات تو صحیح ہے مگر جبتک الہ آباد یونیورسٹی اپنے امتحانات کی تاریخ نہ بدلے تعطیلات کلاں زیادہ سے زیادہ اسقدر تبدیلی ہو سکتی ہے کہ ۱۵ دن پہلے سے شروع ہوکر بجائے ۱۵ اکتوبر کے یکم اکتوبر کو کالج کھلے - پنجاب میں بھی اس امر کی شکایت ہوئی تھی چنانچہ پارسال سے امتحانات شروع ماہ مئی میں لئے جاتے ہیں اور بعد اختتام تعطیلات کلاں تمام کالج یونیورسٹی ۲۰ ستمبر تک کھلجاتے ہیں - ۸ - منشی نیاز محمد خاں صاحب - نامنظور ۹ - نواب سید علی حسن صاحب - جبتک یہ معلوم ہو کہ موجود

منظوری	نامنظوری
	تعطیل زیر بحث کس بنا پر اور کس ضرورت سے برخلاف گورنمنٹ کالجوں اور اسکولوں کے رکھی گئی ہے اسوقت تک منظوری یا نامنظوری دینا دشوار ہے۔ ۱۰- کنور اکرام علیخاں صاحب مجھے اس سے اتفاق نہیں

مد نمبر دہم

۶- میں تحریک کرتا ہوں کہ بجٹ میٹنگ کا اجلاس لازمی ماہ اپریل میں ہونا چاہیے۔

منظوری	نامنظوری
۱- سید محمد باقر صاحب۔ منظور ہے۔ ۲- محمد یعقوب صاحب میں اس تجویز کو اس ترمیم کے ساتھ منظور کرتا ہوں کہ بجائے لفظ "لازمی" کے "جہاں تک ممکن ہو" رزولیوشن کے الفاظ میں شامل کیا جاوے۔ ۳- حاجی محمد صالح خاں صاحب منظور۔ ۴- سجاد حیدر صاحب منظور ۵- مولوی نذیر احمد صاحب ماہ اپریل میں نہیں بلکہ ماہ مارچ میں ہونا چاہئیے تاکہ ماہ اپریل میں عملدرآمد شروع ہو جائے۔ مگر ایسی صورت میں سالانہ اجلاس کا جنوری میں ہونا مناسب نہیں ہے کیونکہ ہر دو اجلاس کے درمیان وقفہ بہت کم رہ جائیگا۔ ۶- مولوی رحیم بخش صاحب درست ہے ۷- مولوی طفیل احمد صاحب منظور ہے ۸- شیخ غلام صادق صاحب نہایت مناسب ہے کہ شروع سال سے پہلے بجٹ تیار اور پاس کیا جایا کرے اسلئے اسپر عملدرآمد سنہ ۱۹۱۵ء سے ہوا مگر شاید تنگی وقت کے سبب عملدرآمد نہو سکے۔	۱- نواب سر بلند جنگ بہادر۔ سکریٹری صاحب کالج کی رائے لینے کے بعد درستی رائے دےسکتے ہیں۔ ۲- مولوی نظام الدین حسن صاحب اُس وقت تک موازنہ سالانہ تیار نہیں ہوسکتا۔ بہ لحاظ تیاری موازنہ انعقاد جلسہ ہونا چاہیئے۔ ۳- قاضی عزیز الدین صاحب نامنظور ۴- منشی نیاز محمد خاں صاحب نامنظور۔ بشرح نمبر ۱ و ۱۸۔ ۵- کنور اکرام علیخاں صاحب لفظ لازمی سے مجھے اتفاق نہیں ہے۔

مد نمبر ۵۸

۷- جسقدر تحریکیں یا کاغذات یا کیفیت آنریری سکرٹری یا کسی اور ٹرسٹی کو سالانہ میٹنگ یا بجٹ میٹنگ یا اور کسی میٹنگ کے متعلق ٹرسٹیوں کی خدمت میں روانہ کرنا ہوں وہ ایجنڈے کے ساتھ روانہ کیجائیں گی۔ جو تحریریں بعد کو روانہ کیجائینگی وہ خلاف قانون ہونگی، اور میٹنگ میں اُن بیرون میعاد تحریرات پر کوئی بحث نہو سکے گی نہ پیش کیجا سکے گی۔

۱- سید محمد باقر صاحب۔ منظور ہی ۲- محمد یعقوب صاحب اگر ایسی تحریرات مدت معیّنہ کے ٹرسٹی صاحبان کے پاس ایجنڈے سے علیحدہ بھی روانہ کیجائیں تو کیا ہرج ہی۔ ۳- حاجی محمد صالح خان صاحب۔ منظور ۴- ایچ۔ ایم۔ ملک صاحب۔ منظور	۱- نواب سربلند جنگ بہادر۔ ضروری تحریکات سے یہ عام قاعدہ متعلق نہیں ہوسکتا معمولی تحریکات سے متعلق ہو تو ہرج نہیں۔ ۲- مولوی نظام الدین حسن صاحب۔ خاص قاعدہ کی حاجت نہیں ہی قواعد موجودہ کافی ہیں۔ ۳- قاضی عزیز الدین صاحب۔ نامنظور۔ ۴- سجاد حیدر صاحب ایجنڈے کے ساتھ کیونکر سب تحریریں روانہ ہوسکتی ہیں جبکہ ٹرسٹیز کو تحریکات کا علم ہی بذریعہ ایجنڈے کے ہوتا ہی نتیجہ اس کا یہ ہوگا کہ صرف بیرونی مقامی ٹرسٹیز کی رائیں سب ٹرسٹیز کے پاس پہنچ سکینگی

نامنظوری	منظوری
اور باہر کے ٹرسٹیز کی رائیں پیش نہ کی جاسکینگی ۵- مولوی نذیر احمد صاحب - جو تحریک ایجنڈے کے ساتھ روانہ نہیں ہوگی اُس پر بحث نہیں ہوسکیگی مگر اس امر کی کوئی وجہ نہیں ہے کہ دیگر تحریرات یا کاغذات کو کیوں نظرانداز کیا جاوے جب ان سے کسی معاملہ کے صحیح تصفیہ میں امداد ملسکتی ہو اصل غرض تو صحیح حالات و واقعات دریافت کرنے سے ہے خواہ آخر وقت پر ہی معلوم ہوسکیں اسلیے اس قسم کی مصنوعی قیود اور قواعد سے تحقیقات کا دروازہ بند کرنا مناسب نہیں ہے - شیخ غلام صادق صاحب - اس رزولیوشن کا تعلق رزولیوشن نمبر (۱۶) پراکسی والے کیساتھ ہے - چونکہ میں پراکسی سسٹم رکھنا چاہتا ہوں اس لیے یہ رزولیوشن نامنظور ۶- منشی نثار محمد خاں صاحب نامنظور مثل نمبر ۳ و ۱۸ ۷- مرزا سعید الدین احمد صاحب - یہ کارروائی بہت سخت ہوگی ایک ہی بار کام کا بہت بار پڑیگا - مجھے اس سے اتفاق نہیں - ۸- مولوی محمد فائق صاحب - یہ رزولیوشن	

نامنظوری	منظوری
لائق منظوری نہیں ہو بعض حالات ایسے پیش آسکتے ہیں کہ مزید تحریرات کی ضرورت لازمی طور پر ہو۔ ۹۔ نواب سید علی حسن صاحب - چونکہ میں اس ضرورت کو کافی طور پر ابھی نہیں سمجھ سکا ہوں لہذا اس کے متعلق کوئی رائے ظاہر کرنا قبل از وقت خیال کرتا ہوں۔ اتنا البتہ کہہ سکتا ہوں کہ اگر طوالت کار کے اندیشہ کی یہ تجویز پیش کی گئی ہی تو بیرون میعاد تحریرات کے متعلق گنجائش وقت کے قید اضافہ کردیجاوے ۱۰۔ کنور اکرام علیخاں صاحب - مجھے اس سے اتفاق نہیں ہی۔	

سیزدہم

۸۔ اگر آنریری سکرٹری ذاتی ضرورت یا کالج کے اغراض سے ہیڈ کوارٹر سے باہر جائے تو اس زمانہ میں جبتک آنریری سکرٹری باہر رہے جائنٹ سکرٹری کے پاس پورا چارج کالج کا رہیگا۔

نامنظوری	منظوری
۱۔ مولوی نظام الدین حسن صاحب - اختیار تمیزی	۱۔ سید محمد باقر صاحب منظور ہی

منظوری	نامنظوری
۲- نواب مربلند جنگ - جائنٹ سکرٹری اسی لیے ہوتا ہی پورا چارج تو دونوں کے ہاتھ میں ہر وقت رہتا ہی۔	معتمد پر ہی اور اُن کو حسب صوابدید خود عمل کرنا چاہیئے۔
۳- حاجی محمد صالح خاں صاحب - منظور	۲- محمد یعقوب صاحب - تحریر ہذا میں ترمیم ذیل داخل کیجائے تب میں منظور کرونگا۔ ورنہ نہیں:۔ بعد الفاظ "ہیڈ کوارٹر سے" کے الفاظ "متواتر دو ہفتہ یا اُس سے زیادہ کے واسطے" اضافہ کئے جائیں۔
۴- سجاد حیدر صاحب کیا اب ایسا نہیں ہوتا؟ جبکہ سکرٹری باہر ہوتا ہی لیکن اہم امور کو ہر حالت میں وہ شخص جس کے پاس عارضی چارج ہوتا ہی مستقل عہدہ دار کے اوپر چھوڑیگا ہر ادارہ اور دفتر میں یہی قاعدہ ہی۔	۳- قاضی عزیز الدین صاحب - نامنظور
۵- مولوی حسیم بخش صاحب درست ہی۔	۴- مولوی نذیر احمد صاحب - یہ معاملہ آنریری سکرٹری کی رائے پر ہونا چاہیئے ہیڈ کوارٹر سے باہر جانے پر بھی آنریری سکرٹری کی ذمہ داری بدستور قایم رہتی ہی اس لیے آنریری سکرٹری اپنی ذمہ داری پر جو انتظام مناسب خیال کرے کرسکتا ہی اور متواتر تغیر و تبدل چارج میں خرچ کا رہوگا
۶- مرزا سعید الدین احمد صاحب منظور ہی۔	۵- مولوی طفیل احمد صاحب نامنظور ہی۔
۷- ایم - ایچ - ملک صاحب - منظور ہی۔	۶- شیخ غلام صادق صاحب - جبتک کہ اس یا ایسے رزولیوشن میں آنریری سکرٹری صاحب کی مدت غیر حاضری درج ہو
۸- نواب سید علی حسین خاں صاحب - وہ اہم معاملات جنکی تعویق کوئی ہرج واقع ہو اُن کو مستثنیٰ کر کے منظور ہی۔	

نامنظوری	منظوری
یعنی تعیین نہ کیا جائے تب تک یہ رزولیوشن اگر پاس کیا جائے تو درست نہو گا۔ اس لیے یہ رزولیوشن بہ الفاظ صدر نامنظور۔	
۷۔ منشی نثار محمد خاں صاحب نامنظور بشرح نمبر اسر مد ۱۸۔	
۸۔ مولوی محمد فائق صاحب۔ اگر آنریری سکرٹری ایک روز کے لیے باہر تشریف لیجائیں تو کیونکر پورا چارج جائنٹ سکرٹری صاحب کو دے سکیں گے اس امر کو آنریری سکرٹری صاحب کے اختیار تمیزی پر چھوڑنا چاہیے زاید از ضرورت پابند کرنا نامناسب ہے۔	
۹۔ کنور اکرام علی خاں صاحب۔ مجھے اس سے اتفاق نہیں ہے۔	

مد سیزدہم

۹۔ دفعہ ۱۲۶ حرف (الف) و (ب) میں بجائے فنانس کمیٹی کے سنڈیکیٹ ہونا چاہیے

نامنظوری	منظوری
۱۔ مولوی نظام الدین حسن صاحب۔ فنانس کمیٹی	۲۔ سید محمد باقر صاحب۔ منظور ہے

نامنظوری	منظوری
درحقیقت سنڈیکیٹ یعنی ارکان عامل کا ایک جزو ہی۔ ۲۔ محمد یعقوب صاحب۔ ترمیم دفعہ ۱۲۶ (الف) منظور ہی ترمیم حرف (ب) منظور نہیں ہی بلکہ میری رائے میں کالج کے سکرٹری کے اختیارات میں کسیقدر اور توسیع کی ضرورت ہی۔ ۳۔ قاضی عزیز الدین صاحب نامنظور۔ ۴۔ مولوی طفیل احمد صاحب نامنظور ۵۔ منشی نیاز محمد خاں صاحب نامنظور شرح نمبر (۱) در ۱۸۔ ۶۔ کنور اکرام علی خاں صاحب۔ جبتک یہ معلوم نہو کہ اس تبدیلی کے معقول وجوہ کیا ہیں اسوقت تک کیا رائے دیجا سکتی ہی۔	۲۔ حاجی محمد صالح خاں صاحب۔ منظور ۳۔ مولوی محمد فایق صاحب۔ منظور ہی ۴۔ نواب سید علی حسن صاحب منظور

۱۰۔ دفعہ ۱۲۸ میں بجائے فنانس کمیٹی کے سنڈیکیٹ [illegible] ہونا چاہیے اور یہ حق سنڈیکیٹ کو اسوقت بھی حاصل ہی۔

نامنظوری	منظوری
۱۔ مولوی نظام الدین حسن صاحب۔ فنانس کمیٹی۔	۱۔ سید محمد [illegible] صاحب۔ منظور ہی۔

منظوری	نامنظوری
۲- حاجی محمد صالح خاں صاحب - منظور - ۳- مولوی محمد فائق صاحب منظور ہی - ۴- نواب سید علی حسن خاں صاحب - منظور	واقعی سنڈیکیٹ یعنی ارکان عامل کا ایک جزو ہی غیر نہیں - ۲- محمد یعقوب صاحب - اگر سنڈیکیٹ کو یہ حق اس وقت بھی حاصل ہی تو تجویز ہذا غیر ضروری ہی اگر حاصل نہیں ہی تو تجویز سے مجھے اختلاف ہے ۳- قاضی عزیز الدین صاحب نامنظور - ۴- مولوی طفیل احمد صاحب نامنظور ۵- منشی نیاز محمد خاں صاحب نامنظور ۶- کنور اکرام علیخاں صاحب - جبکہ حق حاصل ہی پھر تبدیلی کی معقول وجوہ کیا ہیں -

ہدایت نمبر ۹

۱۱- بموجب قاعدہ ۲۳۲ حرف (د) سکرٹری کا فرض ہوگا کہ اکتوبر کے مہینہ میں جسقدر جگہ ٹرسٹیونکی خالی ہوں اور جسقدر اُمیدواران ٹرسٹی شپ کے نام دفتر آنریری سکرٹری میں اسوقت تک آگئے ہوں سبکی ایک فہرست مرتب کر کے ٹرسٹیونکے پاس بھیج دے اور یہ بھی اطلاع دے کہ آیا میٹنگ کا اجنڈا کس تاریخ جاری ہوگا - ٹرسٹیونکا فرض ہوگا کہ اپنی آرا یا کوئی رزولیوشن جسکو پیش کرنا مناسب خیال کرتے ہوں یا جن امیدواران ٹرسٹی شپ کے نام اجنڈے میں درج ہونیکے واسطے مناسب خیال فرماویں ایسے وقت پر روانہ فرماویں کہ تاریخ مقررہ روانگی اجنڈہ سے پندرہ یوم پیشتر دفتر آنریری سکرٹری میں پہنچ جائیں - اسپیشل میٹنگ یا دیگر میٹنگ کے

بھی تقرر تاریخ کی اطلاع آنریری سکرٹری کو تاریخ روانگی اجنڈا میٹنگ سے ایک ماہ قبل ٹرسٹیوں کو دینا لازمی ہوگی۔

نامنظوری	منظوری
۱۔ مولوی نظام الدین حسن صاحب کافی اطلاع دینا لازم ہے اس میں کافی فرصت ہونا چاہیے کہ تحریک پر غور کر کے رائے قائم ہوسکے۔ ۲۔ محمد یعقوب صاحب۔ تجویز ہذا میں صرف اسقدر جزو منظور ہے کہ سالانہ اور جلسہ کے بجٹ کے اجنڈے کے شائع ہونے سے دو ہفتہ قبل آنریری سکرٹری صاحب ٹرسٹی صاحبان کو اس امر کی اطلاع فرمادیں کہ اجنڈا فلاں تاریخ کو جاری ہوگا۔ اور ایسی اطلاع کے پہنچنے سے ایک ہفتہ کے اندر جو تجاویز اجنڈے میں درج کرانے کے واسطے کسی ٹرسٹی کو بھیجنا ہوں وہ آنریری سکرٹری صاحب کو بھیجدیں۔ بقیہ حصہ رزولیوشن سے مجھے اختلاف ہے۔ ۳۔ قاضی عزیز الدین صاحب۔ نامنظور ۴۔ مولوی نذیر احمد صاحب۔ یہ تحریک بیشک ضروری ہے تاریخ کا علم اُسوقت ہوتا ہے جبکہ دفعتاً اجنڈا آ پہنچتا ہے۔ اسی لیے بیرون پنجاب کے ٹرسٹیوں کی طرف سے نہایت کم تجاویز اجنڈے میں	۱۔ سید محمد باقر صاحب۔ منظور ہے۔ ۲۔ حاجی محمد صالح خاں صاحب منظور۔ ۳۔ سجاد حیدر صاحب یہ بہت مناسب تجویز ہے یہ ضرور پاس ہونی چاہیے اور اس پر عمل ہونا چاہیے تاکہ ٹرسٹیز عمومی تحریکات میں کافی دلچسپی لے سکیں اور شریک ہوسکیں۔ ۴۔ مولوی رحیم بخش۔ درست ہے ۵۔ مرزا سعید الدین احمد صاحب منظور ہے ۶۔ ایچ۔ ایم۔ ملک صاحب۔ منظور۔ ۷۔ نواب سید محمد علی حسن صاحب۔ منظور۔ ۸۔ کنور اکرام علیخاں۔ مجھے اس سے اتفاق ہے۔

نامنظوری	منظوری
پیش ہوتی ہیں۔ مگر میں دیکھتا ہوں کہ کاغذات کی چھپائی کا خرچ دن بدن بڑھتا چلا جا رہا ہے اور اسی کے ساتھ ڈاک کا خرچ بھی حالانکہ اُن دونوں مدات میں خرچ کی تخفیف ممکن ہے اگر کاغذات جاری کرنیکے وقت مزید احتیاط کیجائے۔ میری رائے میں فرداً فرداً ٹرسٹیوں کے پاس اطلاع بھیجنے کے بجائے اگر انسٹیٹیوٹ گزٹ علی گڑھ میں امور مندرجہ تحریک ہذا کا اعلان کر دیا جائے تو کافی ہوگا اس طرح خرچ میں تخفیف ہوجائیگی اور اطلاع بھی۔	
۵۔ مولوی طفیل احمد صاحب نامنظوری۔	
۶۔ منشی نشاط محمد خاں صاحب شرح نمبر ۱۸	
۷۔ مولوی محمد فائق صاحب۔ آنریری سکرٹری کے فرائض دفعہ ۱۳۲ قانون ٹرسٹیان میں موجود ہیں کسی ایسے رزولیوشن کی ضرورت نہیں معلوم ہوتی۔	

مسئلہ نمبر دہم

۱۲۔ کمیٹی ڈائرکٹران تعلیم السنہ مختلفہ بموجب قاعدہ ۹۷ قایم ہونا لازمی ہے جس کا اسوقت وجود نہیں ہے۔ میں تحریک کرتا ہوں کہ مقرر کیجائے۔

منظوری	نامنظوری
۱۔ سید باقر حسین صاحب منظور ہے ۲۔ نواب سربلند جنگ بہادر منظور ۳۔ محمد یعقوب صاحب۔ بیشک ایسی کمیٹی قایم کیجائے بہ این ترمیم کہ اُس کے ممبر علاوہ ممبران اکس افیشیو کے مسٹر محمد علی صاحب۔ مسٹر سید راس مسعود صاحب۔ مولوی حبیب الرحمن خانصاحب شروانی۔ سید سجاد حیدر صاحب شمس العلما علامہ شبلی نعمانی صاحب۔ شمس العلماء نواب سید امداد امام صاحب مقرر کیے جائیں۔ ۴۔ حاجی محمد صالح خاں صاحب منظور۔ ۵۔ سجاد حیدر صاحب منظور ۶۔ مولوی رحیم بخش صاحب۔ مقرر کیجائے۔ ۷۔ مولوی طفیل احمد صاحب منظور ہے۔ ۸۔ مرزا سعید الدین احمد صاحب مناسب ہے ۹۔ مولوی محمد رشید فاروق صاحب منظور ہے۔	۱۔ مولوی نظام الدین حسن صاحب۔ ٹرسٹیز بہ احسن وجوہ اس کا انتظام کر سکتے ہیں۔ ۲۔ قاضی عزیز الدین صاحب۔ نامنظور ۳۔ منشی نیاز محمد خاں صاحب۔ شرح نمبر ۱۸۸۱

منظوری	نامنظوری
۱۰- نواب سید علی حسن صاحب - منظور۔ ۱۱- کنور اکرام علیخان صاحب - منظور ہی۔	

مد ہشتم

۱۳- (ترمیم قانون سنڈیکیٹ دفعہ ۳ شق ۴) اگر کسی پروفیسر کی جگہہ خالی ہو تو آنریری سکرٹری بعد مشورہ پرنسپل و ایجوکیشنل ممبر جس اُمیدوار کو چاہے سنڈیکیٹ کے سامنے پیش کرے۔ سنڈیکیٹ اگر اتفاق کرے تو آخری منظوری کے واسطے ٹرسٹیوں کے سامنے پیش کریگی۔ اور اگر سنڈیکیٹ مناسب خیال کریگی تو اور کوئی طریقہ بصوابدید عمل میں لائیگی۔

منظوری	نامنظوری
۱- سید محمد باقر صاحب - منظور ہی۔ ۲- نواب سربلند جنگ بہادر - منظور - لیکن اور طریقہ میں مستقل تقرر شریک نہیں ہوسکتا - وہ ٹرسٹیز کے اختیار میں رہیگا۔ ۳- حاجی محمد صالح خان صاحب منظور یہ دفعہ بجنسہ قانون سنڈیکیٹ میں موجود ہی خفیف سی ترمیم ضرور کی گئی۔ ۴- مولوی رحیم بخش صاحب درست ہی۔	۱- مولوی نظام الدین حسن صاحب - قانون نافذہ کی ترمیم کی حاجت معلوم نہیں ہوتی ہی۔ ۲- محمد یعقوب صاحب ترمیم ہذا کے منظور ہونے کام میں سہولت نہیں ہوگی مجھے اس ترمیم سے اتفاق نہیں ہی۔ ۳- قاضی عزیز الدین صاحب نامنظور۔ ۴- سجاد حیدر صاحب اس کا بھی آخری فقرہ ماسبق فقروں کو باطل کرتا ہی گیا

منظوری	نامنظوری
۵۔ مرزا سعید الدین احمد صاحب منظور ہی۔ ۶۔ ایچ۔ ایم۔ ملک صاحب۔ منظور۔ ۷۔ کنور اکرام علی خاں۔ مجھے منظور ہی۔	کیا سنڈیکیٹ مناسب خیال کریگی تو کوئی اور طریقہ جس میں منظوری ٹرسٹیز کی لازمی نہوگی۔ یا منظور سکرٹری پرنسپل اور ایجوکیشنل ممبر کا لازم ہوگا اختیار کرے گی۔ ۵۔ منشی نیاز محمد خاں صاحب۔ بشرح نمبر ۱۸ و ۱۸۱ ۶۔ مولوی محمد فائق صاحب۔ اگر ایجوکیشنل ممبر تعلیمی سنڈیکیٹ کا ممبر ہی تو یہ ترمیم فضول ہوجاتی ہی ورنہ ترمیم ہذا لائق منظوری ہی۔

دہم

۴۳ ترمیم دفعہ ۸/۱۳ قانون سنڈیکیٹ) اگر وہ شخص جو اس طرح نامزد کیا گیا ہی ہندوستان میں موجود نہو اور بہ نظر فوائد کالج اُس کا جلد آنا ضروری ہی خواہ پرنسپلی کیواسطے نامزد کیا گیا ہو خواہ پروفیسری کے واسطے ایسی حالت میں سنڈیکیٹ کی نامزدگی ایسی خیال کیجائے گی کہ ٹرسٹیوں نے اُس کا تقرر منظور کرلیا ہی۔

منظوری	نامنظوری
۱۔ سید محمد باقر صاحب منظور ہی۔ ۲۔ حاجی محمد صالح خان صاحب۔ منظور۔ یہ دفعہ بھی انہیں اختیارات کیساتھ قانون	۱۔ نواب سربلند جنگ بہادر نامنظور۔ یہ اختیار خوفناک ہی۔ ۲۔ مولوی نظام الدین حسن صاحب۔ مصابقت کا

منظوری	نامنظوری
سنڈیکیٹ میں موجود ہی اور ٹرسٹی صاحبان نے یہ حق سنڈیکیٹ کو دیا ہی یہاں صرف تھوڑی سی ترمیم ہی جو اصل دفعہ ملاحظہ فرمانے سے ظاہر ہوسکتی ہے ۳۔ مولوی رحیم بخش صاحب درست ہی۔ ۴۔ ایچ۔ ایم۔ ملک صاحب۔ منظور۔	ذمہ دار کون ہوگا یہ تحریک ایسی ہی کہ فرائض ٹرسٹیز میں مخل ہی کسی طرح قابل منظوری نہیں ہی۔ ۳۔ محمد یعقوب صاحب۔ اصولاً جس شخص کو جن افسروں کی ماتحتی میں کام کرنا ہو اُن کی نامزدگی کا حق اونہیں افسروں کو ہونا چاہیے ورنہ کام سہولت سے نہ ہوسکیگا مجھے ترمیم ہذا سے اختلاف ہی۔ ۴۔ قاضی عزیز الدین صاحب۔ نامنظور ۵۔ سجاد حیدر صاحب۔ میری رائے میں ایکماہ کے اندر رائے ٹرسٹیوں کے وصول ہوسکتی ہے اور اس سے کم مدت میں تقرر ایسے شخص کا جو ہندوستان سے باہر ہو عمل میں لانا مناسب نہیں ہوسکتا۔ ۶۔ منشی نیاز محمد خاں صاحب۔ شرح نمبر ۱ مد ۱۸ ۷۔ مرزا سعید الدین احمد صاحب سنڈیکیٹ اور ٹرسٹیوں کی منظوری میں فرق امتیاز ہونا ضروری ہی لہذا یہ ضمن قابل قبول نہیں۔ ۸۔ مولوی محمد فائق صاحب۔ دفعہ ضمن ۱۳ بہت صاف اور صریح ہی اُس کے پڑھنے کے بعد معلوم ہوتا ہی کہ کوئی ضرورت قانونی ترمیم مندرجہ بالا کی نہیں ہے ۹۔ کنور اکرام علیخاں صاحب۔ مجھے اس سے اتفاق نہیں ہے

مدہ سیزدہم

۱۵۔ ٹیچنگ اسٹاف کی رخصت والاؤنس بزمانہ رخصت وقایم مقامی، تبدیلی قایم مقامی، سفرخرچ، معطلی، موقوفی، استعفے، پنشن۔ کرایہ مکانات کے قواعد جاری ہونے چاہئیں جو گورنمنٹ میں اس وقت نافذ ہیں۔

منظوری	نامنظوری
۱۔ سید محمد باقر صاحب۔ منظور ہے ۲۔ حاجی محمد صالح خاں صاحب منظور ۳۔ مولوی طفیل احمد صاحب منظور ۴۔ کنور اکرام علی خاں صاحب منظور ہے ۵۔ مسٹر احسان الحق صاحب۔ مجھکو یاد پڑتا ہے کہ غالباً شیخ عبداللہ صاحب نے اس قسم کے قواعد مرتب کرکے ٹرسٹیان کے روبرو پیش کیے تھے اگر اسوقت تک پیش نہوئے تو جناب حاجی صاحب کی تجویز سے اتفاق ہے بشرطیکہ کالج کی مالی و دیگر حالات کو مدنظر رکھکر مناسب ترمیم قواعد مروجہ گورنمنٹ میں کردیجائے۔	۱۔ نواب سر بلند جنگ بہادر۔ قواعد مرتب کرکے منظور کرائے جائیں۔ گورنمنٹ میں کیا قواعد ہیں سب ٹرسٹیوں کو علم نہیں۔ ۲۔ مولوی نظام الدین حسن صاحب قواعد پیش ہوں تو رائے قایم ہو سکے۔ دولت برطانیہ کے قواعد حسب ضرورت نافذ کرنا مناسب ہے۔ ۳۔ محمد یعقوب صاحب۔ ایسے قواعد اگر ابتک موجود نہیں ہیں تو ضرور تیار ہونا چاہئیں۔ لیکن کالج کی حالت کے لحاظ سے گورنمنٹ کے مقررہ قوانین بجنسہ مناسب نہیں ہو سکتے میری ترمیم یہ ہے کہ ٹرسٹیوں کی ایک کمیٹی جس کے ممبر آنریری سکرٹری صاحب آنریری جائنٹ سکرٹری صاحب میجر سید حسن صاحب اور سید زین الدین صاحب ہوں قواعد تیار کرکے ٹرسٹیز

نامنظوری	منظوری
کے سامنے پیش کرے۔ ۴۔ قاضی عزیز الدین صاحب نامنظور ۵۔ سجاد حیدر صاحب۔ بالکل اُن قواعد کی نقل کرنی ضروری نہیں ہمکو اپنی ضروریات کا خیال بھی رکھنا چاہیے۔ علاوہ ازیں خود گورنمنٹ کے مختلف محکموں میں مختلف قواعد ہیں یہ رزولیوشن مبہم ہے۔ ۶۔ منشی نیاز محمد خان صاحب بشرح نمبر ۱ و ۱۸۱ ۷۔ مرزا سعید الدین احمد صاحب گورنمنٹ کی پیروی ہم ہر ایک قاعدہ میں کیونکر کرسکتے ہیں ہمکو تو کالج کے مفاد و بہبود کا خیال ہر ایک امر میں چاہیے۔ ۸۔ مولوی محمد فائق۔ اس رزولیوشن کی غرض نہیں بتائی گئی پنشن کے متعلق معاملہ زیر غور ہے اب تک کوئی نتیجہ معلوم نہیں ہوا محمڈن کالج اور گورنمنٹ کالجوں میں بڑا فرق ہے۔ یہاں کے قواعد یہاں کی ضروریات کے لحاظ سے ہونا چاہیے۔ نہ کہ بجنسہ کل قواعد سرکاری لے لیے جائیں۔	

ضمیمہ

۱۹- میں تحریک کرتا ہوں کہ پراکسی سسٹم قانون ٹرسٹیان سے خارج کیا جائے

منظوری	نامنظوری
۱- محمد یعقوب صاحب - اس رزولیوشن کی میں نہایت زور کے ساتھ تائید کرتا ہوں - یہ طریقہ سید علیہ الرحمۃ کے اس ابتدائی زمانہ میں کیواسطے مناسب تھا جبکہ لوگ کالج میں بہت کم دلچسپی لیتے ہیں اور تعلیمی معاملات سے واقفیت کار ٹرسٹی مشکل سے دستیاب ہوتے تھے - موجودہ زمانہ میں ایسا طریقہ بالکل مضحکہ خیز معلوم ہوتا ہے جس کی وجہ سے بسا اوقات ایک شخص کا ووٹ اس کے خلاف استعمال ہو سکتا ہے - ۲- حاجی محمد صالح خان صاحب - منظور - میں ہر دو ضمیمہ کے متعلق رائے علیحدہ کاغذ پیش کرتا ہوں براہ مہربانی اختلافی اجنڈا میں درج فرمائی جائے (جو بطور ضمیمہ کے آخر میں درج ہے) ۳- نواب سید علی حسن خاں صاحب منظور -	۱- سید محمد باقر صاحب نامنظور ہے ۲- نواب بلند جنگ بہادر نامنظور ۳- مولوی نظام الدین حسن صاحب - اس تحریک سے کوئی فائدہ متصور نہیں ہے مسٹر [illegible] فی الحقیقت بعض حاضرین کو محدود کرنا منشا نہیں ہے ۴- قاضی عزیز الدین صاحب نامنظور ۵- سجاد حیدر صاحب میں اس کے خارج کرنے کی کوئی وجہ نہیں دیکھتا - ۶- مولوی طفیل احمد صاحب نامنظور ہے - ۷- مولوی [illegible] احمد علی خان صاحب - میری رائے میں پراکسی سسٹم ہرگز قابل مسدودی نہیں ہے - دور دراز کے ٹرسٹی جلسہ اجلاس میں شریک نہیں ہو سکتے اور بلا [illegible] کے رائے دینا مشکل ہوتا ہے لہذا پراکسی بنام کسی لوکل ٹرسٹی یا کسی اور ٹرسٹی کے

منظوری	نامنظوری
	بھیجنا نہایت مناسب ہی اکثر کریسپان اہل الرائے ٹرسٹی کی خدمت میں بھیجی جاتی ہیں لہذا یہ قاعدہ ضرور بدستور قانون میں رہنا چاہیے۔ ۸۔ شیخ غلام صادق صاحب نامنظور۔ ۹۔ منشی نیاز محمد خاں صاحب بشرح نمبر ۱۸ ۱۰۔ مرزا سعید الدین احمد صاحب مجھے اس سے اتفاق نہیں ہی۔ ۱۱۔ مولوی محمد فائق صاحب۔ موجودہ حالت میں جیسا کہ بورڈ آف ٹرسٹیز کا کانسٹیٹیوشن ہے پر کسی سسٹم خارج کرنا خالی از وقت نہیں ہے پس یہ تحریک لایق منظوری نہیں ہے۔ ۱۲۔ کنور محمد اکرام علیخاں صاحب مجھے اس سے بالکل اتفاق نہیں ہے۔

مد نوزدہم

روزولیوشن پیش کردہ صاحبزادہ آفتاب احمد خاں صاحب

سالانہ جلسہ میں آنریری سکرٹری صاحب سے خواہش کیجائے کہ موجودہ قواعد سنڈیکیٹ میں دفعہ ۵۸ کی تشکیل کے لحاظ سے نیز گزشتہ تجربہ کی بنا پر جس اصلاح کی ضرورت ہو اُسکی متعلق وہ اسکیم تیار کرکے سالانہ اجلاس سے دو ماہ کے اندر ٹرسٹیان کالج کے پاس بھیج دیں اور سالانہ جلسہ کو اُس اسکیم پر غور کرنے اور اُسکے متعلق فیصلہ کرنیکے لیے ملتوی کیا جاوے اور بجٹ میٹنگ کیوقت جلسہ ملتویہ سالانہ کا بھی

اجلاس کرکے اس معاملہ کو طے کیا جاوے۔

منظوری	نامنظوری
۱۔ سید محمد باقر صاحب۔ منظور ہے ۲۔ نواب سربلند جنگ بہادر منظور ہے۔ ۳۔ قاضی عزیز الدین صاحب۔ منظور ۴۔ حاجی محمد صالح صاحب " ۵۔ سجاد حیدر صاحب " ۶۔ مولوی نذیر احمد صاحب " ۷۔ مولوی رحیم بخش صاحب درست ہے۔ ۸۔ مولوی طفیل احمد صاحب منظور ۹۔ مولوی احمد علیخاں صاحب۔ " ۱۰۔ شیخ غلام صادق صاحب۔ " ۱۱۔ مرزا سعید الدین احمد صاحب۔ " ۱۲۔ مولوی محمد فائق صاحب۔ " ۱۳۔ ایچ۔ ایم۔ ملک صاحب۔ " ۱۴۔ نواب سید علی حسن صاحب۔ " ۱۵۔ کنور اکرام علیخاں صاحب۔ "	۱۔ مولوی نظام الدین حسن صاحب۔ جبتک قواعد مرتب ہو کر پیش نہوں رائے لینا جائز نہیں ہے۔ ارکان انتظام حسب صوابدید کارفرما ہیں اور قواعد مرتب ہو کر پیش ہوں۔ ۲۔ محمد یعقوب صاحب۔ رزولیوشن ہذا کے ذیل میں میری ترمیمات ذیل ہیں (۱) دفعہ ۸ے/۹ قواعد سنڈیکیٹ میں الفاظ "ایک ممبر" کے بعد الفاظ "نامزد کردہ آنریری سکریٹری" اضافہ کئے جاویں۔ (۲) دفعہ ۸ے/۲ قواعد سنڈیکیٹ میں الفاظ "ایک خاص ممبر" کے بعد الفاظ ذیل اضافہ کیئے جائیں "نامزد کردہ آنریری سکریٹری" (۳) دفعہ ۸ے/۴ قواعد سنڈیکیٹ میں بعد الفاظ "سنڈیکیٹ کا ایک ممبر" کے الفاظ "جسکو آنریری سکریٹری نامزد کریں۔" اضافہ کیے جائیں۔ (۴) ۸ے میں بعد الفاظ "ایک یا چند ممبروں کے" الفاظ "جنکو آنریری سکریٹری نامزد کریں" اضافہ کرنے کیئے جائیں۔ اور بعد ترمیمات بالا کے یہ رزولیوشن پاس کیا جائے۔

رائے محمد احسان الحق صاحب بابت مد ہیز دہم

تحریکات حاجی محمد صالح خانصاحب

(جو)

سہواً اپنی جگہ پر درج ہونے سے رہگئے

رزولیوشن نمبر ا۔ یہ امر تو مسلمہ ہے کہ عہدہ داران کالج و اسکول بحیثیت ملازمان ٹرسٹیان و سنڈیکیٹ کے قوانین کے پابند ہیں۔ رہا یہ امر کہ بحالت خلاف ورزی انکی کیا تعزیر ہونی چاہئے۔ میری رائے ناقص میں جناب حاجی صاحب کی تجویز مناسب نہیں ہے۔ سزا اور جرم کا تناسب ایک ضروری امر ہے اور اگر اسکو مدنظر نہ رکھا گیا تو غالباً کوئی شخص ایسی ملازمت کو پسند نکریگا جسمیں معمولی سے جرم کی پاداش میں اسکو علٰحدہ کیا جاوے۔

رزولیوشن ۲۔ اسکے متعلق دفعات ۲۲۹ و ۲۴۶ و ۲۴۷ قوانین ٹرسٹیان بالکل صادق ہیں سنڈیکیٹ کے اختیارات کی تشریح کو سنڈیکیٹ دفعہ ۸۷ جسمیں ضمن ۲۴ و ۲۷ میں درج ہے انکی موجودگی میں یہ رزولیوشن غیر ضروری معلوم ہوتا ہے۔

رزولیوشن ۳۔ بلحاظ دفعہ ۸۷ ضمن ۲۴ کوڈ سنڈیکیٹ یہ رزولیوشن غیر ضروری ہے۔ البتہ اگر جناب حاجی صاحب یہ چاہتے ہیں کہ معطل شدہ عہدہ دار کو یہ اختیار دیا جاوے کہ وہ ٹرسٹی صاحبان کی خدمت میں یہ اپیل کرسکے کہ اسکی

بحالی یا برطرفی کا مسئلہ دو یا تین ماہ کے اندر فیصلہ کر دیا جاوے تو مجھکو اس رزولیوشن سے اتفاق ہے۔

رزولیوشن ۴۔ میری رای ناقص میں جناب حاجی صاحب نے اس رزلیوشن کو پیش کرتے وقت یہ غور نہیں فرمایا کہ اسکے نتائج کسقدر اہم اور خطرناک ہوسکتے ہیں اور اسسے قوانین ٹرسٹیان کی کسقدر وسیع تبدیلی ہوگی۔ میں اس رزولیوشن کی ہرگز تائید نہیں کرسکتا اور جناب حاجی صاحب سے عرض کرتا ہوں کہ وہ اس رزولیوشن کو واپس لیں۔

رزولیوشن ۵۔ مجھکو جناب حاجی صاحب کی تجویز سے اتفاق ہے لیکن اس شرط کے ساتھ کہ کالج کی ڈرینج وغیرہ کی اصلاح ہوجاے کہ مدرستہ العلوم ۱۵ ستمبر کو کھولا جاوے تو طلبا کی صحت کو کسی قسم کا اندیشہ نہ ہو۔ کالج میں پانی کا نکاس اور پانی کی بہم رسانی کا موجودہ انتظام ہرگز اطمینان بخش نہیں چند سال ہوے کہ میں نے کالج میں واٹرورکس وغیرہ جاری کرنے کے متعلق ایک بہت مفصل اسکیم عالیجناب نواب وقار الملک بہادر قبلہ کی خدمت میں ارسال کی تھی اور جناب ممدوح نے مکالمہ کے دوران میں اسکو ٹرسٹی صاحبان کے روبرو پیش کرنیکا وعدہ فرمایا تھا اگر وہ اسکیم دفتر میں موجود ہو تو اسپر غور فرمایا جاے غالبًا ۱۹۱۱ء کے اجلاس سالانہ اولڈ بوائز ایسوسی ایشن میں مسٹر علی حسن صاحب بی۔ اے نے کالج کے ڈرینج سسٹم کے متعلق ایک رزولیوشن پیش کیا تھا جو اتفاق رائے سے منظور ہوا تھا اور جہانتک مجھکو علم ہے اس رزولیوشن کی باضابطہ اطلاع آنریری سکرٹری صاحب کے دفتر میں پہنچی گئی تھی۔

کالج کی ضروریات کے لحاظ سے واٹرورکس اور ڈرینج کے مسئلے اسقدر ضروری ہیں کہ انکے متعلق زیادہ تامل مناسب نہیں ہے۔ ان دونوں باتوں کا انتظام ہمکو ایک نہ ایک دن کرنا ہوگا۔ بہتر ہے کہ انکے متعلق ابھی سے کوا[illegible]

گیا ہے۔ کالج کی تعطیلات کا ان کاموں سے بہت بڑا تعلق ہے اور یہ امر واقعی ہے کہ ہمارے کالج میں پڑھائی کے دن بہت کم ہوتے ہیں۔

رزولیوشن ۶ـ تجویز معقول ہے لیکن اسپر عملدرآمد ہونا مشکل ہے سال سابقہ کا حساب بند کرنے میں اور نہیں۔ تیار کرنے اور نیز بجٹ کو سنڈیکیٹ کے روبرو پیش کرسکنے کیلئے کم سے کم چھ سات ہفتے درکار ہوتے ہیں۔

رزولیوشن ۷ـ یہ تجویز ایک پہلو سے مناسب ہے لیکن بااوقات کیلئے ضروری مسئلے اس تجویز کی پابندی سے سالانہ جلسہ میں پیش ہو جانے سے رہجاوینگے۔ مثلاً موجودہ جلسہ میں کئی ضروری امور ہیں جو اس قاعدہ کے مطابق پیش نہیں ہوسکتے۔ میرے خیال میں اگر یہ پابندی کردیجاوے کہ کوئی ایسے امور جلسہ سالانہ میں پیش نہ ہوسکینگے جنکی اطلاع جملہ ٹرسٹی صاحبان کو نہ ہو چکی ہو" تو مناسب ہوگا۔

رزولیوشن ۸ـ قوانین ٹرسٹیان میں سکرٹری و جائنٹ سکرٹری صاحب کے فرائض کا ذکر موجود ہے (ملاحظہ ہو دفعہ ۴۶ قوانین ٹرسٹیان) اس حالت میں یہ رزولیوشن غیر ضروری ہے۔

رزولیوشن ۹ـ یہ بھی غیر ضروری ہے (ملاحظہ ہوں قواعد سنڈیکیٹ)

رزولیوشن ۱۰ـ یہ بھی غیر ضروری ہے۔

" ۱۱ـ بلحاظ اس امر کے کہ سالانہ جلسہ عموماً جنوری میں ہوتا ہے حاجی صاحب کی یہ تجویز کہ اکتوبر کے مہینے میں خالی شدہ آسامیوں کی فہرست مشتہر کی جاوے۔ ایک غیر ضروری عجلت معلوم ہوتی ہے۔

رزولیوشن ۱۲ـ منظور ہے۔

" ۱۳ـ الفاظ "جس امیدوار کو چاہئے" کے بعد الفاظ

"بشرط اسکان و بلا زیر باری کسی زائد خرچ کے" ایزاد کردیے جائیں تو مجھکو اس تجویز سے اتفاق ہے۔

رزولیوشن ۱۴ غیر ضروری۔ بلحاظ ضمن ۱۳ دفعہ ۷ کوڈ سنڈیکیٹ

" ۱۵ مجھکو یاد پڑتا ہے کہ غالباً شیخ عبداللہ صاحب نے اس قسم کے قواعد مرتب کرکے ٹرسٹیان کے روبرو پیش کیے تھے اگر اب تک پیش نہ ہوئے ہوں تو جناب حاجی صاحب کی تجویز سے اتفاق ہے۔ بشرطیکہ کسی مالی و دیگر حالات کو مدنظر رکھکر مناسب ترمیم قواعد مروجہ گورنمنٹ میں کردی جاوے۔

رزولیوشن ۱۶۔ مجھکو اس سے قطعی اختلاف ہے۔ بہت سے ایسے ٹرسٹی صاحبان ہیں جو جلسوں میں حاضر ہونے سے معذور ہیں ان کو انکے حق سے محروم کرنا مناسب نہیں۔ علاوہ ازیں تجربے سے ثابت ہے کہ سالانہ جلسوں میں پوری تعداد کا ۱/۵ حصہ بھی مشکل سے موجود ہوئے ہیں۔ لہذا کسی قاعدہ کی ترمیم ناممکن ہوگی۔ اور اگر ترمیم منظور ہو تو قواعد کو بدلنا پڑیگا۔

(مطبوعہ احمدی پریس علی گڈھ)

ضمیمہ اختلافات

نوشتہ حاجی محمد صالح خان صاحب

آج میرے پاس ضمیمہ کاغذ نمبر ۳ اجنڈا متعلق سالانہ جلسہ منعقدہ ۳۱ جنوری سنہ ۱۹۱۳ع موصول ہوا جو کچھہ میری ناچیز راے بعد دیکھنے یادداشت آنریری سکرٹری صاحب کے قایم ہوئی پیش کرتا ہوں ٭

متعلق می ہیڈ ہم

کاغذ نمبر ۳ صفحہ ۵۵

یہہ ظاہر ہی کہ قانون ہمیشہ ہادی اور سالمت بنایا جاتا ہی محافظ قانون مناسب وقت عمل کرتے ہیں — یہہ دیکھا جاتا ہی کہ آیا دیدہ و دانستہ خلاف ورزی قانون کی گئی ہی یا نہا اور عمل پر بیجا تجویز ہوتی ہی — یہہ قاعدہ سخت اسی وجہ سے بنایا گیا ہی تاکہ قانون کی حفاظت ہوسکے اور خلاف ورزی کی جرأت نہ ہو سکی ہی خفیف خلاف ورزی قانون اگر عمداً ہی تو ضرور قابل توجہ ہی — اور اتفاقیہ یا سہواً ہی تو اس پر محافظ قانون فیصلہ کرنے والے ضرور لحاظ کرینگے بہر حال پابندی قانون سے تو آنریری سکرٹری صاحب کو بھی اتفاق ہی صرف اختلاف آخری جزو سے ہی - یعنی حسب ذیل فقرہ سے (بحالت خلاف ورزی اپنے عہدہ سے علیحدہ خیال کیئے جاوینگے) — لہذا اس کو میں رزولیوشن سے خارج کرتا ہوں اس واسطے کہ چارہ کار نمبر ۲ میں موجود ہی - اب رزولیوشن سے اس جزو کو نکالکر پڑھنا چاہیئے ٭

آنریری سکرٹری صاحب نے نمبر ۲ کے متعلق ارشاد فرمایا ہی کہ مجھے کوئی اعتراض نہیں ہی ، لیکن اسی کے ساتھہ تحریر فرمایا ہی کہ دفعات ۱۵۱ و ۲۲۹ و ۲۳۰ و ۲۴۶ و ۲۷۷ قانون ۲۴/۷۸ و ۴۷/۷۸ سفٹیکیشن کی ہوتے ہوئے اس رزولیوشن کی ضرورت نہیں معلوم ہوتی دفعہ ۱۵ جو صرف یہہ ظاہر کرتی ہی کہ جو کچھہ قانون موجود ہے وہ درمیان ترسٹیز و اسٹاف معاہدہ

هیں دفعہ ۲۲۹ و ۲۳۰ و ۲۳۹ و ۲۴۷ و ۷۸/۲۴ و ۷۵/۲۰ کی عبارت حسب ذیل هی نیز دفعہ ۲۲۰ بھی جس کا حوالہ دیا گیا هی درج کی جاتی :—

عبارت دفعات ۱۵۱ و ۲۲۰ و ۲۲۹ و ۲۳۰ و ۲۳۹ و ۲۴۷ قانون ٹرسٹیان و دفعہ ۷۸/۲۴ و ۷۵/۲۰ سنڈیکیٹ

"دفعہ ۱۵۱ — تمام یورپین افسر جو ملازم هیں یا هوں کالج اسٹاف یا اسکول ڈپارٹمنٹ میں ملازمت قبول کریں تو یہہ سمجھا جاوے گا کہ اُنھوں نے اُن قواعد کو تسلیم کرلیا هی جو اس باب میں مندرج هیں اور اسی طرح ٹرسٹی بھی اُنھی قواعد کے پابند متصور هونگے اور وہ قواعد فریقین میں بمنزلہ معاهدہ کے تصور کئے جاویں گے" *

دفعہ ۲۲۰ — ٹرسٹیز کسی افسر کو موقوف کرسکتے هیں ذیل کے وجوهات سے :—

(الف) کسی بڑے جرم کا سرزد هونا *

(ب) اُس حالت میں جبکہ وہ اپنے کام کے سر انجام دینے کے لائق نہ هو *

(ج) اگر اُس کے کام کی ضرورت کالج کو نہ رهی هو *

دفعہ ۲۲۹ — تمام تجویزیں ، شکایتیں دیگر امور اسی قسم کے بابت تقرری ، موقوفی ، معطلی ، رخصت ، تنخواہ ذاتی ، الاؤنس ، سفر الاؤنس ، خدمات ، فرائض ، حقوق ، اختیارات وغیرہ کی نسبت یورپین افسروں کی یہہ تمام یا ان سے کوئی امر جو افسروں اور ٹرسٹیوں یا دیگر افسران کالج کے تعلقات پر اثر ڈالتا هو ذیل کے قواعد کے مطابق فیصلہ کیا جاوے گا *

دفعہ ۲۳۰ — کوئی امر اُن اقسام میں سے جو قاعدہ ۲۲۹ میں بیان کئے گئے هیں اگر یورپین افسروں میں پیدا هوا هو تو اُس افسر یا ان افسروں کو لازم هوگا کہ وہ اُس امر کو پرنسپل کے سامنے پیش کریں اگر کسی اور طرح پر پیدا هوا هی تو بھی پرنسپل کے پاس اُس کو پهونچنا چاهئے پرنسپل دونوں صورتوں میں اُس کو مع اپنی ایک رپورٹ کے سکرٹری کے پاس بھیجدیگا — سکرٹری اُس تمام مقدمہ کو مع اپنی رپورٹ اور دیگر ضروری کاغذات کے جو اس سے متعلق

هونگي آنريري پريسيڈنٹ کے سامنے پيش کرے گا آنريري پريسيڈنٹ جہاں تک جلد ممکن ہوگا اس پر رپورٹ تيار کرکے سکريٹري کے پاس واپس بهيجدے گا *

دفعہ ۲۴۶ — معطلي اور برخاستگي کي تحريک مطابق اس حکم کے جو قواعد ۲۲۰ ضمن (ا) ميں درج هي پرنسپل اور سکريٹري کي طرف سے هوگي معطلي کے پيشتر پرنسپل کي طرف سے يا پرنسپل کے ذريعہ سے ملزم عہدہ دار کو اُس الزام کي اطلاع دي جاوے گي جو اُس پر قايم کيا گيا هي اور اس سے اپني معطلي يا برخاستگي کي بريت ميں وجوهات پيش کرنے کے واسطے درخواست کي جاوے گي ملزم عہدہ دار کو اپني کيفيت بابت ان اُمور کے پرنسپل کے پاس بهيجني هوگي *

دفعہ ۲۴۷ — عہدہ دار کا جواب پهونچنے پر پرنسپل بعد چند ضروري اُمور کي تحقيقات کے ايک رپورٹ مع ضروري کاغذات کے جو اس معاملہ سے متعلق هونگي سکرٹري کے پاس بهيجے گا اور ان باتوں ميں سے کوئي بات لکهے گا :—

(الف) وہ بالکل بري کرديا جاوے *

(ب) زمانہ تحقيقات کے واسطے معطل کرديا جاوے *

(ج) تهوڑے زمانہ کے واسطے بطور سزا کے معطل کرديا جاوے *

(د) برخاست کرديا جاوے *

اگر اول پرنسپل نے معطل کرنا چاها هو تو وہ اسي عہدہ دار کو اُس زمانہ تک جبکہ سکرٹري کا جواب آوے معطل رکهے *

دفعہ ۲۴۸ — پرنسپل اور آنريري سکرٹري کي رپورٹ پر سنڈيکيٹ کو هر ايک عہدہ دار کي موقوفي اور تنزل کا اختيار هوگا جس کي تنخواہ تيس روپيہ ماهوار سے ايک سو روپيہ ماهوار تک هو اور اُس شخص کو جس کے خلاف ايسا حکم ديا گيا هو بصورت ناراضي بذريعہ آنريري سکرٹري ٹرسٹيوں ۳۰ روز کے اندر ٹرسٹيوں کي خدمت ميں اپيل کرنے کا حق هوگا *

دفعہ ۲۴۹ — آنريري سکرٹري اور پرنسپل کي رپورٹ پر سنڈيکيٹ

کو پرنسپل کے علاوہ ہر عہدہ دار و ملازم کو جس کی تنخواہ ۳۰ روپیہ
ماہوار سے زیادہ ہے معطل کرنے کا اختیار ہوگا " ۔

ان واقعات کے پڑھنے کے بعد یہہ ضرور معلوم ہوتا ہے کہ سزائیں
اور طریق سزا قانون اسی ہے لیکن خلاف ورزی قانون کے واسطے مجبور
کوئی دفعہ نہیں ہے جو ہر ایک قانون میں ہوتی ہے ان دفعات کو
پڑھنے کے بعد اور روزانہ حالات عمل دیکھنے کے بعد بھی میں نے یہہ
ہدایات رکھی ہیں — میں یہاں صرف اس قدر عرض کردینا کافی خیال
کرتا ہوں کہ خلاف ورزی قانون اگر کالج میں ہوتی ہے تو پھر اس دفعہ
کا ہونا واسطے انسداد کے لازمی ہے اور اگر آنریری سکرٹری صاحب کے
تجربہ میں یہہ آیا ہے کہ خلاف ورزی نہیں ہوتی تو پھر بھی اس
رزولیوشن کے پاس ہوجانے سے کیا حرج ہوگا اب صرف اس قدر ترمیم
کردینا مناسب معلوم ہوتا ہے کہ جہاں میں نے جوائنٹ سکرٹری صاحب
و ٹرسٹیز کو بطور خود سنڈیکیٹ میں پیش کردینے کا رزولیوشن میں اختیار
دیدیا ہے وہاں بذریعہ آنریری سکرٹری صاحب پڑھا جاوے ۔

رزولیوشن نمبر (۳) میں مناسب خیال کرتا ہوں کہ سو سے کم کے
تنخواہ داروں کو بے شک سنڈیکیٹ موقوف کرسکتا ہے لیکن سو سے زیادہ
کے ملازموں کو یا جو آنریری کام کرنے والے ہیں اُن کی تشریح نہیں ہے
پس اس حالت میں سنڈیکیٹ کو یہہ اختیار ہونا چاہئیے کہ وہ شکایت
کا علم ہونے پر معطل کرے اور تحقیقات کرکے ٹرسٹیز کے سامنے پیش کرے
ٹرسٹیز کو آخری فیصلہ کا اختیار ہونا چاہئیے اور جس عہدہ دار کو
معطل کیا گیا ہے وہ اپنی بریت کے وجوہ بھی ٹرسٹیز کے سامنے پیش
کرسکتا ہے ۔

رزولیوشن نمبر (۴) مجھے افسوس ہے کہ آنریری سکرٹری صاحب
کی رائے سے مجھے اتفاق نہیں میرے خیال میں پابندی قانون اگر ملازموں
میں ایک درجہ فرض ہے تو آنریری کام کرنے والوں پر دوچند — نیز
ہم کو یہہ دکھا دینا چاہئیے کہ ہم ملازموں سے ہی پابندی قانون کے خواستگار
نہیں ہیں بلکہ ہم بھی اسی پابندی کو اپنے اوپر لازمی تصور کرتے ہیں
اور ایسی حالت میں قانون اور انسٹیٹیوشن کی عزت بڑھتی ہے — میرے
خیال میں کوئی بھی باحمیت آنریری کام کرنے والا یہہ جائز نہیں
رکھے گا کہ ملازموں سے پابندی قانون کرائی جاوے اور خود قانون سے آزاد

زیر ہدایت ناظرین رائے میں آنریری کام کرنے والوں کے واسطے ضرور قانون کی بندش ہونا چاہئے اگر ملازم تنخواہ پاتے ہیں تو آنریری کام کرنے والے بھی کسی نہ کسی معاوضہ کی بناپر کام کرتے ہیں خواہ معاوضہ دنیاوی عزت کے خیال میں ہو یا رضامندی خدائے عزوجل ۔ ہمارے خیال میں یہ نسبت ملازموں کے آنریری کام کرنے والے بہت بڑے معاوضہ کے خواہشمند ہیں ۔ مجھے نہایت افسوس کے ساتھ اس قدر عرض کردینا ہے کہ ملازم شاذونادر ہی خلاف ورزی قانون کرتے ہیں لیکن آنریری کام کرنے والے تو یہ بھی خیال نہیں کرتے کہ کوئی قانون ہے بھی یا نہیں میں یہاں واقعات سے بحث نہ کرونگا لیکن اگر مجھے اجازت دی جائے تو میں ظاہر کرسکتا ہوں کہ کس قدر خلاف ورزی قانون ہوتی ہے اور جو اصلی باعث ان رزولیوشنوں کے پیش کرنے کا ہے ۔ بہرحال میں نے اپنا فرض ایسی علم کی بنا پر جو بعد تریستی ہونے کے روزمرہ مجھکو ہوتا ہے ان رزولیوشنوں کے پیش کرنے میں ادا کیا ہے آیندہ ٹرسٹیز صاحب اگر پابندی ضروری نہیں خیال فرماتے اور آزاد رکھنا ضروری خیال فرماتے ہیں تو مجھکو بھی کیا عذر ہے ٭

رزولیوشن نمبر (٥) میں خود قریب کالج کے ایک زمانہ سے برابر رہتا ہوں اور بہت سی کوٹھیاں ہرچہار طرف کالج کے ہیں ۔ میں نے تو کہیں نہیں دیکھا کہ بارش کے زمانہ میں تمام کوٹھیاں خالی ہوجاتی ہوں ۔ ملیریا جب تمام زمانہ میں ہوتا ہے علیگڈہ میں بھی ہوتا ہے پھر علیگڈہ میں ہی خاص خیال کی کیا ضرورت ہے ۔ نیز ہائی اسکول سرکاری جو شہر سے ملحق ہے اور اس کے سر پر ایک بہت اونچی سڑک ہے جب وہ جولائی اور اگست میں کھلا رہتا ہے تو کالج بند کردینے کی کیا وجہ ۔ بہرحال ہرج تعلیم کوئی وزن رکھتا ہے تو اس پر مناسب غور کیا جائے ورنہ جیسا مناسب ہو ۔ میں نے بھی حکیم اور ڈاکٹروں سے مشورہ کرلیا ہے میرے ذاتی تجربہ سے زیادہ اور کیا ہوسکتا ہے خدا کے واسطے ایسا خیال نہ فرمائیے کہ رزولیوشن کس نے پیش کیا صرف کالج اور اصل مقصد کا لحاظ فرمائیے گا ٭

کاغذ نمبر ۳ صفحہ ٥٥

رزولیوشن نمبر (٦) اس مد کے متعلق میں کیا عرض کرسکتا ہوں ممکن ہے کہ بجٹ اپریل میں تیار نہ ہوسکتا ہو ۔ واقعی اعداد تو

بجٹ میں پوری طور پر نہیں ہوتے جیسا کہ اس اجلاس سے
ی کسقدر رقوم ہیں کہ جو علاوہ بجٹ کے روزانہ ساتھ بجٹ میں
رقم رکھی ہیں اور اب منظوری کے واسطے سالانہ میٹنگ میں
ی گئی ہیں بہرحال میں نے صرف اس وجہ سے یہہ رزولیوشن
کیا تھا تاکہ بجٹ پاس ہونے کے قبل رقومات صرف نہ ہوں ــ
بجٹ کا پیش کرنا یہہ تو کارکن کے ہاتھہ میں ہے یہہ ضروری ہے
کیونکہ بجٹ ٹرسٹی صاحب منظور نہ فرمائیں کوئی رقم صرف نہ ہونا
ورنہ بجٹ کا پیش کرنا فضول ہے ٭

ولیوشن نمبر (۷) یہہ رزولیوشن میں نے اس وجہ سے پیش
کہ کام کرنے والے کو دقت نہ ہو یہہ ظاہر ہے کہ اگر وقت مقرر
میں بھی وقت رزولیوشن پیش کرنا اور کیفیت آنریری سکرٹری
بھی ساتھہ ہی نکل سکتی ہے اب دور دراز مقامات پر جو ٹرسٹی
تشریف فرما ہیں اُن کی خدمت میں یہہ کیفیت کب پہونچیگی
ی حالت میں مجبوراً یکطرفہ رائے قایم کیجائیگی دوسرے دو بار
کے اجرائے میں جو مالی نقصان کالج کو ہوتا ہے اس سے بھی
ی ہوگی ــ میں نے اپنے رزولیوشن ایسے وقت بھیجے تھے کہ اگر
سکرٹری صاحب علیگڈہ میں تشریف فرما ہوتے تو ممکن
کیفیت تحریر فرماسکتے نیز یہہ کہ کاغذات کے آنے جانے میں
وقت صرف ہوتا ہے اس ہی سبب سے میں نے رزولیوشن نمبر ۸
یا ہے ٭

ولیوشن نمبر (۸) یہہ رزولیوشن صرف روز مرہ کے تجربہ کی بنا
ں کیا ہے اب اُس کی تفصیل کہ کیا حرج ہوتا ہے اور کام کرنے
کو کس قدر دقت پیش آتی ہے اگر اجازت ہو تو مفصل
کروں افسوس ہے کہ پھر اس صورت میں شکایت کا پہلو نکلتا
ہوگا ــ یہہ حال میری رائے ہے جو روز مرہ کی واقفیت
ہے کہ آنریری سکرٹری صاحب یا جوائنٹ سکرٹری صاحب
ے ایک صاحب کو لازمی ہیڈ کوارٹر میں مستقل قیام فرمانا
تاکہ سہولت ہو ٭

یوشن نمبر (۹) دفعات ۷۸/۱۴ و ۷/۴ میں نے پڑھی تو ان لیکن نقصان
کہ دفعہ ۱۲۹ بھی قانون میں موجود ہے اگرچہ قانون تمام

غیر مکمل ہی لیکن یہہ مناسب نہیں کہ قانون کی دفعہ کچھہ ہو اور
سنڈیکیٹ کی کچھہ — پس میں نے یہہ مناسب خیال کیا تھا کہ اصل
دفعہ میں بھی ترمیم ہوجاے *

رزولیوشن نمبر (۱۰) نہایت ادب سے عرض ہی کہ مغالطہ مجھکو
نہیں ہوا نہ تحصیل حاصل ہی بلکہ روز مرہ کے طریق عمل نے مجھکو
اس رزولیوشن کے پیش کرنے کی جرات دلائی دفعہ ۷۸/۵ میں صاف
تحریر کیا گیا ہی کہ فنانس کی تجویز اور سنڈیکیٹ کی منظوری سے
اثناے سال میں کوئی خرچ جدید منظور کیا جاسکتا ہی سنڈیکیٹ
میں بعض رقومات ضرور پیش کی جاسکتی ہیں لیکن قبل فنانس کمیٹی
کے منظوری نہیں ہوتی نیز ۷۸/۵ ضرور موجود ہی لیکن دفعہ ۱۲۸ کے بابہ
قانون میں ترمیم نہیں کی گئی جو بعد دفعہ ۷۸/۵ کے ہونا لازمی تھی
اگرچہ یہہ مان لیا جاے کہ دفعہ ۷۸/۵ سے ۱۲۸ کی ترمیم ہوگئی ہی اب
جدید منظوری کی ضرورت نہیں تو مجھکو بھی اس رزولیوشن کے پیش
کرنے کی ضرورت نہیں آنریری سکرتری صاحب عبارت دفعہ ۱۲۸ کو
درست فرمائیں *

رزولیوشن نمبر (۱۱) یہہ ٹرسٹی صاحبان ملاحظہ فرمائیں کہ
سہولت کام کس صورت میں ہی اور ٹرسٹی صاحبان کو کس صورت میں
آسانی ہوگی مجھکو زیادہ عرض کی ضرورت نہیں *

رزولیوشن نمبر (۱۳) آنریری سکرتری صاحب نے غور نہیں فرمایا —
جو اس وقت تک قاعدہ ہی اور جسکو جناب موصوف خود ہی تحریر
فرماتے ہیں وہ ہی میں نے بھی لکھا ہی — میں انچارج ممبر کا مشورہ میں
شریک ہونا قاعدہ کے اندر ضروری خیال کرتا ہوں — خلاف قاعدہ عمل اور
چیز ہی اور باقاعدہ دوسری بات جب یہہ دستور ہی کہ ممبر انچارج کا
مشورہ لیا جاتا ہی جیسا کہ جناب موصوف نے [illegible] فرمایا ہی تو یہہ
قاعدہ کے اندر آجانا زیادہ مناسب ہی بہر حال جو رزولیوشن میں نے پیش
کیا ہی اگر بغور ملاحظہ فرمایا جاویگا تو یقینی اتفاق راے ہوجائیگا البتہ
لفظ سنڈیکیٹ ہی سو اس سے چنداں نقصان نہیں اب رہا رونمائی یہہ
نہ میرا مطلب ہی نہ اس کی ضرورت اُمیدوار کا نام پیش اب بھی
ہوتا ہی اور آیندہ بھی پیش کرنا کافی ہی *

رزولیوشن نمبر (۱۴) جناب آنریری سکرٹری صاحب نے میرے رزولیوشن
کے الفاظ جلدی میں ملاحظہ فرمائے ہیں غور نہیں فرمایا ورنہ تحصیل حاصل
کا نام نہ ہوتا — میں نہایت ادب سے عرض کرونگا کہ میرے رزولیوشن کے
الفاظ ملاحظہ فرمائے جائیں جو میں نے جو کچھ عرض کیا ہے سہولت کام کی
غرض سے اور ان دقتوں سے بچنے کے واسطے جو ہمیشہ پیش آتی رہتی
ہیں اگر آنریری سکرٹری صاحب علی گڈھ اُس روز ہوتے تو میں بالمشافہ
انکو مدعا ظاہر کردیتا اُس وقت یقینی اختلاف ہرگز نہ ہوتا اور
انشاء اللہ میٹنگ میں عرض کرونگا اور اگر موقع ملا اور آنریری سکرٹری
صاحب حال میں علی گڈھ تشریف لائے تو خدمت مبارک میں بھی
حاضر ہوکر ظاہر کرونگا بہت باتیں ایسی ہوتی ہیں جو تحریر میں
نہیں لائی جاتیں زبانی ہی طے ہوسکتی ہیں مگر افسوس کہ آسان طریقہ
بھی نہایت مشکل ہوگیا ہے اگر جناب آنریری سکرٹری صاحب سے مجھے
واقعات عرض کرنے کا موقع ملتا تو بہت ممکن تھا کہ یہہ رزولیوشن خود
جناب موصوف ہی پیش فرماتے ٭

رزولیوشن نمبر (۱۵) مجھے نہایت افسوس ہے کہ اب وقت بہت
ہی مختصر ہے اسکیم پیش کرنا ممکن نہیں یہہ مناسب ہوگا کہ سالانہ
میٹنگ میں ان قواعد پر غور کرنے کے واسطے ایک کمیٹی ٹرسٹی
صاحبان مقرر فرمائیں یا اُسی کمیٹی کے یہہ کام بھی سپرد فرمائیں
جسکی تحریک آنریبل صاحبزادہ آفتاب احمد خاں صاحب بہادر
کی ہے پس اس حالت میں کافی غور کا موقع ملیگا اور نقصان کا
احتمال نہیں رہیگا ٭

کاغذ نمبر ۳ صفحہ ۵۸

رزولیوشن نمبر (۱۹) پراکسی سسٹم کے نقصانات کے مشرح عرض کرنے
میں خوف ہے کہ ذاتی مخالفت کا گمان نہ ہو ورنہ مناسب تو یہہ ہی
تھا کہ واقعات دکھائے جاتے سال گذشتہ میں بہت کچھ عرض کرچکا ہوں
اس میں بھی شک نہیں کہ خلاف امید و توقع جس قدر موافق میری
تحریک کی رائے آئیں ان کی بھی ہرگز توقع تھی اور اسی امید نے اس
وقت مجھے یہہ رزولیوشن پیش کرنے پر آمادہ کیا مجھے تو اس کی بھی
پرواہ نہیں کہ رزولیوشن پاس ہوگا یا نہیں — نہیں مجھکو اپنا فرض
ادا کرنا چاہئے یہہ تو ظاہر ہی ہے جیسا کہ پہلے عرض کرچکا ہوں کہ
اس رزولیوشن کی کانٹ تراشی کرنی رہیگی میں ایک کاپی اپنی

اس تحریر کی جو سال گذشتہ ٹرسٹی صاحبوں کی خدمت میں بھیجی تھی پیش کرتا ہوں *

انتخاب وائے سال گذشتہ

"اصل واقعہ یہہ ہی کہ قانون کی ترتیب بانی کالج سر سید علیہ الرحمۃ کے وقت میں ہوئی - اس میں بھی کچھہ شک نہیں کہ اس ذات والا صفات پر جس قدر بھی بھروسہ کیا جاتا وہ کم تھا اور اُس وقت پراکسی کا ہونا ایسا ہی ضروری تھا جیسا کہ اب نہ ہونا - اس وقت انگریزی تعلیم کو بدیں صورت جس کو کالج کی بنا ہوئے اور جس کو الحمدللہ آج مقبولیت عام کا فخر حاصل ہی عمل میں لانے کے واسطے صرف سر سید کا ہی دماغ تھا یا اُن کے مشہور نواب محسن الملک مرحوم و نواب وقار الملک بہادر مدظلہ العالی کا - اگر اس وقت پراکسی نہ ہوتی تو بیشک ایسی ہی دقت کا سامنا ہوتا جیسا کہ اس وقت اُس کے ہونے سے ہو رہا ہی *

بیشک قانون ٹرسٹیان کے بموجب ترمیم قانون اس وقت تک نہیں ہوسکتی جب تک دو ثلث ٹرسٹی صاحبان متفق نہ ہوں - پس ایسی حالت میں جبکہ ٹھیک وقت پر تمام ٹرسٹی صاحب اپنے ووٹ روانہ فرمادیں (جو اُن کا فرض ہی) تو یہہ مسئلہ بہت آسانی سے حل ہو جاتا ہی پراکسی سسٹم قانون میں رکھنے کی وجہ سوائے اس کے کچھہ نہیں ہوسکتی کہ ابتدا میں ٹرسٹی صاحبان سے یہہ اُمید نہ ہوگی کہ وہ رائے قائم کرنے اور تحریر فرمانے کی محنت برداشت فرمائیں گے ؛ اس سبب سے یہہ آسان طریقہ قانون کی ترمیم کا نکال لیاگیا ہوگا - اب الحمدللہ مسلمان بھی اپنے قومی معاملات میں پوری دلچسپی [illegible] - اس کی کھلی ہوئی شہادت سال گذشتہ مقام لکھنؤ مسلم یونیورسٹی فاونڈیشن کمیٹی کی میٹنگ ہی - اور امسال یکم جنوری کے اسپیشل میٹنگ نیز اب کالج کی ہر میٹنگ میں بھی الحمدللہ بتعداد کثیر ٹرسٹی صاحب محنت سفر اور ہرج کار ذاتی فرماکر تشریف لاتے ہیں - ایسی بڑی انسٹیٹیوشن کے قواعد میں پراکسی سسٹم کا ہونا یہہ معنی ہیں کہ ٹرسٹیوں کو انسٹیٹیوشن سے اس قدر بھی دلچسپی نہیں کہ سال بھر میں دو ایک مرتبہ رائے قائم کرنے اور تحریر کرنے کی محنت برداشت فرمائیں - اس سے مجھکو کامل اتفاق ہی کہ پراکسی سسٹم کو خاص اہمیت ہی -

یہہ کہنا کم لطف ہے کہ ایک ٹرسٹی پراکسی کے بل پر دوسرے ٹرسٹیوں کی آرا کو جو سخت محنت اور جان کاہی سے قائم کی گئی ہوں نہ صرف چند آرا کو بلکہ مجارٹی کو شکست دے سکتا ہے — اس میں شک نہیں کہ پراکسی سسٹم ایک مسئلہ قانونی ہے اور بغیر دو ثلث آرا کے متفق ہوئے تصفیہ اس مسئلہ کا ناممکن ہے لیکن میں نے اپنا فرض ادا کیا — رہا فیصلہ وہ ٹرسٹی صاحبان کی رائے پر ہے — بہرحال اگر پراکسی کا بالکل موقوف کرنا مناسب نہیں ہے اور یہہ یقین کرایا گیا ہے کہ بغیر پراکسی کے ترمیم قانوناً ممکن ہے تو شروط تو ضرور کردی جائیں کہ ٹرسٹی صاحبان موجودہ میٹنگ کا غلبہ جس طرف ہو اسی کی ہی تائید پراکسی کے ذریعہ سے ہونا چاہئے — پس اس حالت میں اصل مقصود بھی حاصل ہوجائیگا اور جس دقت کا احتمال ہے وہ بھی باقی نہیں رہے گی — اس ترمیم سے مجھکو امید ہے کہ آنریری سکرٹری صاحب کو بھی اتفاق ہوگا ۔

یادداشت متعلق ہفتم — (۴) فنانس کا دفتر بے حد توجہ کے قابل ہے — صفائی حسابات اس طرح سے نہیں ہوسکتی کہ رزولیوشن ٹرسٹیز صاحبان پاس فرماویں — نہ صرف حکم احکامات سے ہی کام نکل سکتا ہے ضرورت ہے کہ کوئی ٹرسٹی دفتر میں بیٹھکر کامل تندہی سے تمام حسابات کو دیکھکر مناسب تجویز پیش کرے اس وقت فیصلہ بہت آسان ہوگا — میں نے ایک مرتبہ سنڈیکیٹ میں بھی عرض کیا تھا جس کو سنڈیکیٹ نے منظور فرمالیا تھا لیکن اجراے رزولیوشن نہیں ہوا — خیر اب درخواست ہے کہ مجھکو اجازت عطا فرمائی جائے میں ایک مہینہ کے اندر انشاء اللہ مفصل اسکیم پیش کردونگا جو بحث میٹنگ میں پیش ہوسکے گی — ضرورت یہہ ہے کہ ایک دفعہ کافی جانچ پڑتال اور غور کے بعد فیصلہ ہوجائے یہہ تو مناسب نہیں معلوم ہوتا کہ آج نواب حاجی محمد اسحاق خاں صاحب بہادر نواب وقارالملک بہادر کی شکایات ٹرسٹیز اور پبلک میں فرماتے ہیں — کل جو آنریری سکرٹری ہو وہ جناب موصوف کی شکایت کرے — واقعہ یہہ ہے کہ نہ نواب وقارالملک بہادر نے ذاتی کاموں میں صرف کیا — نہ نواب حاجی صاحب ایسا کرتے ہیں مگر ان کے نزدیک جیسا مناسب معلوم ہوتا ہے کالج کی بہبودی کے واسطے عمل کرتا ہی ممکن ہے کہ دوسروں کو اس سے اتفاق نہ ہو — اس میں

کچھ شک نہیں کہ جس قدر ترقی کالج کو ہر پہلو سے نواب وقار الملک بہادر کے زمانہ میں ہوئی اس قدر ہونا بہت مشکل ہے — نواب صاحب موصوف کے زمانہ میں کالج کو چھ لاکھ کی امداد ملی اور جو آمدنی کالج کی فیس وغیرہ کے ذریعہ سے ہوئی وہ اس کے علاوہ ہے — اب رہا صرف زیادہ تر نواب صاحب نے صرف رقومات کا ایسی ہی مدوں میں کیا ہے جس سے کالج کی آمدنی بڑھی اور نہ صرف آمدنی بلکہ کالج خود بھی بڑھا اور جو اصل مقصد تھا — نواب صاحب کے وقت کے حسابات بھی کچھ گڑ بڑ نہیں ہیں جیساکہ نواب صاحب نے تحریر فرمایا ہے — صرف ایک ہفتہ اگر صرف کیا جاوے تو بلا تکلف تمام حسابات سمجھ میں آسکتے ہیں — اس سب عرض کرنے سے صرف میرا مطلب یہ ہے کہ ہر ایک کارکن کو کالج کی بہبودی کے وسائل سوچنے اور عملی جامہ پہنانے کی کوشش میں وقت صرف کرنا چاہیئے — باہم تو تو میں میں سے بچنا ضروری ہے اور وہ طریقہ سوچنا چاہیئے جس سے بلا کسی پر حملہ کیئے ہوئے آسانی سے دقتیں رفع ہوجائیں — اگر باہم ملکر اور پورا وقت صرف کرکے کوشش کی جاوے تو یہ سب کام آسان ہوجائیں گے — اگرچہ سنہ ۱۳ میں بجائے نفع کے کالج کے اغراض کو طرح طرح سے سخت صدمہ پہنچا ہے لیکن خدا کے فضل سے امید ہے اور دلی دعا ہے کہ سنہ ۱۴ بخیر و خوبی و کامیابی ختم ہو اور کالج کو غیبی فتوحات حاصل ہوں ۔

خاکسار

محمد صالح

۱۰ جنوری سنہ ۱۹۱۴ ع

انسٹیٹیوٹ پریس ، علی گڑھ